

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

بفضل فضیلت من شرح کتاب توحید انبیا



بسم الله الرحمن الرحيم

مَطْلَعُ بَيْتِكَ وَفَتْحُ بَيْتِكَ
رَحْمَةُكَ وَنُورُكَ وَكَانَ يَوْمُ مَطْلَعِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله العلي العظيم وصلى على سوله الكريم وعلى آله اصحابه بالتبجيل والتعظيم
بعد اس کے احقر العباد رحمان علی حکیم کہتا ہوں کہ یہ رسالہ موسومہ بہ تحفہ مقبول و فضائل رسول
جلیلہ خاندانہ خاصہ عام کے اردو زبان میں بین المذاہب ہونے کا طریقہ بالانصاف امید ہے کہ سوشل سیرمی مشائخ
کی اصلاح سے مزین و فواید جہانم اشتریک پوشیدہ نہ رہے کہ اگر جیسا بنی علیہ السلام کے
نفوس پاکہ و راہبان صافہ پاکہ صاف ہیں ہر نقصان و عیب اور تصدیق ایمان پر ایک ہی
ساتھ ضروری باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے بعض کو اوپر بعض کے فضیلت اور فوقیت دی ہو جیسا کہ
فرمایا فضلنا بعضہم علی بعض پس مراتب راجع انبیاء میں تفاوت اور تفاضل ہی خصوصاً
جناب شفیق آب سرور بنیاد پیشوائی اقصیا خزان علوم اولین و آخرین معدن فیوض انبیاء و مرسلین کی کرامت و
فضل و کمال منظر انوار حسن و جمال سید ازل و آخر جزو کل احد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ
سب انبیاء علیہم السلام سے فضل و اعظم و شہرت و اکرام ہیں اور اس میں شک نہیں ہے کہ جو کمالات و
فضائل و کرامات و خصال اور فیوض کو جدا جدا حاصل ہوئے تھے وہ سب یکجا آپ کو مثل اون کے
بلکہ اون سے بہتر حاصل ہوئے اور سوائے اون فضائل و کرامات اور بہت کمالات ہیں کہ کسی نے

حاصل نہیں ہوئے صرف ذاتِ بابرکات اُفی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہیں اگر کوئی کہے
 کہ تفصیل آنحضرت کی اور انبیاء پر موجب حدیث نبوی ﷺ لَا تَفْضُلُونَنِي عَلَى يُونُسَ بْنِ يُونُسَ کے وغیرہ کے
 ردواہین ہو جواب اوسکا یہ ہے کہ ایسی حدیثیں آنحضرت پر سبیل تواضع وارد ہوئی ہیں اور انا کسی
 وَلَدٍ اَدْعُمُ بطور ذکرِ نعمت کے آپ نے فرمایا ہو موجب آیہ کے وَ اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ
 اور آیہ کریمہ لَا تَفْخُرْ فَبِئْسَ الْاَحْوَادُ فَمَنْهُمْ مِّنْ غَیٍّ تَقْرِئُ اٰیٰمَانَ کِی ہر جیسا کفار کہتے تھے
 نُوْثَرِنْ مِنْ بَعْضٍ وَ نَکْفُرُ مِنْ بَعْضٍ نہ نفی تلافی مراتب کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو وَ رَفَعَ
 بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ مَّا لَمْ یَسْتَوْفُوا اَوْصَافَ وَ فُضِّلَ مِنْهُمْ اَیْکَ وَ قَسَمَ مِنْ اَیْکَ وَہ کہ جن
 اور انبیاء بھی آپ کے شریک تھے دوسرے وہ کہ صرف ذاتِ ستودہ صفاتِ خصوصیت رکھتے
 اور جو فضائل مخصوصہ کہ سوا ہی اوسکے آپ کی امت مرحومہ کو عطا ہوئے ہیں درحقیقت وہ
 بھی آپ ہی کی طرف راجع ہیں اس رسالے کا مضمون تین فصل میں بیان ہوتا ہے
 بِاَللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَ اَلْهَدٰی
 فی الْبِدَایَةِ وَ الْاٰثِمَ الْاٰثِمَ
 فصل پہلی اوصاف و فضائل مشترکہ کے بیان میں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ
 اپنے بر قدرت سے بنایا خَلَقْتُ بِمِیْکَیْیَی اور اوس میں نَفْخَ رُوْحٍ فرمایا اِذَا سَوَّیْتُهُ وَ
 نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ حضرت کو رکال السرد کو اپنے نورِ مجسمہ ظہور سے پیدا کیا کُلُّ الْخَلْقِ
 مِنْ نُّوْرِیْ وَ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ پھر دنیا میں سینہ مبارک کو چاک کر کے ایمان و حکمت سے بھر دیا
 وہاں تخلیق آدم برقعہ واحد ہوئی یہاں شجہ صدر فخر عالم نے چار مرتبہ ظہور بایا اَلْوَلَدِیْنَ
 لَكَ صَدْرًا بَرَّکَ فَرِشْتُوْنَ بامر الہی آدم کو سجدہ کیا فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ كُلُّهُمْ اَعْمٰمًا
 اللہ تعالیٰ اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہیں بَلٰکُمُوْمِنُوْنَ کو بھی درود اور سلام بھیجتے کا حکم
 کیا اَللّٰهُ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ یٰ اٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْکُمْ

تفصیل آنحضرت کی اور انبیاء پر موجب حدیث نبوی ﷺ لَا تَفْضُلُونَنِي عَلَى یُونُسَ بْنِ یُونُسَ کے وغیرہ کے ردواہین ہو جواب اوسکا یہ ہے کہ ایسی حدیثیں آنحضرت پر سبیل تواضع وارد ہوئی ہیں اور انا کسی وَلَدٍ اَدْعُمُ بطور ذکرِ نعمت کے آپ نے فرمایا ہو موجب آیہ کے وَ اَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور آیہ کریمہ لَا تَفْخُرْ فَبِئْسَ الْاَحْوَادُ فَمَنْهُمْ مِّنْ غَیٍّ تَقْرِئُ اٰیٰمَانَ کِی ہر جیسا کفار کہتے تھے نُوْثَرِنْ مِنْ بَعْضٍ وَ نَکْفُرُ مِنْ بَعْضٍ نہ نفی تلافی مراتب کی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ مَّا لَمْ یَسْتَوْفُوا اَوْصَافَ وَ فُضِّلَ مِنْهُمْ اَیْکَ وَ قَسَمَ مِنْ اَیْکَ وَہ کہ جن اور انبیاء بھی آپ کے شریک تھے دوسرے وہ کہ صرف ذاتِ ستودہ صفاتِ خصوصیت رکھتے اور جو فضائل مخصوصہ کہ سوا ہی اوسکے آپ کی امت مرحومہ کو عطا ہوئے ہیں درحقیقت وہ بھی آپ ہی کی طرف راجع ہیں اس رسالے کا مضمون تین فصل میں بیان ہوتا ہے بِاَللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَ اَلْهَدٰی فی الْبِدَایَةِ وَ الْاٰثِمَ الْاٰثِمَ فصل پہلی اوصاف و فضائل مشترکہ کے بیان میں آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اپنے بر قدرت سے بنایا خَلَقْتُ بِمِیْکَیْیَی اور اوس میں نَفْخَ رُوْحٍ فرمایا اِذَا سَوَّیْتُهُ وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ حضرت کو رکال السرد کو اپنے نورِ مجسمہ ظہور سے پیدا کیا کُلُّ الْخَلْقِ مِنْ نُّوْرِیْ وَ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ پھر دنیا میں سینہ مبارک کو چاک کر کے ایمان و حکمت سے بھر دیا وہاں تخلیق آدم برقعہ واحد ہوئی یہاں شجہ صدر فخر عالم نے چار مرتبہ ظہور بایا اَلْوَلَدِیْنَ لَكَ صَدْرًا بَرَّکَ فَرِشْتُوْنَ بامر الہی آدم کو سجدہ کیا فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِکَةُ كُلُّهُمْ اَعْمٰمًا اللہ تعالیٰ اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہیں بَلٰکُمُوْمِنُوْنَ کو بھی درود اور سلام بھیجتے کا حکم کیا اَللّٰهُ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ یٰ اٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْکُمْ

اسحق علیہ السلام رضا کے ساتھ موصوف تھے اور ہمارے حضرت نے فرمایا اَلرَّضَاءُ
عَبْدُ مَنِيٍّ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو اپنے بیٹے یوسف سے محبت تھی اور ان کی حرا
کا غم تھا آخر اللہ تعالیٰ نے ان کو دو سال یوسف کی بشارت دی اور پھر ملاقات ان کی
آنکھیں روشن کیں اسی طرح ہمارے حضرت کو اپنی امت سے محبت تھی اور ان کے حصیان
کا آپ کو غم تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو مغفرت امت کی بشارت دی ہر گاہ مغفرت کی
بشارت حاصل ہوئی بالضرور اللہ تعالیٰ امت مرحومہ کو اپنے اور اپنے حبیب کے دربار
مشرق کرے گا پس بیٹے کی محبت میں کہ ہر ایک کو ہوتی ہی اور امت کی محبت میں کہ خاص
بڑا فرق ہے یوسف علیہ السلام کو تھوڑے عرصے میں ملا ہمارے حضرت کو بالکل حسن عطا ہوا شجرای
صبح سعادت زجین تو ہو رہا + اَن جِسْنِ چسپست تبارک و تعالیٰ + یوسف کو جو لیکر زبیر
مصر نے اپنے ہاتھ کاٹے حضرت کو اگر دیکھتین تو دل کو ٹکڑے ٹکڑے کر تین شعر
لَوَ احْيَا زَيْلِحَا لَوَدَّ اَنْ جَسِيْبًا + لَا تَزْنُ تَقْطِيعُ الْقُلُوْبِ عَلٰی يَدٍ + یوسف صبح
تھے اور آپ طبع لاحت میں جو مزار ہو وہ صاحبِ سببِ یوسف کو بسبب عشق زلیخا کے ملک
مصر عطا ہوئی مگر اَلْبُيُوتُ فِي الْاَرْضِ حضرت خدیجہ الکبریٰ کا عشق حسن رسالت پہاڑی
ساتھ اس سے کم نہیں وَ وَجَدَكَ عَائِلًا قَاعًا غَنِيًّا موسیٰ علیہ السلام کے عصا کو اللہ تعالیٰ
نے اُتر دیا ہی غیر ناطق بنایا ہمارے حضرت کی جدائی میں جو بستان کو رو لایا موسیٰ کو یہ بیضا
نبوت کا نشان ملا ہمارے حضرت خاتم النبیین تھے اسی واسطے خاتم نبوت آپ کو عطا ہوئی
یہ بیضا کی روشنی میں آنکھیں جھپکی تھیں تَخْرُجُ بِضَاءً مِنْ غَيْرِ شَوْءٍ ہمارے حضرت کو
سراپا نور کا عالم بنایا قَدْ جَاءَكَ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَكِتَابٌ اگر وہ نور پردہ بشریت میں چھا
نہو تا کسی کی نظر آپ کے جمالِ باکمال تک نہ پہنچتی نور علی نور شہرِ کرب چرخست درخشا

کو ہفت اقلیم کی بادشاہی ملی ہمارے حضرت کے سب سے عظمت اور بیہودیت اور نون
 کردی گئیں آنحضرتؐ بندگی اختیار کی تو آپ کو عتبی کی بادشاہی ملی یہ ایسی بادشاہی ہو
 جس کا زوال نہیں و لا اخص خیر الک من الاولیٰ حضرت سلیمانؑ کیواسطے آسمان
 بلقیس کا تخت اٹھا لایا ہمارے حضرت کیواسطے مقدسہ پنج زینب میں خود اسد تعالیٰ
 فرمایا و نزل و جئناکما ایوب علیہ السلام ہے سب سے لانا و جئناکما
 ہمارے حضرت کی بھی شان میں اسد تعالیٰ فرمایا و نزل و جئناکما صبر اولو العزم
 الوہیل بلکہ صبر آنحضرتؐ کا صبر ایوبؑ زیادہ تر تھا چنانچہ آپ نے فرمایا مآؤذی
 نبی قطہ مثل مآؤذیت جو تکالیف و اذیای روحانی و جسمانی آنحضرتؐ کے جانب گھار
 اٹھائیں ہیں کسی اور پیغمبر کو پیش نہیں آئیں لہذا حسینؑ کی شہادت و نون کے ہاتھ
 سے اور مطلع ہونا آپ کا ادھر پوسیلہ وحی کے اور شہید ہونا و نون مبارک کا سوا
 ہر ایک اور تکلیفین جو کتب میر میں موجود ہیں ظاہر و بویہای یوشع علیہ السلام
 نے خدائے مہینے تک خدا کی راہ میں جہاد کیا اور کمر کھولی حضرت کو اسد تعالیٰ علیہ السلام
 عنایت کی جو ہزار مہینے سے بہتر ہو لیکہ القدر خیر من ألف شہر ہزار مہینے
 کا جہاد صرف یوشع علیہ السلام کیواسطے تھا علیہ السلام کا ثواب حضرت کو ملا اور طفیل
 ابونکب ایک امت مرحومہ کو لٹائی صلح علیہ السلام کی دعا سے پتھر سے اٹھنی
 پیدا ہوئی سپاہ زون کا سلام کرنا ہمارے حضرت پر اور درخت کا آپ کے حضور میں
 حاضر ہونا اوس سے کم نہیں یونس علیہ السلام کو اسد تعالیٰ نے لاکھ خواہ لاکھ
 آدمیوں پر مبعوث فرمایا و انزلناک الی مائة الف و یریدون ہمارے حضرت
 کو جمع آدمیوں پر رسالت دی و ما ارسلناک الا کما کما للناس بلکہ آپ کی رحمت

اثرن بہتری بخود بنایست
 حضرت سلیمانؑ کیواسطے آسمان
 بلقیس کا تخت اٹھا لایا ہمارے
 حضرت کیواسطے مقدسہ پنج
 زینب میں خود اسد تعالیٰ
 فرمایا و نزل و جئناکما
 ایوب علیہ السلام ہے سب سے
 لانا و جئناکما
 ہمارے حضرت کی بھی شان
 میں اسد تعالیٰ فرمایا و نزل
 و جئناکما صبر اولو العزم
 الوہیل بلکہ صبر آنحضرتؐ
 کا صبر ایوبؑ زیادہ تر تھا
 چنانچہ آپ نے فرمایا مآؤذی
 نبی قطہ مثل مآؤذیت جو
 تکالیف و اذیای روحانی و
 جسمانی آنحضرتؐ کے جانب
 گھار اٹھائیں ہیں کسی اور
 پیغمبر کو پیش نہیں آئیں
 لہذا حسینؑ کی شہادت و نون
 کے ہاتھ سے اور مطلع ہونا
 آپ کا ادھر پوسیلہ وحی کے
 اور شہید ہونا و نون مبارک
 کا سوا ہر ایک اور تکلیفین
 جو کتب میر میں موجود ہیں
 ظاہر و بویہای یوشع علیہ
 السلام نے خدائے مہینے تک
 خدا کی راہ میں جہاد کیا اور
 کمر کھولی حضرت کو اسد
 تعالیٰ علیہ السلام عنایت کی
 جو ہزار مہینے سے بہتر ہو
 لیکہ القدر خیر من ألف شہر
 ہزار مہینے کا جہاد صرف
 یوشع علیہ السلام کیواسطے
 تھا علیہ السلام کا ثواب
 حضرت کو ملا اور طفیل
 ابونکب ایک امت مرحومہ کو
 لٹائی صلح علیہ السلام کی
 دعا سے پتھر سے اٹھنی
 پیدا ہوئی سپاہ زون کا
 سلام کرنا ہمارے حضرت
 پر اور درخت کا آپ کے
 حضور میں حاضر ہونا اوس
 سے کم نہیں یونس علیہ
 السلام کو اسد تعالیٰ نے
 لاکھ خواہ لاکھ آدمیوں
 پر مبعوث فرمایا و انزلناک
 الی مائة الف و یریدون
 ہمارے حضرت کو جمع
 آدمیوں پر رسالت دی و ما
 ارسلناک الا کما کما
 للناس بلکہ آپ کی رحمت

سب عالم کو شامل ہو گا اور سب کو لانا کہ لا ارحمة للعالمین یونس نے چالیس برس تک اپنی قوم کو دعوت اسلام کی قوم نے پرستش بعل سے منہ نہ موڑا اُن کو نہ ہوا اور ہمارے حضرت کی دعوت نے یہ تاثیر دکھائی کہ بیشمار شرکین امت مسلمات پر لات مار کر اسلام سے مشرف ہوئے یونس نے قوم حن میں دعای برکی اجابت دعا میں توقف ہوا یونس وہاں سے نکلے اذ ذہب معاصیہا ہمارے حضرت چاہا کہ قبیلہ بنی ثقیف پر دعای برکین حق تعالیٰ نے آپ کو ضرر کو اسطے ارشاد کیا اور کہا ولا تکتئ کتائب الحوت بحی علیہ السلام کو رکپین میں اسد تعالیٰ نے پیغمبری دی و اتیناہم الحکم صبیگا ہمارے حضرت قبل تخلیق آدم و عالم نبی تھے کنت نبیگا و آدم یکن النساء و الطین مروی ہو کہ آنحضرت تین برس کے تھے لڑکوں نے آپ سے کہا کہ ہمارے ساتھ کیوں نہیں کہیلے آپ نے فرمایا کہ میں کہیلنے کی برط پیدا نہیں ہوا عیسیٰ علیہ السلام اڑے کو دیکھنے والا کرتے تھے اور کوڑھیلو چھا کرتے تھے اور مردیکو زہہ کرتے تھے ابیہی الحکمہ و الا برص و اوحی المونی ابو قادم کی آنکھ باہر نکل آئی تھی آنحضرت نے او کی آنکھ درست کر دی بیشترے ہتر اور معاذ بن عفرار کی جور و کو بیماری برص کی تھی آنحضرت نے او کو ایک لکڑی دے چھو وہ اچھی ہو گئی شہر قدم نہادی و برہرود و دیرہ جاکر دی + بیک نفس دل بیمار را دو کر دی + ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ اگر میرے بیٹے کو آپ جلا دیوین تو میں ایمان لاؤں چنانچہ آنحضرت او کی قبر پر تشریف لیگئے اور او کا نام لیکر کے بچاڑ رکے نے قبر سے جواب دیا لکبیک و سعادیک یا رسول اللہ عیسیٰ کو اسد تعالیٰ جو تھے آسان پر لے گیا بل و رفعہ اللہ الیک ہمارے حضرت شب معراج میں بنو

۱۰ اور جو کہ
۱۱ اور جو کہ
۱۲ اور جو کہ
۱۳ اور جو کہ
۱۴ اور جو کہ
۱۵ اور جو کہ
۱۶ اور جو کہ
۱۷ اور جو کہ
۱۸ اور جو کہ
۱۹ اور جو کہ
۲۰ اور جو کہ
۲۱ اور جو کہ
۲۲ اور جو کہ
۲۳ اور جو کہ
۲۴ اور جو کہ
۲۵ اور جو کہ
۲۶ اور جو کہ
۲۷ اور جو کہ
۲۸ اور جو کہ
۲۹ اور جو کہ
۳۰ اور جو کہ
۳۱ اور جو کہ
۳۲ اور جو کہ
۳۳ اور جو کہ
۳۴ اور جو کہ
۳۵ اور جو کہ
۳۶ اور جو کہ
۳۷ اور جو کہ
۳۸ اور جو کہ
۳۹ اور جو کہ
۴۰ اور جو کہ
۴۱ اور جو کہ
۴۲ اور جو کہ
۴۳ اور جو کہ
۴۴ اور جو کہ
۴۵ اور جو کہ
۴۶ اور جو کہ
۴۷ اور جو کہ
۴۸ اور جو کہ
۴۹ اور جو کہ
۵۰ اور جو کہ
۵۱ اور جو کہ
۵۲ اور جو کہ
۵۳ اور جو کہ
۵۴ اور جو کہ
۵۵ اور جو کہ
۵۶ اور جو کہ
۵۷ اور جو کہ
۵۸ اور جو کہ
۵۹ اور جو کہ
۶۰ اور جو کہ
۶۱ اور جو کہ
۶۲ اور جو کہ
۶۳ اور جو کہ
۶۴ اور جو کہ
۶۵ اور جو کہ
۶۶ اور جو کہ
۶۷ اور جو کہ
۶۸ اور جو کہ
۶۹ اور جو کہ
۷۰ اور جو کہ
۷۱ اور جو کہ
۷۲ اور جو کہ
۷۳ اور جو کہ
۷۴ اور جو کہ
۷۵ اور جو کہ
۷۶ اور جو کہ
۷۷ اور جو کہ
۷۸ اور جو کہ
۷۹ اور جو کہ
۸۰ اور جو کہ
۸۱ اور جو کہ
۸۲ اور جو کہ
۸۳ اور جو کہ
۸۴ اور جو کہ
۸۵ اور جو کہ
۸۶ اور جو کہ
۸۷ اور جو کہ
۸۸ اور جو کہ
۸۹ اور جو کہ
۹۰ اور جو کہ
۹۱ اور جو کہ
۹۲ اور جو کہ
۹۳ اور جو کہ
۹۴ اور جو کہ
۹۵ اور جو کہ
۹۶ اور جو کہ
۹۷ اور جو کہ
۹۸ اور جو کہ
۹۹ اور جو کہ
۱۰۰ اور جو کہ

آواز کا وہانک جانا جہاں کیسی آواز نہ جا سکتی تھی دور اور نزدیک سے برابر سنا سوتے ہوئے
 باتوں کا سن لینا عمر بھر جھمکی کا نہ آنا کبھی کا بدن مبارک اور کپھون پر نہ بیٹھنا تمام عمر حلال
 کا ہونا آپ کے بسنے کا خوشبو ہونا آپ کے ساتھ کازمین پر نہ پڑنا پھر کو کبھی خون مبارک
 نہ پینا منقطع ہونا کا ہنوں کا آپ کی پیدائش کے نزدیک اور پسند ہونا شیطانوں کا آسمان
 پر جانے سے اور شیطانوں پر ستاروں کا ٹوٹنا شب معراج میں براق پر سوار ہو کر مع ستر
 فرشتے کے مسجد حرام و مسجد اقصیٰ سے طبقات سموات و عرش معلیٰ تک جانا بیٹوں اور
 فرشتوں کی امامت کرنا بہشت و دوزخ پر مطلع ہونا اور ایسے مقام تک پہنچنا جہاں
 کوئی نہ پونچا ہو اور آنکھوں سے پروردگار کو دیکھنا دراز قدرون میں آپ کا قدر مبارک
 سب اونچا ہونا فرشتوں کا آپ کے ساتھ چلنا اور جنگ بدر اور خنین میں آپ کے ساتھ
 کر کا فرون سے لڑنا آپ کا اُمتی ہونا اور باوجود اُمتی ہونے کے مرتبہ اعلیٰ علم کو فائز
 ہونا شعر نگار میں کہ بکنت زفت و خط نہ نوشت + بغیر مسئلہ آموز صد مدرس شد
 آپ کی کتاب میں تبدیل اور تحریف کا واقع ہونا کلیہ خزان کی آپ کے سپرد ہونا بیعت
 ہونا آپ کا تمام عالم پر حلال ہونا غنیمت کا آپ کے واسطے تمام رومی زمین پر نماز کا
 جائز ہونا مٹی سے طہارت کا حاصل ہونا سب پیغمبروں کا آپ کے معجزوں کا زیادہ ہونا
 آپ کا خاتم الانبیاء ہونا آپ کی شریعت سے شریعتوں کا مسیوخ ہو جانا آپ کا حجتہ
 للعالمین ہونا پکارنا اللہ تعالیٰ کا آپ کو لقب کے ساتھ جیسے **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ**
وَيَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بخلاف اور پیغمبروں کے کہ ان کو نام لیکر پکارا ہی مثلاً **يَا مَعْشَرَ النَّبِيِّينَ**
 امت پر حرام ہونا اس بات کا کہ آپ کو نام لیکر پکاریں بلکہ یا رسول اللہ اور یا نبی
 اکبرین اور یا وارث بند آپ کے سامنے بولنے کی مانعت ہونا اور حجر کے باہر سے

آپ کو پکارنے کی ممانعت ہونا قسم کھانا اللہ تعالیٰ کا آپ کی عمر اور آپ کے مسکن کی
اسرائیل کا آپ پر نازل ہونا سردار ہونا آپ کا اولاد آدم پر بخشے جانا آپ کے اگلے
بیچھے گن ہون کا آپ کے ہمزاد کا مسلمان ہونا تبیان و خطا کا آپ کی طرف منسوب
نہونا قبر میں سے آپ کے حال سے سوال کیا جانا آپ کے ساتھ قسم کا جائز ہونا
ازواج مطہرات کا حرام ہونا اور دن پر آپ کے بعد حرام ہونا نظر کا برن ازواج
مطہرات پر اگرچہ کپڑے میں مستور ہون نہ خنری کی اولاد کا منسوب ہونا آپ کی طرف
غواب میں آپ کو دیکھنا بمنزلہ دیکھنے بیداری کے ہی نام رکھنا آپ کے نام کے ساتھ
دنیا و آخرت میں مبارک و نافع ہونا مستحب ہونا غسل و خوشبو کا وقت پڑھنے حدیث
کے صحابہ میں شمار ہونا اور سکا جسے ایک لحظہ بھی باایمان آپ کی صحبت پاچی جو جبریل کا
آنا آپ کی عبادت کو نین روز تک آپ کے جنازہ کی نماز گرنے کا بے امام و اگر نا اور
دفن کیا جانا آپ کا نین روز بعد وفات شریف سے نہونا وراثت کا آپ کے مال متروکہ
میں زندہ ہونا آپ کا قبر شریف میں اور اگر نا نماز باذان و اقامت مقرر ہونا فرشتے کا
قبر شریف پر اسطے پہنچانے صلوع و سلام زائر کے عرض کیا جانا اعمال امت کا آپ پر استغفار
کرنا آپ کا امت کے واسطے ہونا ایک روئے ضیے کاریا میں جنت کے درمیان منبر و قبر شریف کے
سب سے پہلے آپ کا قبر شریف کھانا اور سب سے پہلے قیامت میں بیہوشی سے افاقہ پانا
آپ کا مقام محمود سے آپ کا فائز ہونا قیامت میں آپ کے ہاتھ میں لواہی حمکا ہونا
حضرت آدم اور تمام انکی ذریت کا اوس لوا کے نیچے ہونا اور سب انیا کا اپنی اپنی
سمیت آپ کی پیر دی کرنا اور سب سے پہلے دیدار خدا سے آپ کا شرف ہونا اور سب سے پہلے
جلی صراط پر جانا و ہاں حضرت فاطمہ زہرا کا آنا اور سب خلائق کو آنکھیں بند کرنے کو حکم

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بہت بین اور فیصلہ بین بھی آپ کی ذات بابرکات کی طرف راجع ہیں کہ اسی امت اور اسے
 تا بعد از آپ نے پائے جسے بڑی فضیلت اس امت کے واسطے یہ ہے کہ ایسے پیغمبر کامل الصفا
 کے پر وہ ہیں جس کے واسطے آدم اور اٹھارہ ہزار عالم پیدا ہوا بلکہ انھیں کے واسطے اللہ تعالیٰ
 نے اپنی ربوبیت کو ظاہر کیا جس طرح آنحضرتؐ خاتم الانبیاء اور جامع کمالات تاملی
 انبیاء ہیں اسی طرح آپ کی امت بھی خاتم الامم اور مخصوص ہیں ساتھ کمال دین تمام
 نعمت کے **اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَقْمَمْتُ عَلَیْکُمُ الدِّیْنَ** جس طرح آنحضرتؐ
 کی بشارت کتب سابقہ میں مصرح ہے اسی طرح اس امت کے صفات بھی کتب سابقہ میں
 مذکور ہیں اس امت کی شان میں حق تعالیٰ فرماتا ہے **کُنْتُ خَیْرَ اُمَّةٍ** اور کسی نبی کی امت کو
 ایسا خطاب نہیں فرمایا اس امت کے لوگوں کے ہاتھ پانوں و نگوں کے سبقت میں روشن ہونے کے
 اس امت پر اللہ تعالیٰ سے پانچ وقت کی نماز فرض کی اور امتوں پر صرف چار نمازیں فرض
 فرض تھیں آذان و اقامت تسبیح و تہلیل و تہلیل و تہلیل و تہلیل و تہلیل و تہلیل و تہلیل
 جمعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو سرفراز کیا جب تک کہ امت مہمان کی آتی ہو اللہ تعالیٰ اس امت
 کی طرف نظر عنایت دیکھتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر عنایت دیکھتا ہے اس کو عذاب نہیں
 کرتا رمضان میں سحری کا سبب ہونا اور افطار میں جلدی کرنا اور رات کو جماع کا مباح
 ہونا اسی امت کے ساتھ خاص ہے شبِ قدر کا ہونا بہتر ہزار مہینے سے ابی امت کے واسطے ہے
 مصیبت کے وقت **اِذَا لَکُمُ الدِّیْنُ رَاجِعُوْنَ** کہنا اللہ تعالیٰ نے اسی امت کو سکایا ہے
 تحفیات کا اٹھنا اب اس امت جیسا اور امتوں میں تھا مثلاً کا تمام مقام نجاست کا اور قبول ہونا
 توبہ کا بعد قتل کے آسان کیا اللہ تعالیٰ نے اس امت پر وہ بات کہ اوروں پر دشوار تھی مثلاً
 کھٹے ہو کر نماز پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اور سفر میں روئے کو افطار کرنا اور نماز میں چھڑ کرنا

آج میں اور اس کے
 دین تارا اور اس کے
 نام ہو بہر سبب انوں سے

اس امت کے
 ادنیٰ سے

اللہ تعالیٰ اس امت کی بھول چوک پر اور سب بات پر جو بخوف جان کے ہو اور وسوسے پر
 مواخذہ نہیں کرتا اس امت کی شریعت سب شریعتوں سے مکمل ہی اس امت کے لوگ
 گمراہی پر اجتماع نہیں کرتے پس اجماع ان کا کسی قول فیصل پر حجت ہو اور حجت
 انکا رحمت اس امت کے واسطے طاعون شہادت ہو یعنی جو شخص اس امت کا من
 طاعون میں مرتا ہو او سکو شہید کا اجر ملتا ہو بخلاف اور امتوں کے کہ ان کو واسطے مرضی
 طاعون عذاب تھا اس امت کے شخص کی بھلائی کی گواہی دیتے ہیں اور بہر حجت
 واجب ہوتی ہو بخلاف اور امتوں کے کہ جب تک سواد می کسی کی بھلائی کے قائل نہ
 وہ جتنی نہیں ہوتا تھا اس امت کو اللہ تعالیٰ نے اسناد عطا کیا جس سے سلسلہ احادیث
 نبوی کا باقی ہی اور قیامت تک باقی رہے گا کسی امت کو فیضیت نہیں ملی کہ اپنے نبی
 کے اخبار و آثار کا سلسلہ نبی تک پونہ پاسکے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تصنیف کتب
 و تذکرین مسائل دینیہ پر توفیق دی ہی اس امت پر جناب رسالت مآب کا رون و سیم
 ہونا اس امت میں اقطاب و اوتاد و شجائ و ایال پیدا ہوتے ہیں اس امت کے لوگ
 عرصات قیامت میں بلند مکان پر کھڑے کیے جائیں گے اس امت کے نامہ اعمال
 قیامت کے دن دابہ بنے ہاتھ میں دیے جائیں گے اس امت کے لوگوں کے
 ایمان کا نور انکے آگے دوڑے گا اس امت کے لوگوں کو اپنے کار خیر کا ثواب
 اور دوسرے شخص کے کار خیر کا ثواب جو اس کے واسطے کرتا ہو ملے گا اس امت
 کے لوگ سب امتوں سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے اس امت سے
 ستر ہزار آدمی بہشت میں بے حساب جا دیں گے اور ہر ایک کے ساتھ ستر
 ہزار آدمی ہوں گے اس امت کے لوگ باوجود کثرت گناہوں کے مسخ بہشت

اللہ تعالیٰ اس امت کی بھول چوک پر اور سب بات پر جو بخوف جان کے ہو اور وسوسے پر مواخذہ نہیں کرتا اس امت کی شریعت سب شریعتوں سے مکمل ہی اس امت کے لوگ گمراہی پر اجتماع نہیں کرتے پس اجماع ان کا کسی قول فیصل پر حجت ہو اور حجت انکا رحمت اس امت کے واسطے طاعون شہادت ہو یعنی جو شخص اس امت کا من طاعون میں مرتا ہو او سکو شہید کا اجر ملتا ہو بخلاف اور امتوں کے کہ ان کو واسطے مرضی طاعون عذاب تھا اس امت کے شخص کی بھلائی کی گواہی دیتے ہیں اور بہر حجت واجب ہوتی ہو بخلاف اور امتوں کے کہ جب تک سواد می کسی کی بھلائی کے قائل نہ وہ جتنی نہیں ہوتا تھا اس امت کو اللہ تعالیٰ نے اسناد عطا کیا جس سے سلسلہ احادیث نبوی کا باقی ہی اور قیامت تک باقی رہے گا کسی امت کو فیضیت نہیں ملی کہ اپنے نبی کے اخبار و آثار کا سلسلہ نبی تک پونہ پاسکے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو تصنیف کتب و تذکرین مسائل دینیہ پر توفیق دی ہی اس امت پر جناب رسالت مآب کا رون و سیم ہونا اس امت میں اقطاب و اوتاد و شجائ و ایال پیدا ہوتے ہیں اس امت کے لوگ عرصات قیامت میں بلند مکان پر کھڑے کیے جائیں گے اس امت کے نامہ اعمال قیامت کے دن دابہ بنے ہاتھ میں دیے جائیں گے اس امت کے لوگوں کے ایمان کا نور انکے آگے دوڑے گا اس امت کے لوگوں کو اپنے کار خیر کا ثواب اور دوسرے شخص کے کار خیر کا ثواب جو اس کے واسطے کرتا ہو ملے گا اس امت کے لوگ سب امتوں سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے اس امت سے ستر ہزار آدمی بہشت میں بے حساب جا دیں گے اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہوں گے اس امت کے لوگ باوجود کثرت گناہوں کے مسخ بہشت

کے ہیں اس امت کے لوگ گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو گناہ پوشیدہ رکھتا ہے اس امت کے لوگ اگر اپنے قصور پر دل میں پشیمان ہوتے ہیں وہ بھی توبہ کرنے کے برابر ہیں اس امت کے گنہگاروں پر اللہ تعالیٰ دنیا میں عذاب نہیں کرتا حق تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تفضل اپنے حبیب کے اس امت کو وہ فضائل و کمالات عطا کیے ہیں کہ کسی امت کو ان فضائل سے سرفراز نہیں کیا شجر چونکہ پیغمبرِ مبرا برحمتِ خواندہ است + خاتمِ پیغمبرانِ اوگشت و ماخیر الاسم + اللہ صلی علیہ و آلہ علی قدرِ حسینہ و جمالہ و الحمد للہ فی البدایہ و النہایہ

قطعه تاریخ حکیمه خانم منشی محمد سرور صاحب شفا و در متون قصه احمد باور و منشی

ہست رحمن علی اہل عطا
شاعر بے مثل کیتاے زمان
ماہر طب واقف سیر علوم
کرد چون تالیف او صافی سول
رہبر ہر گمراہ غفلت شعرا
باعث ایجاد عالم فخر کل
مرجع حور و ملک جن و بشر
امتی فربہای روز بعث و نشر
کرد بسر و غور در تاریخ او

بجز فیض و مخزن جود و سخا
ناصیب اعلام تسلیم و رضا
فاضل مقبول ارباب هدای
آنکه آمد مقتدای اولیا
سید کوفین ختم الانبیا
مورد افضل در گنج
ساقی کوثر شهبود و سیر
نائب حق شافع روز جزا
گفت با لقب وصف تم نبیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حضرت رب العالمین اور نعمت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی جان غفار
 رسول مقبول کی خدمت میں عرض یہ ہو کہ غرض اصلی اور مقصود کلی اور اکی فضائل اور
 دریافت تمام سرور دنیا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور اتباع سنت ہو اور اس
 اور اس کے حبیب کی محبت یہی ہو کہ اس کے فرمانے پر عمل کرنے اور خلاف کتاب و سنت
 کے راہ نہ چلے پس ہر مسلمان کو لازم و واجب ہو کہ سب قول و فعل میں غریقہ مسنون کو
 طوعاً کرہاً اور رضائی خدا اور خوشنودی رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو توہین یعنی
 پر مقدم جائے اس واسطے کہ بن مسلمان کو اقتدای سنت سے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا
 اور اس کے گنہ بخشا ہو عن تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے قُلْ اَللّٰهُ يَتَّبِعُ الْمُحْسِنِينَ
 اللّٰهُ يَتَّبِعُوْنِيْ يٰحَبِيبُكَمُ اللّٰهُ وَيَخْفِضُ لَكُمْ ذُرِّيَّتَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ
 تو کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو بیروی کہ میری دوست
 رکھے گا تم کو اللہ اور بخشنے گا گنہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہو اور جس کام کو تم نہرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا یا حکم کرنے کا فرمایا اور اس کے بجا لائے میں خلاص و بہرہ دار بن سکے
 اور جس بات کو منع کیا اور اس کا کرنا باعث ہلاک اور نقصان دنیا و آخرت کا جانے پڑے
 افعال مسنون ظاہر میں سب قبیح معلوم ہوتے ہیں اور اہل حق و ایمان کو کثیر اور ثواب
 عظیم ہو تا ہی اور بعض امور ممنوع اذنا و حقیر ہیں اور کرنا او کا بہت بڑا گناہ اور سب
 غضب و قہر خداوند و الجلال کا ہوتا ہی اور اکثر لوگ سبب لاعلمی کے اس میں
 مبتلا ہوتے ہیں مجاہد اس کے چند امور بطور نمونہ بیان بیان ہوتے ہیں ایک یہ کہ
 کہ اس کے کہ حسن ثواب عظیم اور موجب خوشنودی رب کریم اور فراموشی

ہیں بقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **تَفْضِلُ الصَّلَاةَ الَّتِي يَسْتَاكُهَا عَلَى**
الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يَسْتَاكُهَا سَبْعِينَ مِثْقَلًا یعنی ثواب میں زیادہ ہوتی ہے
 وہ نماز جو مسواک کر کے پڑھی جائے اس نماز سے کہ بے مسواک پڑھی جائے
 ستر حصہ اور طنبی میں لکھا ہے کہ مسواک پاک کرتی ہے مونہ کو اور خوش کرتی ہے
 رب العالمین کو اور روشن کرتی ہے نگاہ کو اور زیادہ کرتی ہے فصاحت اور صحت
 کرتی ہے دانتوں کو اور خوشبودار کرتی ہے مونہ اور مضبوط کرتی ہے مسوڑھوں کو اور
 صاف کرتی ہے وطن کو بلغم سے اور خلع کرتی ہے رطوبت کو اور دیر میں لاتی ہے بڑھاپا
 اور سیدھا رکھتی ہے پشت کو اور دونا کرتی ہے اجر اور آسان کرتی ہے ترمج اور طویلانی
 ہے کلمہ شہادت کو موت کے وقت اور سیاہ زو کرتی ہے شیطان کو اور وسیع کرتی ہے
 روزی اور دور کرتی ہے دانتوں کے میل و درد کو اور زیادہ کرتی ہے عقل اور پاک کرتی ہے
 دل کو اور نورانی کرتی ہے مونہ اور قوت دیتی ہے دل اور بدن کو اور شہا ہے ہر بیماری کو
 اور سوائے اسکے اور کتابوں میں بھی بہت اندر اسکے کلمے ہیں پس جیسے ثواب عظیم اور
 فائدہ و نفع قریب سے محروم رہنا بہت نامناسب ہے وہ شکر دار بھی کتنا بقدریکشت اور مجتہد
 کرنا واجب اور شائرا سلام اور سنت انبیای کرام سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم **أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا الْحَيَّ دَوَاهُ الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ**
 یعنی باریک کرو اور خوب تراشو مجتہدین اور چھوڑو اور بڑھاؤ وارٹھیان روایت
 کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور وارٹھیان مذنا یا ایک مشے سے
 کم کرنا اور کترانا پنج سے موڈ اسکے گل مجھے بنانا حرام ہوا اور شاہت ہے ستھ

مجوس اور مشرکین کے صحیح مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **جَزَّ الشَّوَارِبُ وَاعْطُوا اللّٰحِیَ حَالَهُمْ**
 المجوس یعنی باریک تراش تو چھین اور بڑھاؤ وارٹھیان خلاف کرو مجوس کے
 بعض روایت میں **خَالِقُوا الْمُشْرِکِیْنَ** واروہو اور وارٹھی کو لپیٹنا اور بانڈھنا اور
 اوپر بڑھانا ممنوع ہے فی الحدیث **مَنْ عَقَبَ لِحَبِیْتِهِ فَاَنْتَ مِنْهَا اَبْرَیْ وَکَیْفَ مِیْنَهُ**
 ای جھنڈا یعنی جو شخص لپیٹے اور بانڈھے وارٹھی اپنی پس بلیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 بیزار ہیں اوس سے اور حضرت زبیر بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم **مَنْ لَمْ یَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَکِیْسٌ وَتَکْرَافٌ**
أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالتَّسَائِلُ یعنی جو کوئی نہ کترائے چھین اپنی پس بہ میں سے
 نہیں اور ہمارے طریقہ پر نہیں معاذ اللہ اگر کسی ہندو سے واسطے مونڈانے چوئی
 کے کہ اونکے شعار دین سے ہی کہا جاوے تو کبھی نہ مانے اور مسلمان ہو کر واسطے
 خوشنودی زمان بازاری اور مشابہت ہندو کے دام و گیر وارٹھی مونڈو میں اور
حَوْتَ مِنْ کُتْبِیَّةٍ یَقُوْمُ فَعَلُوْهُنَّ اور عذاب خدا کا دل سے بھولا دین فائن
 احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ دس خصلتیں وارٹھی میں کرون ہیں اول سیاہ کرنا وارٹھی کا خفا
 سے کہ وہ خضاب دوزخ خون کا ہے اور پہلے سب کے فرعون نے کیا تھا دوسرے سفید کرنا
 اوگادو اسے واسطے وقار و اظہار بزرگی اور تخر علم اپنے کے زیرے فوجنا اوسکے
 ہارن کا عبث سے یا ابتدای جوانی میں تا امر و معلوم ہو چکے تھے چٹا اوسکے سفید
 بالوں کو واسطے ننگ و جار کے بڑھاپے سے پانچویں کم کرنا وارٹھی کو ایک سست
 چھٹے زیادہ کرنا اوسکو بشمول موہیائی سہ ساتویں آدھ سبتہ کرنا وارٹھے واسطے اسی

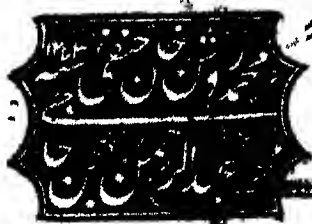
لوگوں کے آٹھویں اور چار کھنا اور انگلی مکرنا واسطے اظہارِ روع اور تقویٰ کے
 نامعلوم ہو کہ واڑھی کی بھی خبر نہیں لیتا فریضہ اسکی سفیدی یا سیاہی دیکھ کر تکبر بڑھاپے
 یا جوائی پر کرنا دسویں خضاب سرخ یا زرد کرنا مالوگ صلح اور متقی معلوم کرین واسطے
 اتباعِ سنت کے تیسرے عمامہ باندھنا کہ دنیا میں عظمت و وقار اور آخرت میں
 ثواب بشارت فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمامہ باندھو تا زیادہ کرے عقل
 و بزرگی کو عمامہ فاروقی درمیان ہمارے اور مشرکوں کے اور ایک روایت میں
 عمامہ فاروقی درمیان کفر اور ایمان کے اور دیا جائے گا ایک نور عجمی پہنچ دے
 کے دن قیامت کو کہ پھر تباہی اور سکومرد سر پر دو رکعت نماز یہ عمامہ بہتر اور شرف رکعت
 بے عمامہ سے نقل ہوا یا فرض پگڑی باندھ کے آؤ مساجد میں کہ پگڑیاں پڑھتی مسلمانوں
 کی ہیں لازم پگڑی پگڑیاں کہ وہ خضائل ملائکہ سے ہی ضایٰ تعالیٰ نے مہر کی میری
 رزق پر روحین کے ملائکہ سے کہ پگڑیاں پہننے سے کذا فی شجر سفر السعادت
 جو تھے مردوں کو شخون سے بچا یا بجاہ پتہ درست نہیں کہ باعث عذاب
 محمدی ثواب جو ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُفِيَ لَعْنَتُهُ یَنْظُرُ
 اللہ لَیْکَ یَقْرَأُ الْقَبْرَةَ تَفْقُّ عَلَیْہِ عِیْ جَوْشْنِ کُھنچے کپڑا اپنا ازارہ تکبر کے نظر
 سے نہ لکھے گا اللہ اسکی طرف قیامت کو یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے اور
 ای میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُفِيَ لَعْنَتُهُ یَنْظُرُ
 میں مساو ثمن شخون سے بچا یا بجاہ پتہ ظاہر میں لو کہ اسکو نہایت سہل اور خفیف سمجھیں

اور سپر یہ وعید شدید جو حق تعالیٰ سب کماؤں کو اس گناہ بے لذت اور سب مطلقاً
 خلاف سنت سے بچا دے اور توفیق اتباع سنت کی عنایت فرما دے اور سوا
 اسکے اور بھی احادیث کثیرہ فضائل و ثواب اتباع سنت اور عقاب و عقاب اختیار
 طریقہ خلاف سنت میں ابروہین کہ اس مقام میں درج کرنا اور کما بنظر طول کلام کے مصلحت نہ کیا

والله اعلم

محمد و سپاس بیشمار نثار بارگاه حضرت آفریدگار که اوس کے کمال فضل و کرم سے رسالہ
 مقبول پسندیدہ ارباب عقول برگزین اصحاب منقول بیان فضائل رسول میں عطا
 والسلام من السد العزیز المنان تصنیف جامع صفات افراد ان مولوی حکیم محمد علی
 بانظام چند فوائد دیگر نافع پیروان دین پیغمبر مطیع نظامی واقع کاپنور میں باہتمام
 امیدوار رحمت و عنایت ایزد سبحان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان
 جہور و مغفور بتاریخ ۲۹ شہر رمضان المبارک ۱۲۸۵ ہجری میں زیور طبع سے آرا
 ہو کر مطبع طبع اہل ایمان و ایقان ہو اجنب رب العالمین مستم اور ناظرین اس
 کتاب دلنشین کو تو فہم اپنی اطاعت اور اتباع سنت حضرت سیدنا صلی اللہ علیہ وسلم

وجہ مہر کی غایت پر وسط سبدرجہ کی کتاب تصحیح علی مطبع نظامی کی دیوہ اور خط



عبدالله

1779

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محرریت کتاب مستطاب توارخ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶	بیان سبب تالیف	۱۵	مالخیر بجز رضی اللہ عنہا کا لیکہ آپ کا تجارت کو جانا اور سفر کے سبب جہازات سننے اور کانا خوانان نہ کج آپ سے ہونا
۷	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت اور طفولیت	۱۵	بیان منطور ارادہ کی گواہی کا
۸	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۶	کج آپ کا بی بی خدیجہ کے ساتھ
۹	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۶	بیانا قریش کا کہ سر نو خانہ کعبہ کو اور طے ہونا
۱۰	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۷	نزاع رکھنے حجر اسود کا آپ کے فیصلے سے
۱۱	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۷	بیان حالات زمان نبوت میں تا سراج
۱۲	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۷	جانا آپ کا پاس ورقہ کے
۱۳	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۸	بیان موسم اور جنتی ہونا ورقہ کا
۱۴	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۸	بیان نزول سورہ فاتحہ کا
۱۵	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۸	قصہ حضرت بلال کا اور خرید کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
۱۶	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۹	آزاد کرنا اور نزول سورہ اللیل حضرت ابوبکر کی شان میں
۱۷	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۹	تقریر تلال الطیف فضیل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۸	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۱۹	نزول سورہ بکرت ابی لمب کے حق میں
۱۹	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۰	حال عتبہ اور عتبہ پسران ابولمب کا
۲۰	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۰	بیان ہجرت حبشہ کا
۲۱	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۱	اقرار تاجاشی بادشاہ نصاری نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۲۲	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۲	ارادہ کرنا حضرت ابوبکر کا واسطے ہجرت کے
۲۳	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۲	بیان اسلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۲۴	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۵	ذکر شعب بنی ہاشم
۲۵	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۶	ذکر وفات ابوطالب
۲۶	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۶	ذکر وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
۲۷	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۷	تشریف لانا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طائفہ کے
۲۸	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۷	گواہی بجز ارادہ کی واسطے اپنی نبوت کے
۲۹	بیان حال تبارک میں تا ولادت با سعادت	۲۸	مسلمان ہونا جنوں کا

۲۸	فصل معراج کے بیان میں	۴۶	قصہ خشف قارون
۳۱	ذکر بیت المعمور	۴۹	تحقیق لفظ ثنایات الوداع
۳۲	ذکر سدرۃ المستقی	۵۰	فصل بیان وقوف افروزی ہوئے منصور و مین تا غزوہ بدر
۳۳	ذکر رفرف	۵۱	بیان اسلام عبداللہ بن سلام کہ یہ یومین بہشت ہے علم
۳۴	ذکر حصول شرف دیدار و کلمات التحتیات	۵۱	بیان اسلام سلمان فارسی کا
۳۵	نکتہ کلمات التحتیات کا	۵۳	ذکر خبر دیگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کلیر و مد کو
۳۶	سبب تخصیص التحتیات کا بحالت قعود و صلوة		اور اسلئے بھی بیشتر محنت ہونا اذکار کا
۳۷	نکتہ الطیفہ در باب گنگہ گاران	۵۳	فصل غزوہ بدر کے بیان میں
۳۸	ذکر فضیلت نماز پنجگانہ	۵۵	صحابہ کا تقریرات جان نثار کی کرنا وقت گفتگو
۳۹	پیش ہونا پہاڑوں کا شب معراج میں		قرآن آپ کے امر جنگ میں
۴۰	مشاہد عجائبات کا	۵۶	بیان علوم مقام عبدیت
۴۱	بیان اس بات کا کہ معراج میں آجکات شریف ایجا نا	۵۹	دونوں جوان نصاریٰ کا حضرت عبدالرحمن بن عوف سے
۴۲	از قبیل عالم آخرت ہی		حال پوچھ کر پوچھنا اور چھپنے کے اوس لعین کا قتل کرنا
۴۳	احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات	۶۱	اسیر کرنا فرشتے کا حضرت عباس کو
۴۴	فصل مقامات ہجرت اور حالات راہ کے بیان میں	۶۱	پھینک کرنا آپ کا مسشت خاک اور کنگہ پاؤں کا فروق
۴۵	ذکر ہجرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ		اور سبب اس کے شکست کھانا کافروں کا
۴۶	مجمع ہونا کفار قریش کا دارالند و مین	۶۳	کلام کرنا آپ کا کفار مقتولین بدر سے
۴۷	واسطے شہادت کے آپ کا مرن	۶۳	بیان وفات بی بی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴۸	وجہ تسمیہ شیطان بشیخ نجدی		کا اور نکاح میں حضرت عثمان کے آٹا اہم کلمہ کا
۴۹	بیان حال حکیم	۶۳	بیان اس بات کا کہ پیغمبر کی دینیہ و دنیاوی کالیگائی کے
۵۰	ایکجا غار ثور میں شریف ایجا نا اور وہاں کے ہجرت		نکاح میں آنا ایسا شرف ہے کہ سوا حضرت عثمان کے
۵۱	فضیلت حضرت ابوبکر صدیق و حضرت رضی		کسی کو حاصل نہیں ہوا
۵۲	علی رضی اللہ عنہما قصہ ہجرت میں	۶۴	مشہور کرنا ایکجا ایکجا سے معاملہ اسیران بدر و ان کے
۵۳	نکتہ عجیبہ متعلق باب لا یخرجن ان اللہ معنا		راحمہ شاہد کو کر کے سکون دینا لیکھ چھوڑ دینا اور نازاں پانچا
۵۴	روانہ ہونا آپ کا غار ثور سے		قرآن کا پانچا جان حضرت عمر کے کہ تقصیر فی قتل اسیران بھی
۵۵	مرد و آپ کا خیمہ ام حبیبہ پر	۶۶	فضیلت اصحاب بدر
۵۶	سراقہ بن مالک کا آپ کو بھیج جانا اور زمین کا گلچا نا	۶۷	فصل حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں
۵۷	سراقہ کے گھوڑے کو پاشکم	۶۹	ذکر حضرت خولہ عظمیٰ

۹۹	حال جهان دینا ایک یو کی ایک شہر میں	۹۹	ذکر ہونے امام مہدی کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی
۱۰۰	قصہ قتل کعب بن اشرف کے بیان میں	۱۰۰	اولاد میں اور بیان نکتوں کا اس بات میں
۱۰۲	قصہ قتل اوراق یہودی کے بیان میں	۱۰۲	غزوہ احد کے بیان میں
۱۰۴	قصہ افک کے بیان میں	۱۰۴	ذکر بیشتر نجات ہونے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا
۱۰۶	قصہ آیت تیمم کے بیان میں	۱۰۶	شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
۱۰۸	قصہ حدیبیہ کے بیان میں	۱۰۸	بیان متعلیٰ ہونے ابی بخلت کا و کا حضور اقدس کے ہاتھ
۱۱۱	ذکر بیعت رضوان	۱۱۱	بیان بطن راج
۱۱۵	قصہ ابو بصیر اور اونکے یاروں کا	۱۱۵	بیان فضیلت شہداء اے احد
۱۱۶	غزوہ خیبر کے بیان میں	۱۱۶	ذکر اس بات کا کہ شب برات کے دن ہونا
۱۱۷	حضرت علیؑ کا اوتھارنا دروازہ قلعہ خیبر کو	۱۱۷	غزوہ احد کا مشہور یہ غلطی
۱۱۸	ذکر فک	۱۱۸	ذکر غزوہ حمراء الاسدیٰ آپ کے تشریف لیجانے کا
۱۱۹	ذکر داخل ہونے حضرت صفیہ کا ازواج مطہرات میں	۱۱۹	ابو غیاث سیکر کہ وہ پھر آتا ہی اور جلا جاتا ابو غیاث
۱۲۰	ذکر حضرت جعفر اور دیگر مہاجرین حبشہ کا	۱۲۰	غزوہ بدر ثانی کے بیان میں
۱۲۱	ذکر زہر دینے یہودیہ کا آپ کو	۱۲۱	سر یہ صبح کے بیان میں
۱۲۲	ذکر تحریم گوشت غرو متعد	۱۲۲	ذکر قتل سفیان بن خالد نصیبین
۱۲۳	غمرۃ القضا کے بیان میں	۱۲۳	قصہ بیر سعورہ کے بیان میں
۱۲۴	غمرۃ القضا کے بیان میں	۱۲۴	غزوہ بنی النضیر کے بیان میں
۱۲۵	اسلام خالد بن الولید اور عمر و بن العاص	۱۲۵	غزوہ خندق کے بیان میں
۱۲۶	اور عثمان بن طلحہ کے بیان میں	۱۲۶	ذکر خندق بمشورہ سلمان رضی اللہ عنہ
۱۲۷	تحریر کا جب کے بیان میں	۱۲۷	چکنہ برق کا پتھر سے اور پیشین گوئی آپ کی
۱۲۸	بیان حال ہر قتل بوقت و مولیٰ نامہ مبارک	۱۲۸	در باب فتح یرق فارس شلم
۱۲۹	بیان حال خاطر عالم نصاریٰ کی ایک خبر سننے کی گمان	۱۲۹	قصہ عجیب نوحان انصاری
۱۳۰	بیان حال ناشی بوقت وصول نامہ مبارک	۱۳۰	بیان قضا ہونے چار نمازوں کا
۱۳۱	سر یہ حضرت ابو سعید کے بیان میں	۱۳۱	حال قتولی عمر بن عبدہ و ہولوان بہت حد تک
۱۳۲	سمندر نے غیبی لشکر قلعہ کے لیے دی تھی	۱۳۲	حسن تمیز فیہم رضی اللہ عنہ سے نفاق ہو جانا
۱۳۳	غزوہ موت کے بیان میں	۱۳۳	فیہا میں قریب از ربی قرینہ کے
۱۳۴	غزوہ فوج کو کے بیان میں	۱۳۴	غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں
۱۳۵	قصہ خطاطبہ بن بلتہ	۱۳۵	ستون میں بندہ بنا ابو لہب کا واسطے تو ہے
۱۳۶	قصہ عجیب	۱۳۶	

۱۳۷	بیان استلال شیعہ در باب فضیلت حضرت علیؓ	۱۶۱	توجیہ کلام شاہ عبد العزیز صاحب دربارہ
۱۳۸	بیان انکا جنگ لیے آپؐ کو فرمایا تھا جان پاؤ ماؤلو	۱۶۲	شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۳۹	حال عکرمہ بن ابی جہل	۱۶۳	ارادہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے
۱۴۰	بیان اسلام و وحشی	۱۶۴	لکھنے سے عند خلافت کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۴۱	بیان اسلام عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا	۱۶۵	بیان غوثی مسواک و خاتمہ بخیر جو مائیں مسواک کا
۱۴۲	خاتمہ نافعہ	۱۶۶	بیان تاکید گمانہ رعایت غلام و کنیز
۱۴۳	بیان اسلام کعب بن زہیر	۱۶۷	ماقمہ سی کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
۱۴۴	بیان اسلام مہارب بن اسود کا	۱۶۸	بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
۱۴۵	بیان اسلام ہند عورت	۱۶۹	ذکر سقیفہ بنی ساعدہ
۱۴۶	بیان اسلام قرظہ و قتل دیگر زنان	۱۷۰	ذکر غسل جسد اطہر
۱۴۷	فصل ۲۴ غزوہ خنین کے بیان میں	۱۷۱	ذکر دفن جسد اطہر
۱۴۸	ذکر غزوہ اوٹاس کا	۱۷۲	بیان شرف زیارت قبر شریف
۱۴۹	فصل ۲۵ غزوہ کے بیان میں	۱۷۳	علیہ السلام اور حواقی کہیم اور ہجرات کے بیان میں
۱۵۰	ذکر اسیرانہ کذاب	۱۷۴	فصل ۲۶ علیہ السلام کے بیان میں
۱۵۱	فصل ۲۶ غزوہ بھوک کے بیان میں	۱۷۵	لکھنے تلاوت رنگ مبارک
۱۵۲	بیان کتاب کا حضرت خالد بن ولید کے دست لکھنے کا	۱۷۶	بیان نورانیت جسم شریف و سر عمامہ
۱۵۳	اور گرفتار ہونا کبیر حاکم دو متا بجدل کا	۱۷۷	بیان خوشبو سحر حق شریف
۱۵۴	حال مسجد ضرار	۱۷۸	بیان لون خیر و کاجود نیامین آگے پوس تہجدین
۱۵۵	قصہ تین اصحاب مخلصین کا کہ پھر ہر اس کے گتے	۱۷۹	سرسنات کا کہ آگے پوس کا روزہ باہر تمام حاکمین
۱۵۶	فصل ۲۷ قرصیت حج اور امیر الحاج ہونے حضرت ابوبکر	۱۸۰	فصل ۲۸ اطلاق کریم کے بیان میں
۱۵۷	صلیق رضی اللہ عنہ کے بیان میں	۱۸۱	قصہ ہودی کا کہ سبب پ کے حکم کے مسلمان ہونے
۱۵۸	قصہ ہندادی بعض امور	۱۸۲	حکایت زاہر دہقان رضی اللہ عنہ
۱۵۹	فصل ۲۸ مبارک کے بیان میں	۱۸۳	مسئلہ قیام پر اسے تعظیم
۱۶۰	بیان حبشی مبارک	۱۸۴	ذکر شجاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۶۱	فصل ۲۹ حجۃ الوداع کے بیان میں	۱۸۵	بیان سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۶۲	بیان احرام حضرت علی رضی اللہ عنہ	۱۸۶	فصل ۳۰ معجزات کے بیان میں
۱۶۳	بیان افراد و قرآن و تمتع کا	۱۸۷	شفاعت کبریٰ کے بیان میں
۱۶۴	فصل ۳۰ وفات شریف کے بیان میں		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار احمد جناب رب العزت کو جس نے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا اور دوسارے عالم کو اس نور سے ہو کر پیدا کیا اور درودنا صد و نثار جناب محبوب باب المبین سید المرسلین جن کی ہر ایک کلمہ شکان بادی ضلالت راہ پر آئے اور ان کے آل و اصحاب پر منکس ہی در کوشش دین قوی ہو اور اکابر اور قیامہ تھڑے تھڑے سداور صلوات کے کتا ہی نیاز مند درگا در پیغمبر بزیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الاحد کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتال جناب حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر موجب سعادت و ہزاران برکت ہی جیسا کہ عادی عند ذکر اولیائک اللہ تنزل الرحمة علیہ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہو پس وقت ذکر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہو اور بھی خدا سے تعالیٰ نے فرمایا ہر قل ان کنتم تحبون اللہ فامشعونی یحبکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ مغفور ذنوبکم یعنی جو کہ اسے محمد کر دے رکھتے ہو تم خدا کو تم میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہوتا کہ خدا تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخش دے اور اس حدیث بخشنے والا ہی نہایت مہربان اور ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب کا اتباع اور آپ کے طریقہ پر چلنا بغیر اطلاع کے آپ کے حالات سے ممکن نہیں پس مطلع ہونا آپ کے حالات پر سبب ہی ہو جس کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ہزاران ہزار احمد جناب رب العزت کو جس نے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا اور دوسارے عالم کو اس نور سے ہو کر پیدا کیا اور درودنا صد و نثار جناب محبوب باب المبین سید المرسلین جن کی ہر ایک کلمہ شکان بادی ضلالت راہ پر آئے اور ان کے آل و اصحاب پر منکس ہی در کوشش دین قوی ہو اور اکابر اور قیامہ تھڑے تھڑے سداور صلوات کے کتا ہی نیاز مند درگا در پیغمبر بزیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الاحد کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتال جناب حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر موجب سعادت و ہزاران برکت ہی جیسا کہ عادی عند ذکر اولیائک اللہ تنزل الرحمة علیہ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہو پس وقت ذکر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہو اور بھی خدا سے تعالیٰ نے فرمایا ہر قل ان کنتم تحبون اللہ فامشعونی یحبکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ مغفور ذنوبکم یعنی جو کہ اسے محمد کر دے رکھتے ہو تم خدا کو تم میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہوتا کہ خدا تمہیں دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخش دے اور اس حدیث بخشنے والا ہی نہایت مہربان اور ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب کا اتباع اور آپ کے طریقہ پر چلنا بغیر اطلاع کے آپ کے حالات سے ممکن نہیں پس مطلع ہونا آپ کے حالات پر سبب ہی ہو جس کے

مقبول اور محبوب خدا ہو نیکا اور سب ہو گناہوں کے بخشے جانے کا لہذا انہم حروف کے بزرگ تقدیر
فی الحال جزیرہ پورٹ بلیر انڈین مین وارد ہو اور کوئی کتاب کسی طرح کی پاس اپنے ننہیں رکھتا پاس
خاطر شفیق غمگ اور مصد عنایت بر حال نزار حکیم محمد امیر خان صاحب فیوڈ اکثر کے یہ رسالہ بیان تواریخ
حبیب الرحمن علیہ وسلم من شہادہ ہجری میں لکھا ہے اور نام تاریخی اسکا تواریخ حبیب الرحمن
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یہ رسالہ مثل ہی میں باب در ایک خانے پر باب اول
میں حالات نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کا بیان ہے
باب دوم میں ہجرت تا وفات کے حالات کا بیان ہے و باب سوم میں علیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کا بیان ہے
خاتمے میں شفاعت کبریٰ کا بیان ہے اور باب کو فصلوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حال کے شرح پر لفظ حال لکھا ہے
باب اول احوال نور مبارک اور ولادت باسعادت و طفولیت و شباب و در آغاز نبوت سے تا ہجرت کے بیان

فصل اول بیان حال نور مبارک میں تا ولادت باسعادت

حدیث میں وارد ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِيٌّ یعنی سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے میرے نور کو پیدا کیا
اور کتب اخبار میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کو پیدا کر کے سارے عالم کو اس نور سے
جلوے ظہور میں لایا آسمان اور زمین اور سارے اور چاند اور سورج اور سب بنیا اور اولیا پر تو اسی نور کے
دن اور حقیقت محمدی سب کا منشا ہے حدیث میں آیا ہے کہ اپنے فرمایا میں پیغمبر تھا اس وقت میں کہ آدم باقی
اور نبی میں تھے یعنی خدا تعالیٰ نے سب سے پہلے پیغمبر ہی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت کی
مگر جو ظہور آپ کا اس عالم میں سب سے بعد ہوا بعد پیدائش آسمان اور زمین وغیرہ کے جب فی احوال کو ظہور
ہوا کہ زمین میں اپنا ایک خلیفہ یعنی نائب رکھے اور زمین کو اس سے آباد کرے اور نور محمدی کی روشنی بنا
میں پھیلا دے تب اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نور محمدی او کی پیشانی میں چمکایا پھر
آدم علیہ السلام سے وہ نور منتقل ہوا طرف ثانی علیہ السلام کے کہ اشرف اولاد تھے اور بعد حضرت آدم
کے ان کے جانشین اور پیغمبر ہوئے بعد ازین وہ نور اصحاب طاہرہ و درار حام علیہم من متقل ہو تا چلا آیا

۱۔ بعد ازین کہ نبی
جانب سے خدا کی جود مصطفیٰ
میں اللہ علیہ وسلم
اس کتاب کے بیان سے
اور اس کتاب سے غایت کیا
۲۔ چونکہ نبی ہونے کے بعد
مضامین کتاب کے صورت
۳۔ چونکہ کتاب کا بیان
۴۔ ہے سلطان کریم علیہ
۵۔ منہ رحمتہ اللعالمین
۶۔ علیہ السلام
۷۔ اور سب میں سب
۸۔ اور سب میں سب
۹۔ اور سب میں سب
۱۰۔ اور سب میں سب

اور حکم اور سکی معلوم تھی عبدالمطلب نے خواب میں دیکھ دیکھ کے ارادہ کھودنے کا کیا قریش منع ہوئے اور وہ نے کو طیار ہوئے اور عبدالمطلب کو فی معین تھا اولاد بھی اور انکی ایسی تھی جو کام آوے صرف ایک بیٹا اور ان کے تھاؤ اور عبدالمطلب قریش سے لڑے اور غضبندہ تعالیٰ غالب آئے اور چاروں زرم کھودنا شروع کیا اور سدن بسبب نے زارہ اولاد کے عبدالمطلب کو بیچ ہوا تب و نمون نے منت کی کہ جو میرے سے بیٹے ہوں اور چارہ زرم میں کھود کے نکالوں ایک بیٹے کو قربانی کروں خدا تعالیٰ نے عبدالمطلب کو دس بیٹے دیے اور چارہ زرم بھی عبدالمطلب کے کھودنے سے نکل آتا تب و نمون نے چاہا کہ ایک بیٹے کو قربانی کرین تمہیں کے لیے قرعہ ڈالو عبدالمطلب کا نکلا عبدالمطلب عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر قربانی کی جگہ لائے اور چاہا کہ قربان کرین سبب قریش منع ہوئے اور عبدالمطلب نے نور چھوڑ کے اور انکی پیشانی میں بہت خوبصورت تھے سب اونچین چاہتے تھے بھائی بھی نہیں چاہتے تھے کہ عبدالمطلب فرج ہوں ایک کا ہنہ کے پاس اس قصہ کو لیکھتے اور بس نے کہا کہ قرعہ اس طرح ڈالو کہ دس اونٹوں کا نام لکھو اور عبدالمطلب کا نام لکھو اگر اونٹوں کا نام نہ لکھتے تو دس اونٹ اور بڑھاؤ اور بڑھانے یہاں تک کہ اونٹوں کے نام پر قرعہ لکھتے عبدالمطلب نے ایسا ہی کیا ہر بار عبدالمطلب کا نام قرعے میں نکلتا تھا لکھتا کہ نوبت سوا اونٹوں کی پونچھی تب و نون کا نام نکلا عبدالمطلب اونٹوں کو قربان کے نذر سے ادا ہوئے حدیث میں جو آیا ہے انکا انہی الذین یحییٰ بین یثا و ذی یحییٰ ہوں ایک ذبیح سے حضرت اسماعیلؑ مراد ہیں اور دوسرے سے عبدالمطلب والد ماجد آپ کے حال جب نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عبدالمطلب سے منتقل ہو کر پائے لکھنے والدہ ماجدہ آپ کے آیا اور آپ حمل میں ہوئے بہت خیر و برکت اوس سال میں شامل حال قریش کے ہوئے قحط دفع ہوا مینہ برسا زمین سرسبز ہوئی حتیٰ کہ قریش نے اوس سال کا نام سنہ الفتح و الامتاج رکھا یعنی سال فتح اور خوشی کا اور دو مہینے حمل پر گزرے تھے کہ عبدالمطلب آپ کے والد کا دینے میں انتقال ہوا شام کو قحط قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے وہاں پہنچے ہوئے مہینے میں پہنچے ماموں کے پاس بیمار ہو گئے ٹھہر گئے تھے کہ وراثت بائی ایام حمل میں آپ کی والدہ شریفہ کو کوئی تکلیف اور گرانی جیسے حمل علیٰ کو معلوم ہوتی ہو معلوم نہیں ہوئی اور انہیں ایام میں آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ سل میں ایسا شخص ہو کہ سردار ہر عالم کا جب پیدا ہونا ماموں کا چھوڑ کھو اور بوقت ولادت آپ کے آپ کی

عبدالمطلب

عبدالمطلب والد ماجد
نبی رسول
مقبول سال اللہ علیہ
والدہ ماجدہ

والدہ نے دیکھا کہ ایک فرارون سے نکلا جس نے اونھیں مکانات شام کے نظر پر سے صحت
 صبح میں آیا کہ آپ نے فرمایا کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور بشارت عیسیٰ کی اور جو دیکھا یہی
 مان فسلوان کے دیکھے سے یہی نور مراد ہی اور دعاے ابراہیم سے وہ دعا مراد ہی جو سورہ بقرہ
 میں مذکور ہو رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
 وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ترجمہ اسی رب ہمارے اور قائم کر اونھیں
 ایک پیغمبر اور ان میں سے کہ پڑھے اور پڑھتی آیتیں اور سکھائے اور انھیں کتاب و حکمت اور
 پاکیزہ کرے اور انھیں بیشک تو ہی زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیم اور اسمعیل نے خادہ
 لکے میں بنایا بعد فراغت کے اور سکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے
 وہ بشارت مراد ہی جو انجیل میں ہے اور سورہ صافات میں اور سکا ذکر آیت مَبْسُطَاتٍ لَكَ الْيَدَا
 بَالِيَّةٍ فِي يَمِينِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَمْدُ

فصل دوسری بیان حال ولادت باسعادت میں

بارہویں تاریخ ربیع الاول کے اسی سال میں جس میں قصہ اصحابیل واقع ہوا تھا بروز شنبہ
 بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور سارا عالم آپ کے
 نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب و خوارق عادات اوس رات میں ظہور میں آئے
 اور انجملہ یہ کہ فاطمہ بنت عبد اللہ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا کہ شب ولادت
 باسعادت میں میں پاس آمنہ والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی میں نے
 دیکھا ستارے آسمان سے ٹپک آئے تھے اور زمین حرم سے ایسا قریب ہو گئے تھے کہ گمان
 ہوتا تھا زمین پر گر پڑیں گے اور از انجملہ یہ کہ سارے بت رومے زمین کے ادسوق سرنگون ہو گئے
 اور یہ بات سولہ اہل اسلام کے زردشتیوں کی تاریخ میں بھی لکھی ہے فرد شنبہ جمادی الثانی کے زردشت
 کو پیغمبر جانتے ہیں اور از انجملہ یہ کہ لاکھ فارس کی کہ گبران پیش پرست باہتمام تمام ہزار ہر جس
 روشن رکھی تھی بچہ گئی اور از انجملہ یہ کہ نوشیروان بادشاہ فارس کا ایوان زلزلے میں آیا اور

چودہ لنگے اسکے گڑبے مکہ سندون کے متصل ہوتے ہیں زمین سے اشارہ اس بات کی کہ
 تھا کہ سب انوار زمین کی طرف بسبب اپنی ولادت کے متوجہ ہوئے اور زمین روشنی سے
 مالا مال ہو جائے گی اور جوتن کا سرنگون ہونا اشارہ ہبات کی طرف ہے کہ بسبب اس علو ہوتے
 بت پرستی موقوف ہو جائے گی اور آگ کا بجھ جانا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ آتش پرستی
 آپ کے باطل ہو جائیگی اور نوشیروان کے محل میں زلزلہ آنا اور چودہ لنگوں کا گرنا اشارہ
 اس بات کی طرف ہے کہ سلطنت خاندان نوشیروان کی کہ اس زمانے میں اتنی بڑی سلطنت
 زمین کوئی تھی جاتی رہیگی اور چودہ بادشاہ اس کے خاندان میں اور ہون گے چنانچہ ایسا ہی
 ہوا اور سب ملک نوشیروانوں کا حضرت حمیر منی اسد عزم کے حمد میں اہل اسلام کے تصرف
 میں آیا اور یزدجرد اس خاندان کا بادشاہ حضرت عثمان کے وقت میں ہلاک ہوا پھر ملوک
 کوئی بادشاہ نہوا نکتہ پیدا نہوا آپ کا بروز جمعہ یا ماہ رمضان یا اور کسی دہی میں جو متبرک شہر
 ہیں اس میں یہ نکتہ ہے کہ یہ بات نہ کی جاوے کہ آپ کو برکت دن اور مہینے سے حاصل ہوئی بلکہ
 ایسے دن اور مہینے میں پیدا ہوئے کہ اسکو برکت آپ کے سبب سے حاصل ہوئی ماہ
 ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا فخر میں نہیں
 اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں منجمل میلاد شریف کرتے ہیں اور
 مسلمانوں کو مجمع کو کے قصد مولد شریف پڑھتے ہیں اور کثرت درود کی کرتے ہیں اور بلو
 دعوت کے کھانا یا شیرازی تقسیم کرتے ہیں سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہے اور سبب بڑا زیاد
 محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہویں ربیع الاول کو برینہ مسعود میں
 یہ محفل متبرک مسجد شریف میں جوتی ہے اور کوہ عظیمہ میں مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں
 شاہ ولی اللہ محدث نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ میں حاضر ہوا اس مجلس میں جو کہ منظر میں
 مکان مولد شریف میں تھی بارہویں ربیع الاول کو اور قصہ ولادت شریف اور خوارق عادت
 وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا میں نے دیکھا کہ کیا بارگی کچھ انوار اس مجلس سے بلند ہوئے

تاریخ
 خلافت
 حضرت
 محمد
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم

تاریخ
 خلافت
 حضرت
 محمد
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم

تاریخ
 خلافت
 حضرت
 محمد
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم

تاریخ
 خلافت
 حضرت
 محمد
 صلی
 اللہ
 علیہ
 وسلم

ادوں انوار میں تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسے محافل میں کہ میں حاضر ہوا کرتے ہیں اور بھی انوار تھے رحمت الہی کے انتہی سبب مسلمانوں کو چاہیے کہ بمقتضا محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محل شریف کیا کریں اور اس میں شریک ہو اگر میں مکرر شریک کہ بہ نیت خالص کیا کریں رہا اور نمائش کو دخل نہیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا سبب روایات معتبرہ بیان ہو اکثر لوگ جو اس محل میں فقط شرعاً فی پر اکتفا کرتے ہیں یا روایات و احادیث معتبرہ سناتے ہیں خوب نہیں ہی اور بھی علماء نے لکھا ہے کہ اس محل میں ذکر و فاتحہ حضرت کا چاہیے اس لیے کہ یہ محل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر غنیمت جامعہ میں محض نازیب ای حرمین شریفین میں ہرگز ماعت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہی

فصل تیسری بیان حال ضاعت دیگر حالات مان طفولیت میں

سات روچک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اپنی والدہ ماجدہ کا پیا بعد اسکے نو بیہ سنے دودھ پلایا فریبہ کو نثری ابولہب کی تھی کہ ابو لہب نے اپنے بوقت پونچھانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابو لہب کو بعد موم کے خواب میں دیکھا اور حال پرچھا ابو لہب نے کہا کہ عذاب شدید میں مبتلا ہوں مگر ہمیشہ شب و روز شب کو درمیان انگشت شہادت اور وسطی سے کہ بشارتوں کے سننے فریبہ کو بسبب پونچھانے بشارت ولادت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیا تھا کچھ پانی مجھے چوسنے کو ملتا ہی کہ اس سے ایک گونہ عذاب میں تخفیف ہوتی ہے علماء محدثین نے بعد کہنے اس روایت کے لکھا ہے کہ جب ابو لہب سے کافر کو جسکی ذمت قرآن شریف میں بتقریح وارد ہو بسبب خوشی کے ولادت شریف سے تخفیف عذاب ہوتی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرنے خیال کرتا چاہے کہ اسکو کیسا ثواب عظیم ہو گا اور کیا کیا برکات شامل حال اس کے ہونگے بعد فریبہ کے جلیمتہ سعد یہ نے آپکو دودھ پلایا قریش کا دستور تھا کہ لوگوں کو دودھ پلائے والیوں کو دیر یا کرتے تھے اور وہ اپنے گھر لیجا کے دودھ پلایا کرتی تھیں اور

میں نے ذکر وفات میں

ابو لہب کی حالت

فریبہ کو دودھ پلایا

بعد ختم ایام رخصت کے پاس نان باب کے پونہ چادیا کرتی تھیں اور نان باب لڑکوں کے دودھ پلانیوالیوں کو نقد و مجلس دیکر رخصتا مندر کرتے تھے سو حضرت حلیمہ اپنے وطن سے کو فراح علیہ السلام میں تھا ساتھ اور عورتوں کے سکے کو واسطے لینے لڑکوں کے آئین اور عورتوں نے انکو یتیم جیسے کر لیا یہ سعادت نصیب حلیمہ سعیدیہ کے ہوئی اور بہت برکات بسبب آپ کے شامل حلیمہ کے ہوئیں مادہ خرسوار جی حلیمہ کی سبب لاغری کے چل نہیں سکتی تھی جب آپ ساتھ حلیمہ کے اوپر سوار ہوئے ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ سب قافلے کی ساریوں سے الگے جاتی تھی اور جب حلیمہ کے گھر آپ پونچے بہت فراخی عیش حلیمہ کو حاصل ہوئی بکریاں اونکی خوب تازہ و فربہ ہو گئیں اور قوم قحط میں مبتلا تھی اونکی مویشی جنگل سے بچو کھی آئی تھیں اور لاغر تھیں وہ لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے تھے کہ تم بھی بکریوں کو دہین چراؤ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں وہ کیونو کیسی سیر آتی ہیں اور تازہ و فربہ ہیں حال آپ پستان رست کھشیر پیا کرتے تھے اور پستان چپ اپنے بھائی بنیہ حلیمہ کے بیٹے کے لیے ہمیشہ چھوڑ دیتے تھے ایسی عدالت آپکی جبلت میں تھی اور لڑکپن میں بھی آپ نے بول و براز کپڑے میں نہیں کیا بلکہ دونوں کے وقت مقرر تھے کہ اسی وقت نہ کھینچے نہ آجکھو اور ٹھاکر جاضر درمیشاب کرا لیتے تھے اور کبھی سر عورت آپکا برہنہ نہیں ہوتا تھا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ اوٹھ جاتا تو فرشتے فوراً سر چھپا دیتے حال چاند آپ کے اشارے کے موافق جھک جاتا اور آپ کو روتے سے بہلاتا چنانچہ کتب احادیث میں بروایت حضرت عباس ثابت ہے اور صابونی محدث نے اس حدیث کو حسن باب معجزات میں لکھا ہے حال جب آپ پانوں جلنے لگے اور دو برس کے ہوئے حضرت حلیمہ کے لڑکوں کے ساتھ جنگل کو جہاں مویشی اونکے چرتے تھے تشریف لیا تھے ایک دن آپ وہیں تشریف رکھتے تھے کہ دو فرشتے آئے اور اونھوں نے آپکو چیت لکھ کر سینہ مبارک کو تابت چاک کیا اور دل مبارک کو نکال کے دھویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز عالم قدس کی بصورت پسائی ہوئی ذوالکے تھی پڑ کیا اور پھر اپنی جگہ پر لکھے لکھات سینہ کو سنی دیا اور مطلق تکلیف آپکو معلوم نہ ہوئی یہ حال دیکھ کے بیٹا حلیمہ کا گھبرا کے پاس حلیمہ کے گیا اور کہا

ترتیب حدیث

میں

گورگور پانی مانگتا ہوا اپنے منہ سے جلسہ پناہ ہی تمہوں کی اور عصمت ہی بودہ عورتوں کی نصیبہ بہت بڑا ہوا اور بہت بیچ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں مذکور ہی حال انگریز آپ ابو طالب کے ساتھ بارہ برس کی عمر میں سفر تجارت شام کو گئے راہ میں بخیر اراہب نصاری کے صومعے کے پاس اتفاق قیام آپ کا ہوا اراہب مذکور نے آپ کو علامات نبوت سے پہچانا اور قافلے کی دعوت کی اور ابو طالب سے کہا کہ پیغمبر سر دار سب عالموں کے ہیں اور اللہ کتاب ہیود اور نصاری انکے دشمن ہیں انکو ملک شام میں نہ لیجاؤ مبادا اولمکے ہاتھ سے انھیں گزند پونچے سو ابو طالب نے مال تجارت وہاں بیچا اور بہت نفع پایا اور وہاں سے نکلے کو پھر آئے ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں بروایت رمزی اور حاکم لکھا ہے کہ اون دن سات آدمی ہنجاہ نصاری شام کے یہ حال دریافت کر کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرواس اہ سے ہو گا واسطے قتل آپ کے اہل طرف آئے تھے ہجیرانے اوس سے کہا کہ وہ پیغمبر بحق ہیں تم انکی اطاعت کرو اور جب خدا کو منظور ہو کہ اونکو رتبہ عالی دے گا تمھارے ٹالنے سے نہیں ٹلیگا اور تم اونھیں مار نہیں سکتے تب اس ارادے سے باز رہو

فصل چوتھی بیان حال شیائیانہوت

جب آپ جوان ہوئے اور ان امور سے جو جوانوں میں خلافت مندرجہ ہوئے ہیں متفرک ہوئے اور صدق و امانت و دیانت اور جملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور قریش آپ کو محافل و موعظ میں بلاتے آپ ہرگز شریک نہ ہوتے تھے اور سب ریش کو آپ کے صدق و امانت کا اقرار تھا یہاں تک کہ آپ کو محمد امین کہتے تھے حال پنجیس برس کی عمر میں مال بی بی خدیجہ کا کہ ایک عورت مالدار قریش میں تھیں لیکے آپ واسطے تجارت کے تشریف لگئے اس سفر میں نسطور ارا سب نے آپ کو پہچانا اور بیان کر دیا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہیں چکا ذکر ہو چکا انبیاء کی کتابوں میں ہے میرے غلام خدیجہ کا آپ کے ساتھ تھا اود سننے بہت معجزات آپ کے سفر میں دیکھے اور اگر خدیجہ سے بیان کیا اور خود خدیجہ نے دیکھا جو وقت کہ آپ انیس سو

گروہی جی

بیان کنطور و حبیب

نسخہ
تسمی
بیان
حالات
شہداء
نبوت

نسخہ
تسمی
بیان
حالات
شہداء
نبوت

پھر سے ہوئے آئے تھے وہ بالا جانے کے غوغا میں بیٹھی تھیں وہاں سے آپ آئے
نظر پڑے آپ پر دو فرشتے سایہ کیے تھے میسرہ نے جہان کیا کہ میں نے سائے سفر
میں ایسا ہی حال دیکھا حضرت خدیجہ نے یہ حال سن کے خواہش نکاح کی آپ کے ساتھ
کی اور ابو طالب ہسبات سے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشراق و اعیان
قریش کو ساتھ لیکے حضرت خدیجہ کے مکان پہنچے اونکی حاجت مہتمم نکاح و رتہ بن
برادر عم زاد اونکے تھے ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑھا اور فضائل اور مناقب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے بیان کیے اور نکاح منعقد کیا حال قریش
نے خانہ کعبہ کو کہ بسبب صدقات سیل و باران وغیرہ کے بنا اوکی ضعیف ہو گئی تھی
از سر نو بنا کیا آپس میں اونکے تنازع ہوا کہ حجر اسود کو خانہ کعبہ میں اوکی جگہ پر کون
رکھے اور خیال حصول فخر اور شرف کے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حجر اسود کو میں رکھوں
قریب تھا کہ اون میں ہتھیار چلے آخر سب کی رسلے اس بات پر قرار پائی کہ کل صبح کو
سب سے پہلے جو مسجد حرام میں آئے اس کے حکم کے موافق عمل کرنا چاہیے صبح
کو سب سے پہلے آپ وہاں تشریف لائے قریش آپ کو دیکھ کے بہت خوش ہوئے اور
کہا کہ یہ امین ہیں جو یہ حکم دین او سپر ہم سب راضی ہیں اللہ جل جلالہ نے آپ کو
عقل بھی بہت کامل عنایت فرمائی تھی آپ نے بمقتضائے عقل سلیم ایسا فیصلہ کیا کہ
سب قریش نہایت ہر مناسبت ہوئے آپ نے فرمایا کہ جس جگہ اب حجر اسود رکھا ہو
وہاں سے ایک چادر میں کر کے اسے اوٹھا دین اور اس چادر کو ہر قبیلہ قریش
کا ایک آدمی تمام لے اسی طرح اوٹھا کے متصل دیوار کعبہ منظر کے جہاں رکھتا
منظر ہو کہ میں پس اس اوٹھا نے میں تو سب شریک ہوئے اور ہر ایک کو شرف
حاصل ہوا بعد ازیں سب آدمی مجھے واسطے رکھنے حجر اسود کے اپنے موقع پر پہنچ
کر دین آپ کو فضل و کمال بجز لا فضل مومک کے ہوتا ہوا اس طرح شرف رکھنے حجر اسود کا

موقع پر بھی ہر ایک کو حاصل ہو گا قریش نے بدلہ جان اس فیصلے کو قبول کیا اور مطالبہ آؤ علیؑ

فصل پنجمین بیان حالات زمان نوبت میں تلمعہ

جب عمر شریف قریب چالیس برس کے پونہچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا آپ کو خواجہ
نظر آئے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے مانند سپید صبح کے فلورین آتا اور غلوت اپنے
اختیار کی کئی روز کا توبہ ساتھ لیکے غار حرا میں جا بیٹھتے اور عبادت الہی میں مشغول رہتے
دو شیخوں کے دن آٹھویں ربیع الاول کو غار حرا میں جبریل آپ کے پاس ملنے اور وحی الہی
لائے آپ نے کہا کہ پڑھو آپ نے کہا میں پڑھا نہیں ہوں پھر او محنون سے آپ سے معاف
کر کے آپ کو خوب دُبوچا بقدر غایت طاقت آپ کے اور چھوڑ کر آپ سے پھر کہا کہ
پڑھو آپ نے پھر کہا کہ میں پڑھا نہیں ہوں پھر آپ کو دُبوچا اسی طرح تین بار کیا پھر فرمایا
يَا سَمِيعُ الَّذِي خَلَقَ مَا كُنَّا يَحْكُمُ بِكُمُ پڑھا یا سبیب نزول بھی ہے آپ کے
بدن کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولت خلائقین اثر لب لا سنے اور فرمایا تم مجھے اور مالا
حضرت بی بی خدیجہ نے آپ کو اوڑھالیا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت
نے کہا کہ خدا سے تعالیٰ تمہیں صنایع مکر یگا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کر کے کہا کہ حکم
غربوں کی مدد کرتے ہو مفلس یہاں برون کے نیسے مال کی سیل کر دیتے ہوں اب حق بینی
اسے کاموں میں جسے حق کی تائید ہو وہ دوسرے ہو پھر آپ کو پاس در قدین نوحی کے کہ
برادر عم زاد اسکے تھے گئیں وہ کتب سابقہ پڑھے تھے اون سے حال بیان کیا ان
نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تھا ہم اس امت کے پیغمبر ہو
کاش میں جوان ہوتا اون دنوں میں جب کفار تمہیں نکال دیگے آپ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا
مجھے نکال دیگے ورقہ نے کہا کہ ہان اور اسی طرح جو ایسی بات لاتا ہے جسے تمہارا دل
لوگ اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر ادھنیں دنوں ورقہ کا انتقال ہو گیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کا حال پوچھا اور کہا کہ اس نے نصیر

عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالمطلب
بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی
بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر
بن کنانہ بن خزیمہ بن مدنیہ بن
ادنان بن شمس بن عدنان بن
خزیمہ بن مضر بن نضیر بن کنانہ

جاناب کا پتہ لکھیں

نکذنی منہ وادریہ
نزل سوہ حج

قرآب کی کی تھی گزرائے ظہور نبوت اور اتباع احکام کو نہیں پایا آپ نے فرمایا کہ میں نے
اوسے سفید کپڑے پہنے خراب میں دیکھا اگر نجات اوسکی نہوئی اور مسلمانوں میں محبوبیت
تو سفید کپڑے پہنے نظر نہ آتا حال ابتدا نبوت میں سورہ فاتحہ نازل ہوئی ایک دن
حضرت جبریل نے اگر سورہ فاتحہ آپ کو سکھا دی اور بھی طریقہ وضو نماز کا بتایا اور زمین
میں پر مار کے پانی نکالا اور وضو کیا اور آپ نے بھی وضو کیا اور دو رکعت نماز آپ نے
حضرت جبریل کے ساتھ پڑھی حال سب سے پہلے جو انان احرار میں ایمان لائے ابو بکر صدیق
اور عورتوں میں حضرت خدیجہ اور لڑکوں میں حضرت علیؑ اور غلاموں میں حضرت بلالؓ
اور غلامان آزاد میں حضرت زید بن حارثہ بعد ازین حضرت عثمانؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاص
اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف ایمان لائے اور روز بروز لوگ اسلام میں داخل
ہونے لگے حال پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے یہاں تک کہ آیہ فاتحہ
نزل ہوئی یعنی تمہیں حکم ہوا اوسکو صاف کھٹے کھٹے باعلان
بیان کرو تب آپ نے دعوت اسلام آشکارا شروع کی اور جب کفار نے مذمت
کی سنی نہایت دشمن ہوئے اور مسلمانوں کو ایذا دینے لگے حضرت بلالؓ میرے بن خلف کافر
کے کہ ایک سردار قریش میں تھا غلام تھے وہ اوکو نہایت تکلیف دینا گرم ریت دیتے تھے
میں باز نہ کر دو پھر کو ڈالتا اور کہتا تو حید سے منحرف ہو کر لات اور عیشی کی الوہیت کا قل
ہو وہ شدت تکلیف سے بیہوش ہو جاتے مگر جب ہوش آتا اُحد اُحد کہتے یعنی مانتا ہوں
ایک ہی خدا کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اونہیں ایک اپنا غلام اور بہت مال دیکر امیر بن خلف
سے خرید کر کے آزاد کیا اور یہ شرط کی کہ خدمت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رہیں انہوں نے کہا کہ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہوں گا
آپ شرط کریں یا مکر میں اور اسی طرح حضرت صدیقؓ نے اور کئی لونڈی غلاموں کو خرید
کر کے آزاد کیا اور بہت مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خراج میں صرف کیا پیغمبر صلی اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ادبیت کو پیش کرنا
خدیجہ کے آزاد کرنا اور
سورہ الدہر میں لکھی گئی

علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے مال نے مجھے ایسا نفع نہیں دیا جیسا ابو بکر کے مال سے
 نفع دیا اسی لیے سورہ واللیل خداے تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کی شان میں نازل فرمائی اور
 انکی بہت تعریف کی اور انکو اتقی یعنی بڑا پرہیزگار فرمایا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے وعدہ رضامند کر دیے گا سورہ والضحیٰ میں فرمایا **وَأَسْقِیْكَ**
رَبِّكَ فَتَرْضَىٰ بظلیل آپ کے سورہ واللیل میں حضرت ابو بکر سے وعدہ کیا **وَأَسْقِیْ**
بِحَضْنِیْ علامنے افضلیت حضرت ابو بکر صدیق پر سورہ واللیل سے استدلال الطیف
 کیا ہو باین وضع کہ اس سورہ میں خداے تعالیٰ نے ابو بکر صدیق کو اتقی فرمایا **وَأَسْقِیْكَ**
رَبِّكَ الٰہ تعالیٰ نے فرمایا **لَا تَزْكٰی** یعنی دور رکھا جائے گا دوزخ سے وہ بڑا پرہیزگار
 جو دیتا ہو مال اپنا واسطے حاصل کرنے پاکیزگی کے یعنی ابو بکر صدیق اور سورہ حجرات میں
 خداے تعالیٰ نے فرمایا **لَا تَزْكٰی** آگے مکہ عند اللہ انفسکم یعنی بڑا بزرگ تم میں خدا تعالیٰ
 کے نزدیک اتقی تم میں کا ہو دونو اتقون کے ماننے سے حاصل ہوا کہ خداے تعالیٰ کے
 نزدیک اس امت میں اکرم و فضل ابو بکر صدیق ہیں حال حبائیہ **وَأَنْزِلْ عَشِیْرَتَكَ**
الْأَحْزَابِ نازل ہوئی یعنی ذرا اپنے کنبے والے نزدیکوں کو اپنے کو در صفا پر چڑھ کر
 ایک ایک قبیلہ قریش کو پکارا لوگ جمع ہونے آپ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں خبروں
 کہ اس پہنار کی پشت پر ایک شکر آیا ہو اور تمہیں قتل کیا جا رہا ہو تم یقین جانو گے
 اور غصوں نے کہا کہ ہم بیشک یقین جانیں گے اس لیے کہ تم سے ہمیشہ سچ ہی سنا ہو
 جھوٹ کبھی نہیں سنا آپ نے فرمایا کہ تمہیں عذاب سخت سے ڈرنا ہو ان عذاب غرت
 سے یہ سن کے ابو لباب نے کہا **لَا تَزْكٰی** سائر الیقور **لَا تَزْكٰی** لاجمعتنا خبر ابی
 ہو جو تمہیں سنا سے دن کیا اسی کام کے لیے میں اکٹھا کیا تھا اور وہ سب متفرق ہو گئے
 سورہ تبت یا ابی کہیپ تمہی نازل ہوئی اور اس میں ابو سکوا اور اسکی جو روح متا
 الحکب کو جہنمی فرمایا حالہ الحکب کے معنی ہیں لکڑی اور ٹھکانے والی بسبب خشک کے سلب

استدلال الطیف
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

قول سورہ تبت یا ابی
 الحکب

سر پر کڑی کا گٹھا جھل سے لایا کرتی تھی لہذا حاملہ اخطاب اوسکا لقب ہوا آپ سے مثل
ابولہب کے وہ بھی بہت دشمنی رکھتی تھی آپ کی راہ میں واسطے ایذا رسانی کے کانٹے
ڈال دیا کرتی تھی بعد نزول سورہ نبت کے ایک دن ایک پتھر لیکے مسجد حرام میں کہ آپ اور
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما وہاں بیٹھے تھے آئی خدائے تعالیٰ نے اوسکی آنکھوں کو آپ کے
دیکھنے سے اڑھا کر دیا صرف ابو بکر صدیق کو اوسنے وہاں بیٹھا پایا اون سے کہہ دینے سنائی
کو محمد نے میری ہجو کہی ہو اگر میں اونہیں بیان پاتی تو یہ پتھر اونکے سر سے مار فی اور پھر کہی
یہ مجھ سے اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے حاملہ اخطاب کو کچے دیکھنے سے اڑھا
کر دیا اور اوسکے پتھر آپ کو بچایا حال عتبہ اور عتبہ ابولہب کے دو بیٹے تھے رقیہ اور کونین
صاحبزادیاں اون دو نوہ کے نکاح میں تھیں جب سورہ نبت نازل ہوئی ابو لہب نے اپنے
دو نو بیٹوں سے کہا کہ اگر محمد کی بیٹیوں کو تم طلاق مزدکے تو مجھے اور تم سے کچھ علاقہ نہیں
دو نوہ نے باپ کے کہنے پر عمل کیا اور عتبہ نے زور وراپ کے جا کے کلمات اور حرکات
نے ادبی کے کیے اپنے فرمایا **اللَّهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مَرِيضًا لَا يَلْبَسُ** یا اللہ اپنے
آنکھوں میں سے ایک کتا اسپر مسلط کر دے ابو لہب مع اوسکے ایک بار شام کو بقصد تجارت
گیا راہ میں ایک منزل میں سنا کہ یہاں غیر لگتا جو ابو لہب نے قافے کے لوگوں سے کہا کہ مجھے
اپنے اس بیٹے پر محمد کی دعا کا خوف ہو سب نے سارے قافے کا اسباب جمع کر کے ایک ایک پتھر
ٹیلہ قائم کر کے عتبہ کو اوپر بٹھا یا اور آپ سب نے اوسکے گرد گرد سوسے جات کثیر آیا اور
عتبہ کو مار کر چلا گیا وہ تیراؤ نکلی کچھ کام نہ آئی عجب حال کفار کا تھا کہ دلون میں رہتی
اور سحاب الدحوات ہوتا آپ کا منقوش تھا مگر بسبب ثبوت ازلی کے ایمان نہیں لاسکتے تھے
حالی کفار مسلمانوں کو بہت تکلیف دیتے تھے یہاں تک کہ چند مسلمانوں نے باجائز حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف جہشہ کے ہجرت کی حضرت جعفر بن ابیطالب اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما
مع زوجہ اپنی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جہشہ

عائشہ اور عتبہ
بہر ان ابولہب کا

جہشہ

محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابو لہب کو مار کر چلا گیا
کتا اس پر مسلط کر دے
ابو لہب نے اپنے بیٹوں سے
کہا کہ اگر محمد کی بیٹیوں کو
تم طلاق مزدکے تو مجھے
اور تم سے کچھ علاقہ نہیں
دو نوہ نے باپ کے کہنے پر
عمل کیا اور عتبہ نے زور وراپ
کے جا کے کلمات اور حرکات
نے ادبی کے کیے اپنے فرمایا
اللَّهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا
مَرِيضًا لَا يَلْبَسُ یا اللہ
اپنے آنکھوں میں سے ایک
کتا اسپر مسلط کر دے

نے اس کے حق میں فرمایا کہ بعد لو ط علیہ السلام کے ہجرت عثمانؓ کی مع زوجہ اپنی کے
 خد کے واسطے ہوئی ہو جسٹہ میں سجاشی بادشاہ جو تھا اور مذہب نصاریٰ رکھتا تھا اور
 مسلمانوں کو وہاں اچھی طرح جگہ دی کفار قریش کا اس بات سے بہت دل جلا اور انھوں نے
 اپنی جانب سے کئی شخصوں کو کہ اولیٰ میں عمر دین عاص بھی تھا تخت دہرایا لیکے پاس سجاشی کے
 بھیجا باہن غرض کہ مسلمانوں کو اپنے پاس جگہ دے وہ لوگ تھیں دہرایا لیکے پاس سجاشی کے
 پونچے اور مطلب عرض کیا سجاشی نے مسلمانوں کو دربار میں ہوا جہہ فرستاد گمان قریش بیا حضرت
 جعفر نے جانب اہل اسلام سے گفتگو کی اور کہا کہ ہم لوگ گراہی میں مبتلا تھے اور تو کو پونچے
 اور حلال حرام کچھ نہیں جانتے تھے اور محض جاہل تھے خدا سے تعالیٰ نے اپنے فضل عظیم سے اپنا
 پیغمبر بھیجا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنا کلام پاک اور نازل فرمایا اور علوم اطمین و آخرین او کو
 عنایت کیے کہ اس کے سبب سے ہم لوگ راہ راست پر آئے اور وہ سب بھلے کاموں کا حکم کرتے
 ہیں اور سب بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں سجاشی نے کہا کہ جو کلام او پر اور ترائی اور نہ
 سے کچھ پڑو حضرت جعفر نے سورہ مریم ابتدا سے پڑھی جب اس آیت پر پونچے **فَطِيلٍ**
وَأَنشَرْنَاهُ فَدَقَّقْنَا كَنَّا سَجَاشِي بادشاہ کو کمالی رفت ہوئی یہاں تک کہ آنسو اس کی دواڑ میں
 سے اور کہا کہ یہ کلام اور جو کلام موسیٰ پر اور تھا دو نو کی روشنی ایک روشندان سے عواد
 اہل اسلام سے کہا کہ خوشی میرے ملک میں ہو جو اللہ گنار کے مدعا کو رد کیا کفار نے عرض کیا
 کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بھی خلاف مذہب بادشاہ کے کہتے ہیں سجاشی
 نے اہل اسلام سے پوچھا حضرت جعفر نے کہا کہ ہم اس کے حق میں یہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ
 خدا میں اللہ تعالیٰ نے بحکم کلز کن او کو بغیر باپ کے مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا
 اور پوچھا کیا اور متعلق اس بات کی آیتیں پڑھیں سجاشی نے کہا کہ انجیل میں صفت عیسیٰ کی
 ایسی ہی لکھی جو عیسیٰ تم نے بیان کی مر جبا شخصین اور انھیں جتنے پاس سے تم آئے ہو
 وہ بیشک پیغمبر خدا ہیں تعریف او کی انجیل میں جو اور عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت لکھی

اور اس سجاشی بادشاہ کا
 بیعت جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم

دی ہر قسم خدا کی جو کام بادشاہی کا محمدؐ نے متعلق نہ ہوتا تو میں اونکی خدمت میں حاضر ہوتا اور اونکو وضو کرتا اور تحفے قریش کے پھیر دیتے اور آدمی بھیجے ہوتے قریش کے محروم وہاں سے پھرے اور اہل اسلام بخوشی مقیم رہے حال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارادہ ہجرت کا جبکہ کو کیا تھا اور مکے سے نکل کر برک النفاذ تک کہ چار منزل گئے سے بعد پونچھے مالک بن نويرةؓ کے سردار قوم قارہ کا تھا ملا اور اوسنے حال دریافت کر کے کہا کہ تم ایسے آدمی نہیں ہو کہ مکے سے نکل جاؤ میں نے تمہیں اپنی پناہ میں لے لیا اور مکان پر اونہیں پونچھا کر حال پناہ دینے کا شبہ قاعے قریش سے ظاہر کیا کفار نے کہا بائیں طرف ہمیں منظور ہو کہ یہ قرآن گھر سے باہر اور باؤ از بند نہ پڑھا کریں قرآن سن کے ہمارے لڑکے بالے فریختہ ہوتے ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے چند روز ایسا ہی کیا بعد اوسکے بیرون صحن خانہ حرم ایک مسجد بنائی تہجد میں اور نمازوں میں قرآن مجید باؤ از بند پڑھنا شروع کیا اور ابوبکر صدیقؓ کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھتے بے اختیار اونہیں رقت ہوتی ہمسایہ کی عورتیں اور لڑکے مجمع ہو کر سننے لگے محلے کے کفار نے رشتہ داروں کو یہ حال کہلا بھیجا اوس نے اگر ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ خلاف عہد کرتے ہو میری پناہ قائم نہ رہیگی ابوبکر صدیقؓ نے کہا مجھے سولہ خدا کے اور کی پناہ میں رہنا منظور نہیں ہے وہ اپنی پناہ توڑ کر چلا گیا اور ابوبکر صدیقؓ اپنے گھر بامان النبی محفوظ رہے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانان ہمارا ہی آپ کے اکثر چہرے رہتے تھے اور اوسنے کو شمار اہل اسلام کی پونچھی تھی آپ ارقم کے گھر میں تھے عمر بن الخطابؓ اور ابوہریرہؓ قریش کے دو بڑے سردار تھے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ دین اسلام کو عزت دے اسلام عمر بن الخطابؓ یا ابوہریرہؓ سے سو حضرت عمرؓ کے حق میں وہ دعا قبول ہوئی اور دوسرے دن حضرت عمر شرف اسلام ہوئے قصبہ انکے اسلام کا یہ ہر کہ ایک دن ابوہریرہؓ نے ایک مجمع میں کہ عمر بن الخطابؓ بھی اوس میں تھے متصل خانہ کعبہ کے گناہ کو کوئی

۱۲۰۰
 ۱۲۰۱
 ۱۲۰۲
 ۱۲۰۳
 ۱۲۰۴
 ۱۲۰۵
 ۱۲۰۶
 ۱۲۰۷
 ۱۲۰۸
 ۱۲۰۹
 ۱۲۱۰
 ۱۲۱۱
 ۱۲۱۲
 ۱۲۱۳
 ۱۲۱۴
 ۱۲۱۵
 ۱۲۱۶
 ۱۲۱۷
 ۱۲۱۸
 ۱۲۱۹
 ۱۲۲۰
 ۱۲۲۱
 ۱۲۲۲
 ۱۲۲۳
 ۱۲۲۴
 ۱۲۲۵
 ۱۲۲۶
 ۱۲۲۷
 ۱۲۲۸
 ۱۲۲۹
 ۱۲۳۰
 ۱۲۳۱
 ۱۲۳۲
 ۱۲۳۳
 ۱۲۳۴
 ۱۲۳۵
 ۱۲۳۶
 ۱۲۳۷
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۹
 ۱۲۴۰
 ۱۲۴۱
 ۱۲۴۲
 ۱۲۴۳
 ۱۲۴۴
 ۱۲۴۵
 ۱۲۴۶
 ۱۲۴۷
 ۱۲۴۸
 ۱۲۴۹
 ۱۲۵۰
 ۱۲۵۱
 ۱۲۵۲
 ۱۲۵۳
 ۱۲۵۴
 ۱۲۵۵
 ۱۲۵۶
 ۱۲۵۷
 ۱۲۵۸
 ۱۲۵۹
 ۱۲۶۰
 ۱۲۶۱
 ۱۲۶۲
 ۱۲۶۳
 ۱۲۶۴
 ۱۲۶۵
 ۱۲۶۶
 ۱۲۶۷
 ۱۲۶۸
 ۱۲۶۹
 ۱۲۷۰
 ۱۲۷۱
 ۱۲۷۲
 ۱۲۷۳
 ۱۲۷۴
 ۱۲۷۵
 ۱۲۷۶
 ۱۲۷۷
 ۱۲۷۸
 ۱۲۷۹
 ۱۲۸۰
 ۱۲۸۱
 ۱۲۸۲
 ۱۲۸۳
 ۱۲۸۴
 ۱۲۸۵
 ۱۲۸۶
 ۱۲۸۷
 ۱۲۸۸
 ۱۲۸۹
 ۱۲۹۰
 ۱۲۹۱
 ۱۲۹۲
 ۱۲۹۳
 ۱۲۹۴
 ۱۲۹۵
 ۱۲۹۶
 ۱۲۹۷
 ۱۲۹۸
 ۱۲۹۹
 ۱۳۰۰

محمد کا سر کاٹ لادے میں اوسکو سواونٹ اور چالیس ہزار درہم دون حضرت عیسیٰ علیہ السلام^{۱۲} کا سر کاٹ لادے میں یہ کام کر سکتا ہوں ابو جہل نے لات و عزی کی سواونٹ دینے کے لیے بشرط ذکر و قسم کھائی اور کہے میں جب کے ہبل کو گواہ کیا عمر باین قصہ روانہ ہوئے راہ میں ایک شخص سے کہ نعیم بن عبداللہ نام تھا ملاقات ہوئی وہ مشرف باسلام ہو چکا تھا اوسنے پوچھا کہاں جاتے ہو عمر نے کہا محمد کے قتل کو اوسنے کہا بنی ہاشم کے انتقام سے کیسے بچو گے عمر نے کہا معلوم ہوتا ہو کہ تم نے بھی دین بدلو ہو اگر ایسا ہو تو پہلے تمہیں ہی قتل کروں اوس نے کہا میں آبا کے دین پر ہوں نیت یہ رکھی کہ حضرت ابراہیم و اسماعیل کے دین پر ہوں اور ظاہر میں یہ معلوم ہوا کہ آبا کے مشرکین کے دین پر ہو پھر اوس شخص نے کہا تمہاری بہن اور سعید بن زید بہنوئی تمہارے بھی مسلمان ہو گئے ہیں پہلے اپنے گھر سے قتل شروع کر دو عمر نے کہا کہ کیسے معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہوئے ہیں کہا تمہارے ہاتھ کا ذبیحہ کھاؤں گے یہ بات سنکے عمر طیش کھا کر اپنی بہن کے گھر کو پھرے اوسوقت اوسنے گھر میں خطاب صحابی تھے اور سورہ طہ کا دھنیں دنوں نازل ہوئی تھی عمر کی بہن اور بہنوئی کو پڑھا رہے تھے اور کیوارڈ وازے کے بند تھے عمر نے کیوارڈ کھلوائے خطاب چھپ رہے اور جس صحیفے میں سورہ طہ لکھی تھی اوسنے چھپا دیا اور عمر نے اگر پوچھا کہ کیا پڑھتے تھے اوسخون نے کہا باتیں کرتے تھے پھر عمر نے ایک بکری فوج کی اور گوشت اوسکا بھون کو بہن بہنوئی کو کھانے کو کہا اوسخون نے عذر کیا عمر کو لو کہ اسلام کا یقین ہوا اور انکو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اونکی بہن کا سر اور منہ خون آلودہ ہو گیا اوسخون نے نہیاب ہو کر کہا چا ہوا رو جا ہو چھوڑ دو ہم نو محمد پر ایمان لائے ہیں اور وہ پیغمبر برحق ہیں عمر نے دین اسلام میں اونکی مضبوطی دیکھی اور بہن کے سر اور خون کو دیکھ کے رحم کھایا الگ ہو گئے ایک گوشے میں جلتے ہوئے خورشی دیر کے بعد کہا جو تم

خطاب صحابی بنی ہاشم کے ہوں
بائی اوسدہ روزن کا
نام صحابی ہونے سے

پر جسے میرے پاس تو لاؤ تب اس صحیفے کو جس میں سورہ طہ تھی نکالا عمر نے چاہا کہ
 ہاتھ میں لیکر پڑھیں اونکی ہنسنے لگا کہ تم نجاست شریک سے آلودہ ہو اور اسکو نہیں
 جھوٹے ہیں مگر پاکیزہ لوگ تب عمر نے غسل کیا پھر سورہ طہ کو ہاتھ میں لیکر سر سے پڑھا
 جب اس آیت کو پڑھے **اللہ لا الہ الا ہو لا شفاء الا بھو لا شفاء الا بھو لا شفاء الا بھو**
 کلام معجز نظام سے متاثر ہو کے کہا کیا اچھا کلام ہو اور کیا پاکیزہ بیان ہو خطاب عمر کا حال
 تاثیر سمجھ کے نکل آئے اور کہا کہ کل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے یا
 ابو جہل کے اسلام کے لیے دعا فرمائی تھی سو میں جانتا ہوں تمہارے لیے وہ دعا قبول
 ہوئی بعد اسکے عمر جناب کے ہمراہ ارقم کے گھر جہاں آپ تشریف رکھتے تھے گئے
 آپ خبر پاک کے دروازے پر نکل آئے اور عمر سے بغل گیر ہو کر انھیں خوب دبا یا کہ بندہ
 عمر کا بل گیا اور فرمایا کہ اے عمر! مسلمان ہو جا عمر نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ**
واشھد ان محمداً رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **اللہ اکبر** آواز بلند فرمایا
 کے مسلمانوں نے جو گھر میں تھے آواز بگیر کی بند کی اور بہت خوش ہوئے حضرت
 عمر نے پوچھا کہ سب کتنے آدمی مسلمان ہو چکے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم سے چالیس کا عدد
 پورا ہوا ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ! شرکین عبادت لات و عزی کی علانیہ کرتے ہیں
 ہم لوگ خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کیوں پوشیدہ کریں اور اسی وقت آنحضرت صلی
 علیہ وسلم کے ساتھ ہو کے سب مسلمانوں کو ساتھ لیکے مسجد حرام میں آئے اور ربنا
 نماز ادا کی اور اسی دن سے مسلمانوں کو بہت قوت و عزت ہوئی صحیح بخاری میں عبد اللہ
 بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو ماز لنا اعرۃ مثنیٰ سلم عنہ یعنی ہم مثنیٰ باعرۃ
 سے جب سے اسلام لائے عمر صحیح بخاری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہو کہ ایک دن میں ایک بھانے میں تھا اور شرکین سنے بت کے لیے قربانی کی بت کے
 پیش میں سے آواز آئی یا جہنم ہمز فہم و جہل فیصلہ یقول لا الہ الا اللہ و انھیں ایک

سنو کہ تم اللہ کو کہو
 ہاں یا کہ سائین ہوا
 دوست ایسا ہی تھا ہوا

بجاء

کام کی بات ہی ایک مرفوع کتا ہو لا الہ الا اللہ اور لوگ یہ آواز نکلتے بھاگ گئے میں ٹھہر رہا دوسری
 بھرتیوں نے وہی آواز سنی پھر انھیں دنوں معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف لا الہ الا اللہ کے
 دعوت کرتے ہیں بعض کتب تواریخ میں یہ قصہ روز اسلام عمر کا لکھا ہے اور صحیح بخاری سے معلوم
 ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کا قصہ ہے ہر کیف ایک یہ معجزہ آنحضرت کا حضرت عمرؓ نے قبل اسلام ہوا
 کیا حال ابو طالب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حمایت کرتے تھے اور سبب
 اذنی حمایت کے کفار آپ پر بنا و صف کمال عداوت کے قابو نہیں پاتے تھے اور ہمیشہ ابو طالب
 سے اس باب میں کہتے تھے مگر ابو طالب اہل مکہ کی نہیں سنتے تھے ایک مرتبہ کفار نے جمع
 ہو کر ابو طالب سے کہا یا محمد کو ہمارے حوالے کر دو یا تم سے ہم (یعنی ابو طالب نے کہا)
 حوالے کر دینا قبول کیا کفار نے ارادہ کیا کہ تم آپ کے قتل کا کیا ابو طالب آپ کو لیکر مع سارے
 بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ایک شعب یعنی گھائی میں واسطے محافظت کے جاوے اور کفار
 آپ سے برادری قطع کی اور بہت کوشش کی اس بات میں کسی طرح کوئی بنی ہاشم اور بنی مطلب
 سلوک نہ کرے بلکہ ہمنوں اور سودا گروں کو منع کر دیا تھا کہ ان لوگوں کے پاس کچھ چیز چھین
 اور ایک کاغذ عہد نامہ قطع علاقے کا ان لوگوں سے لکھ کے خانہ کعبہ میں لٹکا دیا میں حال
 تک آنحضرت اور بنی ہاشم اور بنی مطلب و شعب میں نہایت تکلیف میں مبتلا رہے آخر کار
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ الہی اس بات سے اطلاع ہوئی کہ کیرے نے کاغذ
 عہد نامے کو جو کعبے میں لٹکا یا تھا بالکل کھالیا سولے نام اللہ کے جہان کہیں اس میں تھا
 ایک حرف نہیں چھوڑا آپ نے یہ حال ابو طالب سے کہا ابو طالب نے شعب سے نکل کر یہاں
 قریش سے بیان کی اور کہا کہ اس کاغذ کو دیکھو اگر محمد کا بیان غلط نکلے تو ہم انھیں
 دیدینگے اور اگر صحیح نکلے تو اتنا تو ہو کہ تم اس قطع رحم اور عہد بدست باز آؤ قریش نے
 کعبے پر سے اوتار کے اس کاغذ کو دیکھا فی الواقع کیرے نے سولے نام اللہ کے
 سب حرفوں کو کھالیا تھا تب قریش اس ظلم سے باز آئے اور عہد نامے کو چاک کر ڈالا

عمر
 و انصبہ بنی ہاشم

اور ابوطالب ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بنی ہاشم و بنی مطلب کے شعب سے نکل آئے
 و عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد شمس نوفل جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہاشم کی اولاد میں ہیں اس طرح کہ ہاشم کے بیٹے عبد المطلب اور عبد المطلب کے عبد
 اور عبد اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب کی اولاد میں بنی المطلب ہیں امام شافعی
 رحمۃ اللہ انھیں میں سے ہیں عبد شمس کی اولاد میں بنی امیہ ہیں امیہ عبد شمس کا بیٹا تھا
 حضرت عثمان بنی امیہ ہیں اور نوفل کی اولاد میں حضرت جبر بن مطعم صحابی اور سعید بن جبر
 تابعی ہیں بنی مطلب حالت کفر میں بھی مثل بنی ہاشم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 رہے اسی سبب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حصہ دوی القربی کا تقسیم
 فرمایا بنی مطلب کو بھی دیا اور اولاد عبد شمس اور اولاد نوفل کو نہیں دیا حضرت عثمان اور
 جبر بن مطعم ملے اس باب میں عرض کیا اور کہا کہ بنی ہاشم کی ترجیح کا ہمیں انکار نہیں ہے
 کہ خداے تعالیٰ نے آپ کو اون میں پیدا کیا ہی مگر بنی مطلب درہم آپ ایک سی قربت
 رکھتے ہیں اون کی ترجیح کی کیا وجہ ہو آپ نے فرمایا کہ بنی مطلب اور بنی ہاشم مثل ذات و جد
 کے ہیں یعنی ہمیشہ باہم رہتے ہیں ترجیح کی یہ وجہ ہو حال ہمیشہ آپ ابوطالب کو عدوت
 طرف اسلام کے کرنے تھے اور یاد صفت ائمہ اہل کئے دل میں خوب حقیت ملت اسلام
 کی ثابت تھی اسلئے کہ باپ دادا کیے مذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھتے تھے اونھوں نے اسلام
 قبول کیا حتیٰ کہ زمانہ اون کی موت کا پوچھا آپ نے کہا اے محمد چچا ایک بار کلمہ لا الہ الا اللہ
 کہ لو تو مجھے خداے تعالیٰ سے تمھاری شفاعت کا ٹھکانا ہو ابوطالب نے نہ مانا اور عار چچا
 سے بچنے کو نار اختیار کی و صحیح بخاری میں ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
 کہ ابوطالب کو کچھ آپ کے سبب سے فتنہ ہوا وہ آپ کی بہت حمایت کرتے تھے آپ نے کہا کہ
 وہ مخنون ملک اہل میں ہی اور اگر میں نہ ہوتا وہ دوزخ کے تے کے در سے میں ہوتا ہوتا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کی وفات کا کہ وہ بہت حمایت آپ کی کرتے تھے

ترجمہ ابوطالب

پھر آپ سوار ہوئے اور حضرت جبریلؑ ہمراہ آئے اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کو تشریف
 لیگئے وہاں ارواح انبیاء کرام کی حاضر تھیں آپ نے امام ہو کے بموجب حکم
 خدا تعالیٰ کے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازیں سب پیغمبر محمد الہی بجالائے حضرت ابراہیم
 اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام نے حمد الہی میں خطبہ بلند پڑھا
 اور اوس میں نعمتیں جو ان سے علاوہ کسی تھیں بیان کیں جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے بھی حمد الہی میں نعمتیں متعلقہ بذات خود بیان فرمائیں جس نے فضیلت آپ کی
 سب انبیاء کرام پر ثابت ہوتی تھی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان صفات کو
 سن کے انبیاء کرام کو خطاب کر کے کہا **يَا اَهْلَ الْاَرْضِ كُلُّكُمْ لِي عَبْدٌ** سب انھیں صفات کے
 تم سے افضل ہوئے بعد ازیں آپ آسمان کو تشریف لیگئے جب پہلے آسمان پر پہنچے دروازہ
 حضرت جبریلؑ نے کھلوا یا فرشتے نے جو دربان ملک تھا پوچھا کون ہے؟ کہا جبریلؑ کا تھا
 ساتھ کون ہے؟ کہا محمدؐ کہا کیا وہ ملے گئے ہیں کہا ہاں کہا **مَرْحَبًا بِكُمْ فَنِعْمَ الْجَنَّةُ تَجَارَتْ لَكُمْ**
 انھیں اچھا آنا آئے اور دروازہ کھولا آپ آسمان اول میں داخل ہوئے وہاں حضرت آدم
 علیہ السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ تمہارے باپ آدم ہیں انھیں سلام کر دو آپ نے
 سلام کیا حضرت آدمؑ نے جواب سلام دیا اور کہا **مَرْحَبًا يَا بَنِي آدَمَ** السلام والرحمة والسلام
 خوش ہو جو ہر روز دینیک اور نینیک کو اور آپ نے دیکھا کہ کچھ گوری گوری
 صورتیں حضرت آدم کے سیدھی طرف سے نظر آتی تھیں اور کچھ صورتیں کالی کالی ان کے بائیں
 نظر آتی تھیں جب حضرت آدمؑ داہنی طرف دیکھتے خوش ہو جاتے اور جب بائیں طرف دیکھتے
 ناخوش ہوتے حضرت جبریلؑ نے بیان کیا کہ داہنی طرف اعلیٰ اولاد نیک کی صورتیں نظر آتی ہیں
 جو بہشتی ہیں اعلیٰ انھیں دیکھ کر حضرت آدمؑ خوش ہو جاتے ہیں اور بائیں طرف ادنیٰ اولاد
 بد کی صورتیں نظر آتی ہیں جو دوزخی ہیں اس لیے انھیں دیکھ کر ناخوش ہو جاتے ہیں
 پھر دوسرے آسمان پر تشریف لیگئے وہاں بھی حضرت جبریلؑ نے دروازہ کھلوا یا فرشتے

نے پوچھا کون ہو کہا جبریلؑ کہا کون ساتھ ہو کہا محمدؐ کہا کیا ملائے گئے ہیں کہا ہاں کہا
 مرحباؑ یہ فَنَعْمَ الْحَیُّ حَیٌّ خَشِیْ ہو انہیں اچھا آتا آئے اور وہاں آپؐ نے حضرت
 یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا حضرت جبریلؑ نے کہا یحییٰ اور عیسیٰ ہیں انہیں سلام
 کرو آپؐ نے سلام کیا اون دونوں صاحبوں نے جواب سلام دیا اور کہا مرحباؑ یا لاکھ
 الصَّلَاحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ خوشی ہو جو برادر نیک اور نبی نیک کو بعد ازین قبر سے آسمان پر
 آپؐ تشریف لیگئے اور حضرت جبریلؑ نے بدستور دروازہ کھلوا دیا وہاں کے دربان نے بھی
 ویسی گفتگو کی جیسے دربان آسمان اول دوم نے کی تھی اور اس آسمان پر حضرت یوسف
 علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپؐ نے فرمایا انہیں ایک شجر حسن کا ملا جو شجر کے
 معنی ہیں نصف اور بھی ایک حصہ یعنی نصف حسن حضرت یوسف کو ملا اور نصف سے عالم کو
 یا ایک حصہ کا حصہ انہیں ملا حضرت جبریلؑ نے کہا یہ یوسفؑ ہیں انہیں سلام کرو
 آپؐ سلام کیا انہوں نے جواب سلام دیا اور کہا مرحباؑ یا لاکھ الصَّلَاحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ
 پھر چوتھے آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت جبریلؑ اور فرشتہ دربان سے حسبِ انگوٹھ
 ہوئی اور وہاں حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی اور اسی سلام و جواب مرحبا حسبِ سابق
 ہوا مگر انہوں نے آپؐ کو لاکھ الصَّلَاحِ کہا حالانکہ وہ آپؐ کے اجداد میں ہیں قیام
 متقنی اس بات کو کہ لاکھ الصَّلَاحِ کہتے مثل حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے
 علمائے اسکی توجیہ میں یہ بات کہی ہو کہ حضرت ادریسؑ نے براہِ تعظیم آپؐ کو لاکھ الصَّلَاحِ کہا
 فقط بعد ازین آپؐ پانچویں آسمان پر تشریف لیگئے اور بعد از انگوٹھے معمولی دربان و جبریلؑ علیہما السلام
 کے اس آسمان میں جب داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
 اون سے سلام و جواب مرحبا بدستور سابق ہوا بعد ازین جسے آسمان کو آپؐ تشریف
 لیگئے وہاں بھی دربان سے گفتگو مثل سابق ہوئی اور سلام اور جواب و مرحبا بھی مثل
 سابق ہوا اور جب وہاں سے پڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام روئے اور کہا کہ میرے بعد

یہ نوجوان پیغمبر ہوا اور اس کی امت کے آدمی میری امت سے زیادہ بہشت میں جاہلین کے مقصود اور کھانا ست تھا اپنی امت کے حال پر کہ سببِ نافرمانیوں کے زیادہ بہشت میں جانے سے محروم رہے بعد ازین ساتوین آسمان کو تشریف لیگئے اور بعد کھلانے دروازے کے اور ہونے گفتگو حسبِ بقی کے اوس آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہ بیت المعمور سے بیٹھ لگا گئے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ میرے مین ہر روز شتر ہزار فرشتے نئے داخل ہوتے ہیں کہ پھر اوس مین نہیں آتے اور حضرت جبریلؑ نے کہا کہ یہ باب تمہارے ابراہیمؑ مین انھیں سلام کرو کہ آپ نے سلام کیا اور انھوں نے جواب سلام دیا اور کہا محمد حبیب اللہ بنی الصالحین والنبی الصالحین بعد ازین سدرۃ المنتہی کے پاس تشریف لیگئے وہ ہیری کا درخت ہی بڑا عظیم الشان تھا فرمایا کہ اوس کے پتے اسے مین جیسے ہاتھی کے کان اور اوس کے برہمے جیسے منکے ہجر کے ہجر ایک شہر کا نام ہو وہاں مے منکے بہت بڑے ہوتے ہیں اور آپ نے فرمایا کہ اوس پر بیشمار منکے سوتے کے تھے یعنی فرشتے اس صورت کے آپ نے آگے جانا قصد کیا حضرت جبریلؑ وہاں ٹھہر گئے آپ نے سبب پوچھا کہا کہ مجھے یہاں سے اوپر چڑھنے کی طاقت نہیں ہے اگر ایک سرسوی برتر پریم + فروغِ جلی بسوزد پریم + اگر بالِ ہجر مین اوپر اوڑوں روشنی بجلی کی جلا سے پر میرے کتب سپر مین لکھا ہے کہ وہاں سے براق کو آپ نے چھوڑا وہاں رفرف سبز آیا کہ روشنی اوسکی آفتاب کی روشنی پر غالب تھی اوس پر آپ کو بٹھایا رفرف لغت مین پچھوٹے کو کہتے ہیں نہیں وہ رفرف سند سبز زرین نورانی تھا مثل تختِ روان کے آپ کو اوس پر سوار کیا اور وہ آپ کو کوثری غرہ سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی طے کر کے عرشِ ملک لے گیا حال اللہ جل جلالہ سے آپ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا اور کوئی فرشتہ اس قرب کو کبھی پونہچا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور آپ کو دیدارِ مبارک اپنا دکھلایا

وہ بیت المعمور

وہ سدرۃ المنتہی

ذکر

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

کتابخانه انجمن

جانتی ہو کہ

کتابخانه عمومی و اطلاع رسانی

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے شرف ہوئے آپسے بالنام
ربانی کہا اَلْحَيَاتُ لِلّٰہِ وَالْمَلَائِکَۃُ سَبَّحُوْا لِلّٰہِ رَبِّ الْعِزَّةِ اَلْحَمْدُ اور ربانی
اور مانی اللہ کے لیے ہیں اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ
وَسَلَامُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَسَلَامُ تہم ای پیغمبر اور رحمت خدا کی اور برکتیں اور کی تہم ای
نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَوْ عَلٰی عِبَادِہٖ الصّٰلِحِیْنَ سلام ہم پر اور خدا کے نیک
بندوں پر فرشتوں نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ ہم کو اہی دیتے ہیں کہ کوئی لائق عبادت کے نہیں سوائے اللہ کے اور اہی
دیتے ہیں کہ محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے مکمل آپ کا اوس وقت التحیات
آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا بوقت حاضر ہو چکے حضور بادشاہ مین کو رخصت و تسلیات بجا
ہیں اور خدا نے تعالیٰ کا السلام علیک آخر تک فرمانا ایسا جیسے بادشاہ اپنے مقرب
کا سلام بکمال مہربانی و توقیر لیتے ہیں پھر آپ کا السلام علینا آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسے
مقربان بادشاہی جو عالی ہمت ہوتے ہیں بوقت توجہ بادشاہی اپنی طرف اور لوگوں
کو یاد کرتے ہیں کہ وہ بھی مشمولِ رحم شاہی ہو جائیں پھر ملائکہ کا اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
آخر تک کہنا ایسا ہی جیسے حاضران دربار شاہی کسی امیر مقرب پر عنایت خاص اور رخصت
باختصاص دیکھ کے بادشاہ کی بیعت و ثنا اور اوس امیر کی تعریف اور سخنِ تقرب ہونا
بیان کرتے ہیں چونکہ نماز معراج المؤمنین و واسطے یاد دہی حال معراج جناب سیدِ ازل
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہوا کہ نماز کے قعود مین یہ سب عبارت پڑھی جائے قعود نماز کی
سب ہیأتوں مین بندے کی توقیر پر زیادہ دلالت کرتا ہی کہ گویا بادشاہ کے حضور سے ہر
کو سبب کمال عنایت کے اجازت دینے کی حامل ہوئی اسی جیسے پڑھنا التحیات کا کہ
بوقت کمال توقیر جناب سیدِ ازل صلی اللہ علیہ وسلم کے عبارت اور کی حاصل ہوئی تھی
قعود مین مقرر ہوا نکتہ ثانیہ جسے گنگوڑوں کے دل مین یہ نگاہیں ہوتا ہی کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کرامت میں جہاد صالحین کو بالخصوص یاد فرمایا
گنگارون کا ذکر کیا جواب یہ کہ بعض بزرگوں نے خوب لکھا ہے وہ یہ کہ ممکن نہ تھا کہ اس
وقت میں آپ گنگارون کو یاد کرتے آپ رحمۃ للعالمین تھے اور نظر عنایت آپ کی گنگارون
پر زیادہ تھی سو آپ نے اوس مقام قرب و حضور میں گنگارون کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا
اس طرح کہ ایک طرح تہود اور صالحین سے بڑھ گیا یعنی آپ نے السلام علیکم اے بھائیوں
مع الغیر فرمایا اسلام ہم سب پر السلام علیکم سلام محمد پر بھائیوں کے ساتھ واحد فرمایا گنگارون کو
آپ نے بنظر غریب پروری اپنے ساتھ شامل کر لیا اور صالحین سے پہلے انہیں یاد کیا
کہ مستحق کرامت گنگارون نہ حال اللہ جل جلالہ نے اوس رات میں ایسے علم اور فیض
آپ کو عطا فرمائے کہ زبان بیان اوس کے اظہار سے کوتاہ ہو خود خدا نے تعالیٰ نے بہر رکھا
ہی فرمایا ہو گا وحی ملی عبیدہ مٹاؤ وحی پس وحی بھی خدا نے تعالیٰ نے طرف بندہ سے
کے جو کچھ کہ وحی بھی اور اللہ تعالیٰ نے چاس وقت کی نماز آپ کی امت پر فرض کی آپ
وہاں سے پھرے جب چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے
پوچھا کہ تمہاری امت پر کیا فرض ہوا آپ نے کہا چاس وقت کی نماز ہر روز حضرت موسیٰ
نے کہا کہ تمہاری امت سے چاس وقت کی نماز ہرگز نہ رو سکے گی میں نے معاذ بنی اسرائیل
کا خوب ٹھکانا ہی اور بہت تدبیریں اونکی ہدایت اور اطاعت کی کرتا رہا ہوں مجھے حال غیب
معلوم ہی تم اپنے رب کے پاس پھر جاؤ اور خدا سے تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے تخفیف
چاہو آپ نے بموجب مشورہ موسیٰ علیہ السلام کے کیا اور خدا سے تعالیٰ نے دس نمازوں کی
تخفیف کی چالیس رکعین پھر جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور انہوں نے پھر تفریق میں
کے کی اور آپ پھر گئے اور دس کی پھر تخفیف ہوئی اسی طرح ہر بار تخفیف ہوتے ہوئے
دس کو پونجی اور پھر بموجب مشورہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جب مراجعہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے پانچ وقت کی نماز رکھی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری امت کے لیے

نماز پانچ

نماز بھی نہ ہو سکے گی پھر جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تخفیف چاہو آپ نے فرمایا کہ میں نے
یہاں تک مددِ جلال کے حضور میں بار بار عرض کیا کہ اے مجھے عرض کرنے میں شرم
آتی ہو میں نے پانچ وقت کی نماز قبول کر لی اسی وقت عرش سے ندا آئی **مُصَنِّفُ**
فَرِیضَتِی وَخَفِیضَتِی عَجَبٌ لِّی پورا کیا میں نے فرض اپنا اور تخفیف کی اپنے بندوں
سے یعنی ہر شے کا دس گونہ ثواب ہوتا ہے پس پانچ نمازین بجا بجا ثواب کے پچاس ہیں
جبکہ کہ خدا تعالیٰ نے پہلے فرض کی تحفین اور بندوں کو آسانی ہو گئی کہ پانچ ہی نماز
پر چھین گئے اور پچاس کا ثواب پادینگے وہ صحیح بخاری میں تو فرض ہونا پچاس نمازوں
کا شب معراج میں اور حسب شرح سابق تخفیف ہو کے پانچ کا رہنا مذکور ہے روزوں
کا ذکر نہیں اور بعض کتابوں میں فرض ہونا چھ مہینے کے روزوں کا اور تخفیف
ہو کے ایک مہینے کے رہنا بھی مذکور ہے **وفا** آپ کے سامنے شب معراج میں تین
پیلے پیش ہوئے ایک دودھ کا اور ایک شہد کا اور ایک شراب کا آپ نے دودھ
کا پیالہ لیا حضرت جبریلؑ نے کہا **اَخْتَوَتْ الْفِطْرَةَ** تم نے اختیار کیا فطرت اسلام
کو دودھ کو اللہ تعالیٰ نے بہت لطیف اور نافع بنایا یہی طر حیات آدمی کا کھانے اور
پینے پر ہی سود دودھ بجا ہے کھانے اور پانی دونوں کے ہو جاتا ہے پس دودھ مادہ
حیات جسمانی ہے جس طرح ایمان مادہ حیات روحانی ہے سود دودھ صورت مثالی تھی
ایمان اور اسلام کی آپ نے اوسکو اختیار کیا تاکہ آپ کی امت میں ایمان و اسلام قائم
ہے جیسے روایات میں پیش ہونا پیالوں کا پاس **سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی** کے مذکور ہے اور بعض
روایات میں بیت المقدس میں دونوں روایتوں کی تطبیق کے لیے بعض علماء نے لکھا
کہ دونوں جگہ پیش ہوئے **وفا** شب معراج میں آپ نے بہشت اور دوزخ کی
بھی اور بہت امور عجیبہ مشاہدہ کیے مگر کتب تواریخ میں اکثر امور عجیبہ جو مذکور ہیں
سابقہ نشان کتب معتبرہ حدیث میں نہیں مشکوٰۃ شریف کی کتاب الروایا میں بروایت

بدین ہونا
پچاس ہیں کا پانچ
میں پچاس ہیں

اور کمال ثواب ملا تکلف
خارج کرنا

بخاری ایک حدیث ہے جس میں خواب میں مشاہدہ کرنا آپ کا اوس جنس کے امور کو مذکور
 ہے جسے شب معراج میں لوگ ذکر کرتے ہیں اس مقام پر وہ حدیث ذکر کی جاتی ہے حال
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو بعد نماز لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ تم نے
 کوئی خواب دیکھا ہے جو کوئی بیان کرنا آپ اوسکی تعبیر ارشاد کرتے ایک دن آپ نے
 لوگوں سے حسب معمول پوچھا کسی نے کوئی خواب بیان کیا آپ نے فرمایا کہ رات سینے
 دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اوٹھا کے بچلے ایک میدان صاف میں پونچے
 وہاں دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اوسکے سر پر ایک شخص کھڑا ہے اور اوسکے ہاتھ میں ایک
 بھڑا ہوا اوس آنکرنے کو اوس نیٹھے کے منہ میں ڈال کے ایک طرف کا گلیہڑا اوسکا
 چیرتا ہی پست تک پھر آنکھ کو نکال کے دوسرا گلیہڑا چیرتا ہی پست تک اتنی دیر میں
 پہلا گلیہڑا اوسکا درست ہو جاتا ہی آپ نے پوچھا یہ کون ہیں ہمراہیوں نے کہا
 آگے چلو آپ آگے چلے دیکھا کہ ایک آدمی چت لیٹا ہے اور ایک آدمی اوسکے سر
 پر کھڑا ہے اور اس زور سے پتھر اوسکے سر میں مارتا ہے کہ سر اوسکا پچی ہو جاتا ہے
 دماغ پاشش پاشش ہو جاتا ہے اور پتھر لڑھک جاتا ہے وہ شخص اوس پتھر کے
 اوٹھانے کو جاتا ہے جب تک وہ پتھر اوٹھا کے لاتا ہے اوس لیٹے آدمی کا سر درست
 ہو جاتا ہے پھر وہ پتھر مارتا ہے اور سر کو پچی کر دیتا ہے اور پتھر لڑھک جاتا ہے اور وہ پتھر
 کو اوٹھانے کو جاتا ہے اور پھر سر درست ہو جاتا ہے پھر پتھر مارتا ہے آپ نے دونوں راہوں
 سے پوچھا کہ یہ کون ہیں انہوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک غار اوپر سے
 تنگ بھیت سے کشادہ مثل تنور کے اور اوس میں آگ جلی ہی اور کچھ مرد تنگ اور کچھ
 عورتیں تنگی میں آگ انہیں جلاتی ہے اور آگ کمزور سے وہ تنے سے اوپر اٹھتے ہیں
 اتنا کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہیں پھر بھیت کو چلے جاتے ہیں آپ نے پوچھا یہ کون ہیں
 دونوں ہمراہیوں نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک نہر ہی خون کی اور ایک آبی

اوسکے بیچ میں ہی اور باہر ٹھکانا چاہتا ہی اور کنا سے پر ایک آدمی ہی کہ اوسکے ہاتھ میں
 ہتھکڑیاں اوسنے بھرتے والے آدمی کو مار کے پھیر دیتا ہی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں
 دونوں ہمراہیوں نے کہا اگے چلو اگے چلے دیکھا کہ ایک باغ سبز ہی اوس میں ایک
 بڑا درخت ہی اوسکی جڑ میں ایک بڑھا ہی اور کچھ لڑکے اور قریب وہاں سے ایک
 شخص آگ جلا رہا ہی آپ کو دونوں آدمی درخت پر چڑھائے گئے درخت کے بیچ میں ایک گھر
 میں داخل کیا بہت خوب اور خوشنما اور زیبا نہایت قابل تعریف کے اوس میں کچھ
 مرد ہیں بڑے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے بعد اسکے اوس گھر سے نکال کے
 درخت پر اوپر کو چڑھایا اور ایک اور گھر میں داخل کیا کہ پہلے گھر سے بھی اچھا تھا دیکھا
 کہ اوس میں بڑے اور جوان ہیں آپ نے اون دونوں شخصوں سے کہا کہ تم دونوں
 نے ساری رات مجھے پھر لایا بیان تو کر حقیقت ان چیزوں کی جو دیکھیں اوسوں نے
 کہا جسکے گلبٹے پھیرے جاتے ہیں وہ شخص ہی جو جھوٹا بولتا ہی اور جھوٹی بات کی
 مشہور ہو جاتی ہی اور جس آدمی کا سر ہتھکڑی سے چھلا جاتا تھا وہ ہی جو قرآن مجید یاد کر
 اور رات کو سورہ قرآن نہ پڑھے اور دن کو اوسکے موافق عمل نہ کرے قیامت تک
 اوسکے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا اور مرد اور عورتیں برہنہ جواگ میں چلتے غار میں
 تنور میں نظر پڑیں وہ زنا کار مرد اور عورتیں ہیں اور خون کی ندی والا آدمی دھکا
 ہی اور بڑھا جو درخت کی جڑ میں دیکھا حضرت ابراہیمؑ ہیں اور لڑکے اولاد لوگوں
 کی اور آگ جلائے والا فرشتہ دار وغہ دوزخ مالک تھا اور پہلا گھر جو دیکھا عام نہیں
 کا گھر ہی بہشت میں اور دوسرا گھر اوس سے اچھا شہد اکا گھر ہی اور ہم دونوں جہنم
 اور میکانیل ہیں سرادشا کے دیکھو دیکھا تو ایک بر سفید سا نظر پڑا کہ یہ تمہارا گھر ہی
 آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا مجھے جھوٹا میں اپنے مکان میں داخل ہوں کہا
 ابھی تمہاری عمر باقی ہی بغیر اوسکے پورا کیے تم اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتے حال

بعد قرب تمام جناب خالق کریم و حصول شرف کلام و دیدار و دیگر نعمائے عظیمہ آپ نے رحمت
 فرمائی مشہور ہو کہ بستر مبارک ہنوز گرم تھا اور زنجیر حجرے کی ہنوز ہلتی تھی اور روضہ اہل بیت
 میں زمانہ آمد و رفت تین ساعت لکھا ہی پس اس عالم میں اثر توقف اور طول سیر کا معلوم
 نہیں ہوتا تھا حضرت شیخ مجدد الف ثانی و دیگر صوفیہ کرام نے لکھا ہے کہ معراج میں آپ کا
 تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہے کہ اس عالم میں بڑی گنجائش ہو ایک لمحے میں پہلا
 سال کے کام ہو سکتے ہیں حال صبح کو آپ نے اس حال کو بیان فرمایا کہ آپ نے جھٹلایا
 اور ٹھٹھا کرنے لگے بعضوں نے اون میں سے جھپٹ کے ابو بکر صدیق سے کہا کہ تم اب بھی کچھ
 کو سچا کہو گے وہ کہتے ہیں کہ رات میں بیت المقدس اور سب آسمانوں کی سیر کر آیا ابو بکر
 نے کہا کہ اگر وہ یہ بات کہتے ہیں تو بیشک سچے ہیں اور آپ کے حضور میں حاضر ہو کے احوال
 معراج سننے بخوبی تصدیق کی اسی سبب اون کا لقب صدیق ہوا چنانچہ حاکم نے روایت کی کہ
 اور بعض ضعیف الایمان مرتد ہو گئے حال کا فردن نے کہا کہ آسمانوں کا حال تو معلوم
 نہیں مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکھا ہے اور خوب جانتے ہیں کہ تم وہاں کبھی نہیں گئے
 بھلا نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اوس کے مکانات کی تو بیان کر دو آپ شب میں تشریف
 لگئے تھے اور کچھ ضرورت آپ کو نقشے کے دریافت کرنے کی تھی باین جہت آپ کو نقشہ
 کے بیان میں تامل ہوا خدا تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا آپ نے
 دیکھ کر بخوبی نقشہ بیان کر دیا کافی جواب ہوئے اور آپ نے اوس کے قافلے کا کہ نجاب
 شام تجارت کو گیا تھا حال بیان کیا کہ وہ پھر سے ہیں بدھ کتے روز کے میں داخل
 ہوں گے اوس دن قافلہ قریب شام تک نہ آیا اوسہ تعالیٰ نے دن کو اتنا بڑھا دیا کہ قافلہ
 آگے میں داخل ہو گیا یا بھلا خدا تعالیٰ نے ہر طرح اس عطیہ عظمیٰ کی صورت تصدیق کی نمایان کی

بیان اس بات کا
 کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 تشریف لیجانا از قبیل
 عالم آخرت ہے

محبزہ

محبزہ
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کے مقامات و حالات کے بیان میں

باب دوم احوال ہجرت کے بیان میں تا وفات

فصل اول مقامات ہجرت اور حالات کا بیان میں

جناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج میں واسطے حج کے آئے دعوت اسلام کی فرماتے اور اپنی رفاقت کے لیے کہتے سو یہ سیادت انصاریہ میں انصار مدینہ کے تھے ایک سال میں کر گیا رہواں سال نبوت کا تھا کچھ لوگ قوم انصار کے آئے تھے آپ نے ان کو دعوت اسلام کی کی انھوں نے مدینے کے یہود سے سنا تھا کہ الیٰہن بنو عقیل پیدا ہو گئے اور وہ انصار سے مغلوب رہتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہو گئے ہم ان کے ساتھ ہو کر تمہیں قتل کر دیں گے انصار نے آپ کی دعوت سنی کہ کہا کہ یہ بنو عقیل مشہور معلوم ہوتے ہیں جب کا ذکر یہود کرتے ہیں لیکن ایسا نہ کہ یہود ہم سے پہلے ادن سے آئیں اور چھ آدمی ادن سے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ سال آئندہ میں ہم پھر آدینگے مدینے میں جا کے انھوں نے آپ کا ذکر کیا اور ہر گھر میں آپ کا ذکر پونچھا بارہویں سال بارہ آدمی نے آپ سے ملاقات کی پانچ پہلون میں کے اور سات آؤر انھوں نے احکام اسلام اور اطاعت پر بیعت کی آپ نے حسب درخواست ان کے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائع اسلام کے مدینے کو بھیج دیا مصعب نے تعلیم قرآن و شرائع اور دعوت اسلام کی شائع کی اور اکثر آدمی انصار میں مسلمان ہو گئے تھوڑے دن میں سے باقی رہے تیرہویں سال میں ستر آدمی انصار میں سے آئے اور مشرف باسلام ہوئے اور عہد و پیمان آپ کے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینے کو تشریف لیجاویں گے ہم خدمت گذاری میں کو ناہی نہ کریں گے اور جو کوئی دشمن آپ کا مدینے پر چڑھ آوے گا ہم اوس سے لڑیں گے اور جان فاری میں قصور نہ کریں گے یہ دونوں بیعتیں بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہیں عقبہ کے معنی ہیں گھاٹی کے ایک گھاٹی پر یہ بیعتیں ہوئی تھیں لہذا یہ عقبہ کہلاتی ہیں پہلی اولیٰ ہجری ثانیہ بعد بیعت عقبہ ثانیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو اجازت ہجرت علیحدہ کی قربانی اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا خیر روانہ ہوئے مگر حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ شمشیر جائل کر کے مسلح ہو کے خانہ کعبہ پر آئے اور طواف کیا اور بعد اوس کے جماعت کفار کو خطاب کر کے کہا خراب ہوں وہ لوگ جو یہ تہرون کو پوجتے ہیں یہ کما جسکو اپنی جود کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا سامنا کرے یہ لکھ کر مرینے کو روانہ ہوئے کسی کو قریش میں سے طاقت اس بات کی نہ تھی کہ اون کا مطالبہ کرے سب صحابہ ہجرت کر گئے سولے ابو بکر صدیق اور علی رضی اللہ عنہ کے کوئی باقی نہ رہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ نے اوٹھیں بشارت دی کہ تم میری رفاقت میں ہو ابو بکر صدیق نے بات سکر بہت خوش ہوئے حال ایک دن سرداران کفار قریش مثل ابو جہل وغیرہ دار الندوة میں ک متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تھا اور شورت کے لیے قریش کا مجمع ہوا کرتے تھے واسطے مشورے کے آپ کے امر میں مجمع ہوئے ابلیس لعین بصورت ایک پیر مرد کے وہاں آ موجود ہوا کفار قریش اوس کے آسے کو محفل سمجھے اس واسطے کہ مشورہ تنہائی میں کرنا چاہتے تھے شیطان نے کہا میں ساکن نجد ہوں اور مجھے معلوم نہیں باب میں تم مشورہ کیا چاہتے ہو میں مرد تجربہ کار ہوں اس امر میں صلاح نیک دو گنا کفار یہ بات سن کے خوش ہوئے اور اوس کے آسے کو غنیمت سمجھے اصطلاح میں شیطان شیخ نجدی جھکتے ہیں منشا اوس کا یہی تھی بعد ازیں کفار نے مشورہ پیش کیا اور کہا کہ محمد نے ہمیں بہت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمیں کافر کہتے ہیں ٹھکانا ہمارا درج بتاتے ہیں محمد کو ہمارے برا کہتے ہیں ہماری جماعت میں تفرقہ ڈال دیا بعید نہیں کہ اپنے تابعین اور رفاکے زور سے ہم سے لڑنے کا قصد کریں اوس کے لیے ایسی تدبیریں سوچو کہ بالکل دفع ہو جاویں ایک شخص نے اون میں سے کہا کہ محمد کو ایک کوٹھری میں قید کر دو اب علیحدہ جگہ کہ کوئی اون سے ملنے نہ پاوے قتلہ اور بکا تو یہی ہے کہ لوگ اون کا کلام فریفتہ ہو جاتے ہیں جب اون سے کوئی ملنے نہ دیکھا یہ قتلہ موقوف ہو جاوے گا شیخ نجدی نے کہا یہ سب پسندیدہ نہیں ہے ہاشم اور سب تابعین محمد کے اس باب میں منہم ہونے

موسیٰ بن جابر

مجمع ہوا کفار
قریش کا دار الندوة میں
مجمع ہوا کفار

ابو بکر صدیق

دعا دہ شام میں

کفار نے آگے دروازہ مبارک گھیر لیا اور وہاں مجتمع ہوئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور دروازے مبارک کو اونھوں نے اوڑھ لیا اور اوسنے آپ نے فرمایا کہ کفار تمہیں کچھ ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور آپ کے پاس جو لوگوں کی امانتیں تمہیں حضرت علیؑ کو دیدیں اور اوسنے کہا کہ یہ مالکون کو پہنچا کے دینے میں آیا اور آپ دروازے سے بھٹے اور اول سورہ ٹیس فَاغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ تک پڑھ کے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور منہ پر اور آنکھوں میں پہنچی اور آپ صاف نکل گئے کسی کو نظر نہ آئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص کہ وہ شیطان تھا وہاں موجود ہوا اور پہنچا کہ کس فکر میں کھڑے ہو اونھوں نے کہا کہ بقصد محمد کھڑے ہیں شیطان نے کہا کہ وہ تمہاری آنکھوں میں اور سروں پر خاک ڈال کے اچھے گئے ہر ایک نے جو اپنے چہرے اور منہ پر ہاتھ پیرا اثر خاک کا پایا ف لکھا کہ جو کفار ہو سوقت مجتمع تھے اور خاک اوپر پہنچی سب بحالت کفر بروز بدر مقتول ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے اور روز بدر مقتول نہیں ہوئے بلکہ اوکلی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی ساٹھ برس بحالت کفر گزرے تھے اور ساٹھ برس اور زہد رہے پھر کفار تھے دروازے کی درزوں سے جو دیکھا تو حضرت علیؑ کو آپ کے بستر پر چادر اوڑھے لٹا دیکھا سمجھے کہ آپ لیٹے ہیں بالآخر مکان کے بھیتر گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھٹکنا سن گئے بستر پر سے اٹھ کھڑے ہوئے اون سے پہنچا کہ محمد گمان میں آونھوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم پھر وہ حضرت علیؑ سے کچھ متعرض نہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں مشغول ہوئے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ تلاش سے بھٹک کے ابوبکرؓ کے گھر تشریف لینگے اور اونکو ساتھ لیکے پیادہ روانہ ہوئے آپ نے جو تاپا پاؤں نے بحال ڈالا تھا اور اونکلیوں سے چلتے بائیں خیال کہ نشان قدم معلوم نہو آپ کے پاؤں زخمی ہو گئے ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پہنچا دیا ثور ایک

در زانی تو نام لکھ رہا ہے
 لکھا کہ حکیم بن حزام
 علی رضی اللہ عنہ اور
 ابوبکر صدیقؓ
 در زانی تو نام لکھ رہا ہے
 لکھا کہ حکیم بن حزام
 علی رضی اللہ عنہ اور
 ابوبکر صدیقؓ

پہاڑوں متصل مکے کے حین متصل غار کے پونچھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ باہر ٹھہریں میں جا کے غار کو صاف کر ڈالوں کہ پہاڑوں کے غار اکثر چھوٹے خالی نہیں ہوتے پھر ابو بکر صدیق غار میں گئے اور اپنی چادر کو پھاڑ کے اوس کے کتبہ سوراخ بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اوس میں حضرت صدیق نے اپنے پانوں کی پٹیاں لگا دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غار میں بلایا آپ بحیرہ تشریف لگے اور ابو بکر کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سوسے سانپ نے حضرت صدیق کے پانوں میں کاٹا اونھوں نے جنبش کی بابت خیال کہ آپ کی نیند میں خلل نہ پڑے لیکن شب بیدار ہوئے کہ حضرت صدیق کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرے آپ جاگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے سانپ کاٹا آپ نے آپ دہن مبارک کاٹنے کی جگہ پر لگا دیا فوراً حضرت صدیق اچھے ہو گئے حال بعد آپ کے غار میں داخل ہوئے مکہ کی طرف سے جالا غار کے مندر پر پورنا اور ایک کبوتر کے جوڑے نے مکے کے غار میں آنسو دیکھے سینا شروع کیا صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے سب غار تک پہنچے اور اس طرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت صدیق کو اوس کے پانوں نظر پڑے ابوبکر صدیق کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کمال حزن و قلق ہوا اور عرض کی اگر یہ لوگ اپنے پانوں کی طرف دیکھیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے آپ نے فرمایا لا یخفین ان اللہ معنا یعنی بے خوف نہ ہو کہ ہمیں اللہ ہمارے ساتھ ہے اور تمہارے دونوں کے ساتھ ہو کفار نے جب مکہ کے چالے کو اور کبوتروں کے جوڑے کو دیکھا اونھوں نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اس غار میں گھسا ہوتا یہ مکہ کی جالا ٹوٹ گیا ہوتا اور کبوتر جنگلی وحشی جانور ہوا اس غار میں نہ ٹھہرتا بعضوں نے کہا کہ یہ جالا تو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے دیکھا تھا ویسا ہی ہے اور یہ کہ کفار پھر گئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی نجات کے لیے تار عنکبوت اور جانور وحشی سے ایسا کالم کہ صد ہا زرد آہنی اور جو انان جنگی سے

میں
میں

دیکھتے ہیں کہ ہجرت میں اسد جل جلالہ حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو
 فضیلت عنایت فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہ کہ محل خوف جان میں نبی سے
 آپ کے لیٹے اور داد جان شاری کی دی بیٹھے علمائے لکھا ہو کہ آیہ وَمِنَ النَّاسِ
 مَن يُشِيرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ یعنی اور
 آدمی بیچتے ہیں جان اپنی خدا کی رضا مندی کی تلاش میں اور اسد بہت مہربان ہو
 بندوں پر حضرت علیؑ کی شان میں اس قصہ ہجرت میں نازل ہوئی ہو اور حضرت ابوبکرؓ
 کی فضیلت تو ظاہر ہو کہ سارے سفر ہجرت میں حق خدمتگداری اور جان شاری جیسا کہ چاہیے
 بجالائے اور آیہ لَذِيقُولُ لَصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَ النَّبِیِّ بِالْإِتْفَاقِ
 ابوبکر صدیقؓ کی ہی شان میں نازل ہوئی ہو اسد تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو تفصیل
 صاحب رسولؐ اسد فرمایا اور بزبان اپنے حبیب کے معیت خاصۃً اقبیہ کی بشارت کی
 ف اہل تخمین نے لکھا ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعونؑ نے اون کا
 تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسیٰ نے کہا تھا لَا تَاْمُرْکُمْ بِاَلِهَیْنِ بِمِثْلِکُمْ ہم پر شے
 جائیں گے فرمایا کَلَّا لَآ اَنْ مَّعِیْ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ یعنی کوئی نہیں جھٹکتی میرے
 ساتھ رب سیرا ہی غفر قریب مجھے ہدایت کرنے کا اس مقولے میں اور مقولہ جناب
 رسولؐ اسد صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَ النَّبِیِّ بَرَأْفِیْ
 علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حرف کَلَّا محاورہ عرب میں واسطے زجر
 کے ہو اور معیت الہی اپنے ہی ساتھ بیان کی سبھی بصیغہ واحد فرمایا اصحاب کو
 اس سے نصیبہ ندیا اور جناب رسولؐ اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کو کلمہ تسلی محبت
 سے شروع کیا کہ لَا تَحْزَنُ مت کر ہو اور معیت خاصۃً الہی سے اپنے صاحب کو بھی
 مشرف کیا کہ إِنَّ اللَّهَ مَعَ النَّبِیِّ اسد ہمارے تمہارے دونوں کے ساتھ
 ہو اور اس سے علو شان جناب رسولؐ اسد صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبت حضرت موسیٰ کے

فضیلت حضرت
 ابوبکر صدیقؓ
 رضی اللہ عنہما قصہ ہجرت میں

کلمہ تسلی
 إِنَّ اللَّهَ مَعَ النَّبِیِّ

اور حضرت ابو بکرؓ کا نسبت اصحابِ موسیٰ علیہ السلام کے پایا جاتا ہوتا ہے مشکوک شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ اگر ابو بکر صدیقؓ میری عمر کے اعمال حسد لے لیں اور بدلے ان کے ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال دے دیں تو میں راضی ہوں راتِ ہجرت کی اور سب قصہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی رفاقت اور جان نثاری کا اور اس بات میں سانپ کے کھٹنے کا بیان کیا اور دن وہ دن کہ بعد وفاتِ رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم اطرافِ دینے کے اکثر لوگ مرتد ہو گئے اور کچھ لوگ زکھ دینا نہیں مانتے تھے ابو بکر صدیقؓ نے نہایت کوشش کر کے از سر نو دین کو قائم کیا اس سے بھی کمال مقبولیت عمل شبِ ہجرت حضرت ابو بکرؓ کی معلوم ہوتی ہے تین دن تک آپؐ نے غارِ ثور میں تشریف رکھی عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابو بکرؓ کے غلامِ آزاد تھے متصل غار کے بکریاں چراتے تھے وہ دو دھبے بکریوں کا آپؐ کو اور حضرت ابو بکرؓ کو پلا جاتے تھے اور عبداللہ بن ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے کہ جو ان تھے مکہ میں قریش کی مجالس میں جا کے خبریں دریافت کر کے رات کو آپؐ کو حضورؐ میں لے گئے بیان کر دیتے تھے بعد تین دن کے آپؐ اور حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہما جاہلین فہیرہ و اونٹنیوں پر سوار ہو کے براہِ ساحل روانہ ہوئے عبداللہ بن ابی قحطابہ کو راہبری کے لیے ساتھ لیا اونٹنیاں اسی کے سپرد تھیں اور اس وقت جب درِ غار پر حاضر لایا تھا کفار کے نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی محمدؐ کو کھلائے قتل کرے اس کو ہم سواوٹ اور ابو بکرؓ کو پکڑ لادے یا قتل کرے اسے بھی سواوٹ دیں گے اور جو دونوں کو پکڑ لادے دو سواوٹ پائے حالِ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع رفا ایک دن خیمہ امِ معبد پر پہنچے امِ معبد ایک عورت تھی شرفاء عرب میں خیمہ اوسکا راہِ مدینہ میں واقع تھا آپؐ نے امِ معبد سے گوشت اور مہو ہائے طلب کیے اوسکے پاس نکلے ایک بکری آپؐ نے گوشت خیمہ میں دیکھی آپؐ نے

۱۔ رفاقتِ شریف
۲۔ واقع اسے معلوم ہے
۳۔ کہندہ کس وفات کا ہے
۴۔ اس کے ذیلی بیچم وال
۵۔ مملہ فہیرہ کہو
۶۔ دلائل

۷۔ رواۃ ہونا ایک حکم

۸۔ سید شریف
۹۔ سکو رہیں قریح
۱۰۔ دلائل

۱۱۔ اور ایک بکری
۱۲۔ مہو ہائے طلب

معبود

ابو خالب اور خاسر بنی
 پانچویں اور نواں پانچویں
 سنہ ۱۰۰۰ء

سراقہ بن مالک کا
 ایک بیٹا تھا جس کا نام
 سراقہ بن مالک تھا

ام معاویہ سے کہا اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لین ام معاویہ نے کہا کہ اس بکری کے دودھ مطلق نہیں مدت گزری کہ یہ جینی نہیں اور سبب لاغری کے چلنے کو چھوٹنے کے لیے بھی نہیں جاسکتی آپ نے فرمایا کہ کیسی ہی ہو تم دودھ کی اجازت تو دو ام معاویہ نے اجازت دی آپ نے اس کے تھن کو ہاتھ لگایا اور بسم اللہ کہی فوراً تھن اس کے دودھ سے بھو گئے اور آپ نے دو ہنّا شروع کیا ایک بڑا برتن جس میں آٹھ نو آدمی سیر ہو کے پی بیون بھر دیا اور پہلے آپ نے ام معاویہ کو پلایا اس نے خوب سپر ہو کر پیا پھر آپ کے ساتھ کے آدمیوں نے خوب سیر ہو کر پیا پھر آپ نے پیا پھر دودھ کے اوس برتن کو بھر دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے شام کو ابو جہد شوہر ام معاویہ جو آئے وہ دودھ دیکھ کے نہایت متعجب ہوئے ام معاویہ نے کہا کہ یہ برکت ایک مہمان عزیز کی ہو اور آپ کا حال بیان کیا ابو معاویہ اور ام معاویہ اپنی مشرق باسلام ہوئے اوصحابہ میں داخل ہوئے ف مواہب لدنیہ میں ہے کہ وہ بکری جسے ام معاویہ کے گھر میں آپ نے دوہا تھا حضرت عمرؓ کے زمانے تک چھتی رہی اور وہ دیتی رہی بیان تک کہ زمانہ مرادہ میں کہ حضرت عمرؓ کے عہد میں ایک بڑا قحط ہوا تھا صبح و شام دودھ دیتی تھی اور پردہ زمین میں ذرا بھی دودھ تھا حال کو مضمر میں بروز مردہ آپ کے خیمہ ام معاویہ پر اشعار عربی سننے گئے اون میں مضمون آپ کے گذر جانے کا خیمہ ام معاویہ پر اور خالب اور خاسر بنی کفار قریش کا مذکور تھا حال سراقہ بن مالک بن جشم کہ ایک شخص سرداران عرب میں سے تھا اور ایک جھیل کے کنارے پراوٹا گھر تھا اس نے مضمون شہرہ کفار قریش سنا تھا کسی نے اس سے جا کے کہا کہ ابھی چند شخص اونٹوں پر سوار ادھر سے گئے ہیں شاید وہی ہوں جنکی قریش کو تلاش ہو سراقہ نے بطبع انعام قریش مرادہ اس کے تعاقب کا کیا اور بائیں خیال کہ کوئی اور پیش قدمی نہ کرے دھوکھا دے گا کہ یہ لوگ وہ نہیں بلکہ خلائے فقیہ ہیں

لوگ بن بعد ازین گھوڑا طیار کرا کے ایک ٹیلے کے نیچے منگوا یا اور کمان و ترش
 لیکر مسلح ہو کے روانہ ہوا اور گھوڑا جھپٹا کے قریب آپ کے پونچا حضرت ابو بکرؓ نے
 کہ ہر طرف واسطے محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتے چلتے تھے سراقہ کو
 دیکھ کے کہنا یا رسول اللہ ایک سوار آپ پونچا اپنے دیکھا اور سراقہ کے لئے بد دعا کی اور
 کہا لو کی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا یا نہیں گھوڑے کے زمین
 میں غائب ہو گئے سراقہ نے حضور میں عرض کیا کہ میں جانتا ہوں کہ تم دونوں صاحبوں
 کی بد دعا سے میرے گھوڑے کا یہ حال ہوا آپ مجھے اس بلا سے بچاؤ میں عہد کرتا ہوں
 کہ اب پھرتے ہوئے جو کوئی تمہاری تلاش کو آتا ہوا لیگا اور سکو میں پھیر دوں گا
 اپنے بد دعا کی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا سراقہ کہتا ہوں کہ مجھے اسی وقت
 خیال ہوا کہ خدا تعالیٰ آپ کو غلبہ دیگا اور میں متصل آپ کے گیا اور میں نے آپ سے درخواست
 کی کہ مجھے آپ امان نامہ لکھ دیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرے تو میں محفوظ
 رہوں آپ نے حضرت عامر بن فہرہ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا دیا اور سراقہ اس وقت
 اگرچہ مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد اسکے مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ میں داخل ہوئے
 سراقہ نے پھرتے ہوئے حسب عہد ہر شخص کو جو آپ کی تلاش کے لیے جاتا تھا پھیر دیا
 اور کہا کہ تمہارے جائیگی حاجت نہیں ہو میں دیکھ آیا ہوں یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کا کہ زمین نے آپ کے دشمن کے گھوڑے کو دھنسا لیا مثل معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کے نسبت قارون کی ہوا کہ زمین نے اسکو سبب عداوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
 دھنسا لیا مختصر قصہ اوسکا جیسا کہ تفسیر بیضاوی وغیرہ میں مذکور ہے یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام
 نے قارون کو حکم ادا کیا کہ قارون کو یہ حکم بہت ناگوار ہوا مال کی اوسے بہت
 محبت تھی حضرت موسیٰ نے ہزار درم میں سے ایک درم زکات دینے کو کہا اوس میں
 بھی بہت مال صرف ہوتا تھا قارون کو موسیٰ علیہ السلام سے عداوت ہوئی اور اس نے

بہت

حضرت قارون

ایک عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئی تھی بہت روپیہ دیکے اس بات پر آمادہ کیا کہ مجھ
 بنی اسرائیل میں کدے کے مجھ سے موسیٰ نے زنا کیا اور یہ حمل زنا اونٹن کا ہو حضرت
 موسیٰ عید کے دن وعظ کہہ رہے تھے اور احکام حد و قصاص بیان کرتے تھے اس
 میں اونٹن نے کہا کہ جو کوئی زنا کرے اور نکاح اوسکا نہوا ہو ہم اوسکے سو ڈیرے
 مارینگے اور جو زنا کرے اور نکاح اوسکا نہوا ہو اوسے ہم سنگسار کریں گے قارون نے
 کہا کہ اے موسیٰ جو تمہیں نے ایسی بات کی ہو حضرت موسیٰ نے کہا کہ میں ایسی بات
 کروں تو مجھ پر بھی حد اسی طرح جاری ہو قارون نے کہا کہ ظانی عودت یہ کہتی ہو
 کہ تم نے اوس سے زنا کیا اور اوس عورت کو پیش کیا حضرت موسیٰ نے اوس عورت
 سے کہا کہ سچ سچ بیان کر اوس نے کہا کہ قارون نے مجھے روپیہ دیکر تمہیں
 لگانے کو سکھایا اور تم پاک اور پیرا ہو اس پر موسیٰ علیہ السلام کا جلال خوش میں آیا اور
 زمین سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا خذ یتہ یعنی لے لے قارون کو
 اسی وقت قارون کو زمین نے ٹخنوں تلک دھنسا لیا قارون نے عاجزی
 کرنی شروع کی اور کہا اے موسیٰ مجھے بچاؤ مگر حضرت موسیٰ کا جلال ایسا وزین
 تھا کہ ہرگز نہانا اور پھر کہا خذ یتہ زمین نے گھٹنوں تک قارون کو دھنسا لیا قارون
 کو گڑا یا لیکن حضرت موسیٰ خذ یتہ فرماتے رہے اور زمین قارون کو دھنسا
 رہی یہاں تک کہ بالکل اوسے دھنسا لیا پھر خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ گھر قارون کا اور
 سارا خزانہ اوسکا قارون کے سر پر رکھ کے بھی دھنسا دیا ف ان دونوں معجزوں
 کی کیفیت وقوع میں بھی فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظہور شان
 رحمۃ اللعالمین کا آپ کے معجزے میں حیاں ہو کہ آپ نے سراقہ کے التجا کرتے ہی اوسے
 خسف زمین سے نجات دی بلکہ اوسے ہمیشہ کے لیے امان نامہ لکھوا دیا اور حضرت
 موسیٰ نے قارون کی تضرع و زاری پر کچھ التفات لکھا اللہ جل جلالہ نے بھی معجز کیا

کو دینی بھیجی کہ اگر مجھے قارون ایک بار بھی بچا رہتا میں اسے نجات دیتا تھا میں بکا رہتا رہا
تم نے کچھ نہ سنا فاضلیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ
علیہ السلام پر یا کسی اور پیغمبر پر جو بیان کیا وہ اس میں ضروری ہے کہ اس بات کا
رہے کہ کسی طرح تحقیر اور پیغمبر کی نہ تھی تحقیر پر پیغمبر کی کفر تو شاغ لوگ اکثر اس بلا میں مبتلا
ہو جاتے ہیں اور صرف فاضلیت کے بیان سے تحقیر لازم نہیں آتی خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے
تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى الْبَعْضِ وہ رسول لوگ فضیلت دی ہم نے بعض
کو ان میں سے بعضوں پر حال جب آپ متصل مدینے کے پہنچے بریدہ بن النخعی سلمی
مع ستر سواروں کے آپ کو ملے اپنے پونچھا تم کون ہو اوخون کہا بروین النخعی آپ نے
تقاول کے فرمایا بنی کذا آخر کاشک اور ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلہ کا نام اسلم سن کے
آپ نے تقاول فرمایا سیکھنا سلامت رہے ہم پھر آپ نے پونچھا قبیلہ اسلم میں سے
کس قوم کے ہو اوخون نے کہا کہ یہی قسم کی آپ نے فرمایا کہ خوج سہمٹک جاں
ہو احصہ تیرا یعنی اسلام سے تجھے نصیب ملا بریدہ آئے تو بارادہ بدستہ حسب شہرہ کنہ
قریش آپ سے تعرض پونچھا نیکی نیت تھی لیکن جمال مبارک دیکھ کے اور کلام پاک سن کے
مسخر ہو گئے اور مع سب ہمراہیوں کے ایمان لائے پھر اوخون نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ مناسب معلوم ہوتا ہو کہ بوقت داخل ہونے آپ کے مدینے میں آپ کے ساتھ
نشان ہو اور اپنی پگڑی کو ایک ٹکڑی میں لپیٹ کے نشان بنایا اپنے انھیں کو نشان بڑا
کیا کہ آپ کے جلو میں نشان لیکے چلے سجان اللہ کیا قدرت خدا ہو کس سرکشی سے آئے
اور کیسے تابعدار ہو کے ساتھ چلے حال مدینے کے لوگ بخیاں تشریف آوری کے
ہر روز واسطے استقبال کے کے کی راہ پر آتے اور قریب دوپہر کے پھر جاتے بروز
داخل ہونے آپ کے بھی حسب عادت واسطے استقبال کے آئے تھے اور یہ سب
دیر کے پھر چلے تھے کہ یکبارگی ایک ہووٹنے ایک ٹیلے پر سے آپ کی سواری دیکھی اور

چلکے پھرنے والوں سے کہا یا معاشرۃ العربیٰ ہذا جد کفر امی کرو معرب یہ مطلب
 تھا راہی وہ لوگ پھرتے اور آپ کے ساتھ ہو گئے مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے کمال
 خوشی اہل مدینہ کو حاصل ہوئی لڑکیاں انصار کی گاتی تھیں شعر
 طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَاتِ الْوُدَّاءِ وَجَبَّ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا اللَّهُ جَلَّ
 طَلُوعُ کیا بد رستے ہمیر ثنیاۃ الوداع سے واجب ہوا شکر ہم پر جب تک دعا کرنے اللہ سے کوئی
 دعا کرے نوا لا ف ثنیاۃ الوداع کے معنی ہیں گھاٹیاں رخصت کی اہل مدینہ رخصت کیے
 مسافر کو جو بجانب مکہ جاتا تھا اون گھاٹیوں تک جایا کرتے تھے لہذا وہ ثنیاۃ الوداع
 کہلاتے تھے قاموس میں اس طرح ہے اور بعضے اہل لغت اور محدثین نے لکھا ہے کہ ثنیاۃ الوداع
 مدینہ سے شام کی جانب ہونے کے کی جانب فرسہ ذکر کر سکی لڑکیوں نے بوقت عادت آپ کے منزۃ
 ہو کر سے گایا تھا اور صحیح بخاری سے ہونا ثنیاۃ الوداع بجانب شام ثابت ہوتا ہے

فصل دوسری بیان حال رونق افروزی مدینہ طیبہ میں تاغیر و بد

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین ہو چکر محلہ قبا میں منازل بنی عمرو بن عوف میں
 ٹھہرے اور وہ دن دوشنبہ بارہویں ربیع الاول کی تھی چودہ دن آپ وہاں رہے
 حضرت علیؓ بعد اذ اکرے امانتوں آپ کے ہرے دن محلہ قبا میں حضور میں جلسے قبا
 محلہ تھا کتا رہ شہر مدینہ پر مسجد قبا کا ذکر اس آیت میں ہو لکھیے اَلْمَشْرِقُ عَلٰی الشَّامِ
 مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَدٍ اَنْ تَقُومَ فِیْہِ مَدِیْنَتِیْ بِیْشَکْ وَہ مسجد کی بنیاد ہوئی فتویٰ پر پہلی
 دن سے لائق ہے اس بات کے کہ تم اوس میں نماز پڑھو وہیں بنی اور جب تک آپ وہاں
 اسی مسجد میں نماز پڑھتے رہے حال پھر آپ نے اندر شہر مدینہ کے تشریف رکھنے کا
 ارادہ کیا لوگ شوق کے کمال تھی اس بات کے تھے اور ہر ایک کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے
 محلے میں تشریف رکھیں جب آپ سوار ہوئے ہر قبیلہ کے لوگ ساتھ ہوئے اور وہی
 درخواست بر زبان تھی آپ نے فرمایا کہ اونٹنی میری مامور ہو جہاں یہ بیٹھ جاوے گی وہیں

کلیں ثنیاۃ الوداع

میں مقیم ہوں گا اونٹنی چلتے چلتے وہاں آئی ٹھہری جہاں منبر مسجد شریف ہو متصل اوس جگہ کے گھر حضرت
 ابویوب انصاری کا تھا وہاں اسباب آبکا اوتار کے رکھا گیا اور آپ حضرت ابویوب کے
 گھر ٹھہرے وہ شامول کی اولاد میں تھے شامول سردار دن چار سو عالموں کا تھا جو
 شیخ جمیز علی بادشاہین کے تھے اہل سیر لکھا ہوا کہ بادشاہ موصوف کا گذر زمین بالکینہ
 پہاؤں زراستے میں ہوا کہ مدینہ منورہ آباد تھا وہاں ایک چشمہ جاری تھا اون عالموں کو
 معلوم ہوا کہ یہ جگہ بھگت گنیشہ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی وہیں وہ لوگ رہ گئے
 اور سبھی آباد کی انصار و نصین کی اولاد میں جن بادشاہ نے یہ حال دریافت کر کے چاہا
 کہ خود بھی وہاں رہ جاوے مگر سبب کبھیرے سلطنت کے نہ رہ سکا اون لوگوں کو رہنے یا
 اور ایک ایک تانبہ نام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شامول کو دیا کہ تم اپنی اولاد
 کو وصیت کجیو کہ جو دن میں ہے جناب پیغمبر آخر الزمان کو پاوے میرا سلام اور یہ نام پوچھا
 حضرت ابویوب کے گھر میں وہ نامہ چلا آتا تھا اونھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو پوچھا دیا حضرت ابویوب سے شامول تک اکیسویں پشت تھی اور جس گھر میں آپ ٹھہرے
 یہ گھر بھی اوسی بادشاہ نے بنوایا تھا کہ جب آپ تشریف لادیں وہاں ٹھہرے آپ نے
 کے مکان میں ٹھہرے اور ابویوب کے عیال و اطفال بالا خانے پر رہے پھر ابویوب
 اور انکی زوجہ ام ایوب کو خیال ہوا کہ یہ بات بے ادبی کی ہو اور رات بھر اس خیال
 سے فسوسے صبح اصرار کر کے آپ کو بالا خانے پر مقیم کیا اور خود تھے رہنے لگے
 حال جس زمین میں اونٹنی بیٹھی تھی وہ دو تھون کی تھی کہ اسود بن زرارہ کی پریش
 میں تھے دس دینار کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے وہ زمین آپسے خریدی تجارت
 شریفہ اور مسجد شریف اوس زمین میں اپنی کتب حدیث میں وارد ہو کہ مسجد شریف کی تعمیر
 شیخ ایک پتھر رکھ کر ارشاد کیا حضرت ابوبکر سے کہ تم ایک پتھر اس پتھر سے لا کر رکھو اور
 حضرت عمر سے متصل پتھر حضرت ابوبکر کے اور حضرت عثمان سے متصل پتھر حضرت عمر کے پتھر

لے شیخ غنی ای مشائخ
 ذوق و لذت برای خود
 منورہ دین مولود
 بادشاہین ۱۱ منہ نام
 شیخ جمیز علی بادشاہین
 دسگون ہم زمین مایہ
 قریہ درای مہد ایک بیکہ
 خوشن ۱۱ منہ نام

رکھو جس کے فرمایا: **هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** من بعدہ جی یہ لوگ خلیفہ ہوں گے میرے بعد سو
 مسلمان اس میں مشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ ساتھ اصحاب کے تعمیر مسجد کے کام
 میں برابر شریک رہتے تھے حال بعد تشریف آوری آپ کے بیٹے میں عبداللہ بن سلام
 کہ ایک بڑے عالم یہود میں تھے آپ کی ملاقات کے لیے آئے اور آپ سے سوال کیا
 کہ پہلی علامت قیامت کی کیا ہوگی اور پہلی غذا اہل جنت کی کیا ہوگی اور لوگ کس
 سے مان کی جانب مشابہت پیدا کرتا ہی اور کس سبب آپ کی جانب آپسے فرمایا پہلی نشانی
 قیامت کی ایک اگ ہوگی کہ لوگوں کو مشرق سے مغرب کو ہانک لیجائے گی اور پہلی
 غذا اہل جنت کی جگر گوشہ جھلی کا ہوگا کہ اوسکے کباب ہشتیوں کو کھلائے جائیں گے
 اور جب نطفہ مان کا غالب ہوتا ہی لڑکا مشابہت مان کی جانب دکھتا ہی یعنی ان کے
 کسی قرابتی جانب مان کے مثل مامون یا خالد کے مشابہ ہوتا ہی اور جو نطفہ باب مہکنا باب
 ہوتا ہی لڑکا مشابہ باب یا اوسکے اکا رب کے ہوتا ہی عبداللہ بن سلام نے سولوں کا
 جواب سن کے کھا کہ کتب سابقہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہی اور ایمان لائے پھر انھوں
 نے عرض کیا کہ یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہیں اگر میرے اسلام پر مطلع ہوں گے
 مجھے بڑا کہیں گے میں چھپکے بیٹھتا ہوں آپ قبل اطلاع میرے اسلام سے میرا حال
 ان سے پوچھیں اور وہ الگ چھپکے جانتھے اور یہود حاضر ہوئے آپ نے ان سے پوچھا
 کہ تم میں عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہوا انھوں نے کہا خیر نکا وابن خیر نکا و سیدنا
 و ابن سیدنا آپ نے فرمایا کہ جو وہ مسلمان ہو جائے انھوں نے کہا خدا کی پناہ
 ایسی بات کبھی نہوگی پھر آپ نے عبداللہ بن سلام کو بلایا انھوں نے نخل کے کہا
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ تہ یہود بہت ناخوش ہوئے
 اور کہنے لگے **شَرُّ نَا وَابْنُ شَرِّ نَا** اور بہت برا انھیں لگا حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا
 مجھے اسی بات کا خوف تھا حال سلمان فارسی کہ اصل میں مجوسیان فارسی میں سے تھے

جانب اسلام
 بن سلام بن ہود میں
 بہت سبب عالم

اسلام سلمان فارسی

اور بہت عمر ہو گئی ہوئی اور دین مجوسی چھوڑ کر دین نصاریٰ اور خون نے اختیار کیا تھا اور زوالی
علمائے یہود اور نصاریٰ کے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوریہ بات کہ آپ مرے ہیں جس سے
کہنے کے آویس کے سن کے مرنے میں آرہے تھے کئی جگہ لکھے تھے ادن دنوں ایک یہود
کے غلام تھے حضور میں حاضر ہوئے اور کچھ چیز پیش کی اور کہا کہ صدقہ ہی اپنے فرمایا یا نہیں
نہیں کھا نا ٹھہر حرام ہو پھر دو مسکروں دن آئے اور کچھ چیز پیش کر کے کہا کہ یہ میری ہے آپ نے
لے لی اور ایک دن جانے پشت شریف پر مہربوت کو بھی دیکھ لیا اور فوراً مسلمان ہو گئے
کہ اوٹھون سے بظلمہ علامات غی آخر الزمان یہ بات معلوم کی تھی کہ وہ صدقہ نکلا دیں گے
میری قبول کریں گے اور اوٹھون کی پشت پر مہربوت ہو گی پھر آپ نے حضرت سلمان سے کہا کہ
اپنی آزادی کا فکر کرو اوٹھون نے مالک سے اپنی آزادی کے لیے بتابت کہا اور اسے
چالیس اوقیہ سونے پر مکاتب کیا اور ہشتر طائی کہ تین سو درخت چھوٹے سے لگا دیں اور
جب وہ بار آور ہوں تب آزاد ہوں آپ نے دست مبارک سے چھوٹے سے کے درخت لگائے
وہ سب اسی سال میں بار آور ہوئے ایک درخت فقط حضرت عمرؓ نے لگایا تھا وہ بار آور
آپ نے اسے اوٹھ کر اپنے ہاتھ سے لگا دیا وہ بھی بار آور ہوا اور بعد ایک بیٹے کے سونا
قیمت میں آیا تھا آپ نے سلمان کو دیا اور فرمایا کہ اسے دیکھ آزاد ہو جاؤ سلمان نے
عرض کیا کہ چالیس اوقیہ چاہئیں یہ کیا گفت کر رہا ہے زبان مبارک اوس سونے پر پھیر
اور دعا سے برکت کی سلمان کہتے ہیں میں نے جو اسے تو لا چالیس اوقیہ چھانڈ کر زیادہ
سلمان ادا کر کے آزاد ہو گئے اور حضور اقدس کی خدمت میں رہے حال دینے کے
باہر و طرف دیر محض تھے یہود کے ایک بنی قریظہ دوست سرور بنی نضر کا ادن میں کے لوگ
بھی آپ کی ملاقات کو اور حال دریافت کرنے کو آئے جی بنی اخلب یہود میں ایک سردار تھا
اوٹھون صغیر سے کہ وہ بعد فتح خیبر کے ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں روایت ہے کہ
باب اور چھاپرا بوقت آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں آپ کی ملاقات کو

[illegible]

گئے جب پھر کے لئے اس طرح لیٹ گئے جیسے کوئی بہت تھکا ہوا ہو اور ایک نئے دوسرے
پونچھا کہ یہ وہی پیغمبر ہیں جسکا ذکر قرآن و غیرہ کتب سابقہ میں ہے اور اس نے کہا کہ واسعہ فیہین
پونچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہے کہا کہ جب تک تمھوں میں دم ہو مخالفت میں کو تا ہی نکر دوں گا اللہ
کیا قدرت ہے خدا کی سب علمائے یہود و نصاریٰ کو آپ کی پیغمبری کا یقین تھا لیکن بہتروں کو
بسبب امت حسد کے درمکبڑ اور حب جاہ کے کہ نبی اسمعیل میں اور ناخاندون میں پیغمبر
ہوئے اور اگر وہم ان پر ایمان لا دین ہمارے پیغمبر کی جاتی رہے ایمان نہ لائے اور جسکی
قسمت میں سعادت ابدی تھی جیسے عبداللہ بن سلام ایمان لائے اور نصاریٰ میں سے
کئی نامی بادشاہ ایمان لائے جیسے نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکید بادشاہ رومۃ الجندل حال
مریہ علیہ میں یرر رومہ کا پانی بہت شیرین تھا اور کنودن کا پانی کھاری تھا اور یرر رومہ کا
اک ایک یہودی تھا وہ پانی پیا کرتا تھا اس سبب مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یرر رومہ کو خرید کر کے ڈول مسلمانوں کے
اوس میں جاری کرے اوسکے لیے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس کشتیوں کو
اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کر دیا وہ رتیر خریر نے کی یہ کی کہ پہلے نصف بارہ
ہزار درم کو خریدا اور وقف کر دیا سو جسدن باری حضرت عثمان کی ہوتی یہ مفت پانی کو
اور دوسرا اپنی باری کے دن بیچتا لوگوں نے اوسکی باری کے دن پانی بھرنا بوقت
کر دیا حضرت عثمان کی باری میں سب بقدر حاجت بھر لیتے ناچار ہو کے اوس نے بھی اپنا
حصہ حضرت عثمان کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمان نے وہ بھی وقف کر دیا اور گنوئین
میں بے تکلف ڈول مسلمانوں کے جاری ہو گئے اور حضرت عثمان
حب و عمدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سستی جنت ہوئے

فصل تیسری غزوہ بدر کے بیان میں

بعد ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپ نے قتال کفار سے شروع کیا اور ان کے قتل

ایک کنوینشن کے لیے

ذوالحجہ ۱۲۸۵ھ
عشق علی احمد صاحب
اور اس کے

قلید بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کاملہ دکھانی اور اسلام کی نصرت
عظیمہ کرنی منظور تھی لہذا قافلہ نکل گیا لشکر سے ہی مقابلے کی بٹھری لشکر کفار مسلمانوں
کے لشکر سے سچہ تھا بلکہ زیادہ مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایک ہزار ایک تھے
مسلمان دوسرے ہی نظر پڑے اور مسلمانوں کا رعب کا فروغ کے دل میں سا گیا حال
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر میں پہنچے اپنے اصحاب کو ہر کار فرما کے قتل کو مشق
دیا تھا کہ یہاں فلا نا مارا جاوے گا اور یہاں فلا نا حضرت عمر راوی حدیث کہتے ہیں کہ
قسم ہو خدا کی کسی نے اون میں سے ایک بالشت بھی تجاوز نہیں کیا حال اپنے
لشکر بے سامان دیکھ کر عافرائی کہ اٹھی یہ ننگے ہیں انھیں کپڑا دے اٹھی یہ بھوکے
ہیں انھیں کھانا دے اٹھی یہ پیاسے ہیں انھیں سواری دے راوی حدیث کہتے ہیں
کہ کوئی ہم میں سے بعد فتح کے ایسا نہ رہا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد و جنس
بوفور نہ ہو حال قبل پہنچنے لشکر کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے طلب
مشورے کے لڑائی کے باب میں تذکرہ کیا پہلے حضرت ابو بکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے پھر
مناسب عرض کیں آپ بہت خوش ہوئے اور انکے لیے دعا سے خیر فرمائی حضرت
مقدادؓ نے کہا کہ ہم ایسا نہ کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَاٰکَ فَقَاتِلْ اَلَا اَنَّا هُنَا قَاکَ لَمَلَدْنَا ۝ یعنی جا کے قوادتر
رب لڑے ہتھیار نہیں بیٹھے ہیں بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہیں ہم آپ کے ساتھ لگے گئے
دائیں بائیں ہر طرف سے لڑیں گے اور جہاں تک آپ ہمیں لیجاؤ گے ساتھ جاؤ گے
چونکہ انصار نے بوقت بہت عقبہ یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مہینے میں جڑے گا
اوس سے لڑیں گے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ نکل کے لڑیں گے اپنے اسی تہذیب
کی جس سے انصار سمجھے کہ آپ کو موافق اوس معاہدے کے یہ خیال ہو کہ شاید ہم
باہر مہینے کے آپ کے شریک نہ ہو گئے اور انھوں نے عرض کیا کہ ہر چند کہ ہمارا معاہدہ

حجینہ

حجینہ

صحابہ کا فقر و ان
جان بکری کرنا و فتن
بکری و فتنہ پڑا اور ان

مراقت کا بوقت چڑھ آئے دشمن کے سینے پر تھا لیکن جب ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کو
 بنی برحق جانے لیں اب ہماری جان آپ کی جان پر خدا جو آپ کو نہ ہوں اگر آپ ہمیں حکم دیں
 تو ہم سمند میں گھس جاویں اور کسی طرح دشمن سے لڑائی میں ہمیں عذر نہیں اور بوقت
 جنگ انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہماری جان نثاری سے راضی ہوں گے صحابہ رضی اللہ عنہم
 کی تقریرات جان نثاری ہیں کہ آپ بہت راضی ہوئے حال کتبہ حدیث میں وارد ہو
 کہ بوقت مقابلہ لشکر کفار اور ملاحظہ کرو افراد ان کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
 گرے اور بچاں زاری اللہ جل جلالہ کی جناب میں عرض معروض کرنے لگے یہاں تک
 کہ آپ نے کہا کہ یا اللہ اگر تو چاہے گا تو بعد آج کے دن کے عبادت تیری موقوف
 ہو جائیگی یعنی پردہ زمین پر ہم ہی لوگ تیری عبادت کریں گے ہیں اگر تیری مشیت مقتضی
 اس بات کو ہوگی کہ کفار غالب آویں اور ہم لوگ فنا ہو رہا رہیں تو تیری پرستش باطل
 موقوف ہو جائیگی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بس
 کہجئے اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تو فتح کا اللہ تعالیٰ بیشک آپ کو فتح دیگا تب آپ
 اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ آیت پڑھی **مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيُخْرِجْهُ مِنْ أَرْضٍ مَثْنٍ** یعنی قریب
 ہو کہ بھاگ جائیگی یہ جماعت اور پشت پھیرگی اور مطابق پیشین گوئی آیت موصوفہ کے ہوا
 فجب غلطی اس مقام پر پیشہ ہوتا ہی کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فتح و غفر
 کیا تھا پھر آپ کے اتنے اضطراب و تضرع و زاری کی کیا وجہ تھی اور بھی محض یہ کہ حضرت ابو بکر
 کا توکل قوی معلوم ہوتا ہی جو آپ اس شے کا یہ کہ نظر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ذات اللہ جل جلالہ پر تھی کہ قادر مطلق ہو اور غنی ہے پروا چاہے سو کر نہ لے اور نظر حضرت ابو بکر
 صدیق کی صفات پر کہ وعدہ و عید از قبیل صفات ہیں پس مقام آپ کا ہی ارفع ہو یعنی بہت
 بلند اور مقام عبدیت حضرات صوفیہ کے نزدیک سب مقامات سے اعلیٰ ہو اور قرآن مجید
 میں عنہ مقام عبدیت کی طرف اشارہ واضح ہو اس واسطے کہ مواقع کمال قرب و عظمت میں

سلاہ و ادب بخاری
 نہیں ہیں وہیں ہم

بیان علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلفظ عبد ہی تعبیر کیا ہی مثلاً بیان حال معراج میں سورہ ہنر امین
 فَرَمَا يُسْحَرَانِ الَّذِي اسْرَى بِعَبْدِهِ لِكَيْ لَا تَكُونَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى
 الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيكَ مِنْ آيَاتِنَا ۚ يَعْنِي پاك ہر وہ ذات جو لیگیا اسے اپنے بندے
 کو مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے طرف مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کے جسکے گرد اگر وہم نے
 برکت رکھی ہو تاکہ دکھاوین اور سے ہم آیتیں اور نشانیاں اپنی عظمت و قدرت کی کوئی آیت
 پر لیجاوین اور مقام قرب عظیم پر پونچا وین اور سورہ نجم میں فرمایا فَاَوْحَىٰ إِلَى الْمَلَأِ
 عَبْدَهُ مَا آوَحَىٰ ۝ یعنی پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف بستہ اپنے کے جو کچھ
 کہ وحی بھیجی ظاہر ہو کہ مقام معراج سب مقامات اشرف اعلیٰ ہی ایسے مقام پر بلفظ عبد تعبیر
 کرنا صاف اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ مقام عبدیت سب مقاموں نے اعلیٰ ہی اور سر
 اس میں یہ ہے کہ عبد کو ایسا علاقہ ہوئی ہے ہوتا ہے کہ کسی کو کسی سے نہیں ہوتا جان لی عبد کا
 سب مولیٰ کا ہوتا ہی اور خود کسی تصرف کا مالک نہیں ہوتا مولیٰ کا ہی اس میں ہر طرح کا تصرف
 نافذ ہوتا ہی یہ بات نہ پسر کو پدر سے حاصل ہے نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضی استیلا
 کو ہی کہ عبد ہر آن میں مولیٰ سے خائف ہے اور اپنا کچھ حق اوپر نہ سمجھے کیسا ہی تقریباً
 رکھتا ہوا اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی اور عاجزی ظاہر کرتا رہے اور اسکی مہربانی اور
 وعدہ ہائے انعام پر غرہ نہوا اور اسکی عظمت و جلال کو بھول نہجاوے سودا فرما نا
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کمال تضرع اور زاری کرنا ناشی اس مقام عبدیت تھا کہ اگر
 مقامات ہی اور وحی سرور درخواست نزول رحمت کا ملہ کا صیغہ سے درود میں آپ پر
 حال آنکہ یقیناً آپ پر رحمت کا ملہ نازل تھی اور ہمیشہ نازل سے لگی اور بھی دعا مانگو انا دعا
 حصول مقام محمود کے کہ دعا بعد اذان میں ہو وَالْعَشَاءُ مَقَامًا مَحْمُودًا ۝ اَللّٰهُمَّ
 وَحَدَّثَہُ یعنی اور قائم کرادو کو مقام محمود میں جبکہ تو نے اون سے وعدہ کیا ہی حال آنکہ
 خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ حصول مقام محمود کا آپ کے لیے فرمایا ہر علی اکبر یَعْنِي اَنَّكَ

رَبِّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا یعنی قریب ہی کہ قائم کرے گا تجھے رب تیرا مقام محمود میں اور خود اس
 دعائیں بھی اوس مقام کے موعود ہو چکا ذکر کی سود عامنگرانا اوس کے لیے محض مقتضائے
 عبدیت ہی حال جس جگر لشکر اسلام جا کے رات کو مقیم ہوا وہاں زمین ریت کی تھی اور
 پانون نہ تھے نہ تھے اور پانی نہ تھا اور پیاس غالب ہوئی اور وضو کی حاجت تھی اور رات
 کو بھٹنے اہل لشکر کو احکام ہو گیا اس جہت سے لشکر اسلام کے لوگ پریشان خاطر تھے اپنے
 مینہ کے لیے دعا فرمائی خوب مینہ برسا کہ زمین بھگے سخت ہو گئی پانون بھرنے لگا اور
 لوگ نہائیے اور ظروف اپنے پانی سے بھر لیے حال زمانہ سابق میں دستور تھا کہ بیشتر
 وقت جنگ میدان میں ایک ایک دودو آدمی طرفین سے نکل کر لڑتے تھے سب
 سے پہلے عتبہ اور شیبہ سپران ربیعہ اور ولید سپر عتبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ میں
 آئے ان کے مقابلے میں تین آدمی پہلے شجاعان انصار میں سے نکلے کفار نے
 کہا کہ ہمارے اپنے اخوان قریش سے مبارزت منظور نہ ہو تب حضرت علیؑ اور حضرت حمزہؑ و عبیدہؑ
 بن حارث اوس کے مقابلے میں گئے حضرت علیؑ مقابل شیبہ ہوئے اور حضرت حمزہؑ مقابل
 عتبہ کے اور ان دونوں صاحبوں نے تو جاتے ہی اپنے مقابل کو مار لیا اور عبیدہؑ
 نے اپنے حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور آپ بھی زخمی ہوئے حضرت علیؑ نے اپنے
 حریف سے فارغ ہو کے ولید کو بھی قتل کیا اور تیغوں صاحب مظفر و منصور لشکر اسلام
 میں پھر آئے تب عتبہ اور شیبہ کے سخت کی وجہ یہ لکھی ہو کہ بوقت درو اندھ ہونے
 لشکر کے کہے سے یہ دونوں ہمراہی سے جی چلے تھے اور ہرگز نہیں چاہتے تھے
 کہ لڑائی کے لیے جاویں اور سب اس کا یہ تھا کہ ایک بار عکس اوبکا غلام نصرانی
 جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جب آپ طائف نے پھرے تھے ٹانگ
 میں سلان ہو گیا تھا اونھیں اس لڑائی میں جاسکے مانع تھا اور کہتا تھا کہ ان سب لوگوں
 کو واسطے قتل کے خدا لیے جاتا ہوں اس سبب عتبہ اور شیبہ اس لڑائی میں شامل ہو سکے

۱۲۲
بکرہ

کارہ تھے اور نفرت کی باتیں اس لڑائی اور سفر سے کرتے تھے ابوہل سے اونھیں سخت
 نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے ہی طعنے کیے اسی سبب سے اون دونوں نے لڑائی میں
 پیش قدمی کی حال امیہ بن خلف بھی اس لڑائی میں شریک ہونا نہیں چاہتا تھا سبب یہاں
 یہ تھا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں جا رہے
 ہوئے اور امیہ سے اون سے دوستی تھی اوس کے گھر ٹھہرے امیہ کے ساتھ وہ طواف
 خانہ کعبہ میں مشغول تھے کہ ابوہل لعین وہاں آیا اوس نے چلائے کہ امیہ سے کہا کہ تم
 اسے کیوں اخلاص و محبت کرتے ہو ان لوگوں نے تو دین بدلنے والوں کو اپنے
 پاس جگہ دی جو حضرت سعدؓ نے چلائے بطور زبردستی کہا کہ اگر تم ہمارا یہاں کا آنا بند کر دو
 تو ہم تمہیں رد کیں گے ایسی جگہ سے کہ تمہیں بڑی مشکل پڑے گی یعنی شام کے سفر سے
 کہ قریش واسطے تجارت کے وہاں براؤ مدینہ جایا کرتے تھے امیہ نے کہا کہ چلائے
 اس سے بات مت کرو کہ یہ یہاں کا سردار ہے حضرت سعدؓ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی
 علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ابوہل قاتل ہے یعنی باعث قتل سوجب ابوہل نے ترغیب و تحریض
 واسطے قاتل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ بدر میں شروع کی مقولہ حضرت سعدؓ کا یہ
 کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہیں مطابق اوس کے اس سفر میں ظہور میں نہ آئے اور جانے میں آئے
 عذر کیا حتی کہ ابوہل اوس کے پاس سرمدہ دانی لے گیا اور کہا تم مرد نہیں جو رتوں کی طرح سنگھڑ
 کر کے گھر میں بیٹھو اور بہت طعن و تشنیع کی باتیں کہیں یہاں تک کہ اوس کو ساتھ لے گیا مگر ہر روز
 اوس کا ارادہ سفر میں رہا کہ لشکر سے الگ ہو کے مکہ کو پھر جائے جو روئے او کی بوقت ان
 سفر اوسے مقولہ حضرت سعدؓ کا یاد دلایا تھا اوس نے کہا تھا کہ میں دو تین دن میں پھر آؤں گا
 لیکن اتفاق نہ ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی ظہور میں آئی حال
 مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ اوتھوں نے کہا کہ میں نے
 ہر روز اپنی داہنی طرف اور بائیں طرف دونوں جوانوں کو دیکھا میں دل میں خوش ہوا

یہ صحیح بخاری
 ہے اور ان صحیح
 کے کتاب شام
 میں ہے

یہ صحیح بخاری
 ہے اور ان صحیح
 کے کتاب شام
 میں ہے

کہ ناخبرہ کارون کا ساتھ ہو کچا ساتھ ہوا اتنے میں ایک نے اونٹن سے مجھ سے پوچھا کہ
ای چچا تم ابوہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا پہچانتا ہوں تمہارا کیا مطلب ہو اس نے
کہا میں نے سنا ہے کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے اگر میں اسے دیکھ پاؤں
تو اس سے جڑا ہوں جب تک کہ ہم دونوں میں ایک مرنے لیسے بعد اسکے دوسرے نے بھی
اسی طرح پوچھا اور وہی بات بیان کی وہ دونوں جوان انصاری تھے معاذ اور معوذ
بنی غفار کے غفار اونکی ما کا نام ہوا اسی نسبت سے مشہور ہیں حضرت عبدالرحمن کو اونوں نے
بچا سبب بڑے ہونے کے براؤ تخلیم کہا حقیقت میں اونکے بھتیجے تھے حضرت عبدالرحمن کہتے ہیں
کہ میں اونکی باتیں سکر غش ہوا اتنے میں سینے ابوہل کو گھوڑا میدان میں کودا سے
دیکھا سینے اون دونوں جوانوں سے کہا کہ یہ وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی دونوں
تواریں میان سے نکال کے مانند باز کے بھپٹے اور ابوہل سے بھڑگئے یہاں تک کہ
اوبکو گرا دیا حدیث میں وارد ہے کہ بھتیجے جیب اون دونوں نے دعویٰ قتل ابوہل کیا
آپسے دونوں کی تلواریں دیکھ کے فرمایا کہ تم دونوں نے قتل کیا اور سب ابوہل کا
معاذ کو دلایا بعد ازیں معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سب بھتیجے کہتے ہیں
سلاح وغیرہ اسباب کو جو مقتول کی پاس ہوا امام شافعی کے نزدیک سلب کا سبب ہمیشہ
قاتل ہی ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سلب کی تقسیم نہیں ہوتی اور امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی میں کہے کہ جو جسکو مارے سب ادسکا پائے
تب سلب قاتل ہی کا ہوتا ہے ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے اور جنگ بدر میں آپ نے
یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیوں میں فرمادیا کرتے تھے حال اللہ تعالیٰ نے لشکر
سلام کی مدد کے لیے فرشتوں کو بھیجا پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازاں پانچ ہزار
لڑاؤں جمید میں مذکور ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہے کہ بعضوں نے لشکر فرشتوں کا
ہمارے دیکھا مکتب شریف میں روایت ہے کہ ایک صحابی ایک کافر کے دھمے قصد قتل

[illegible]

جاتے تھے اونھوں نے آواز سنی اُفْدُم یَا حَیْزُومُ برعہ ای حیزوم اور ایک کوٹے
 مارنے کی آواز سنی کہ پھر اویس کا فرکو اپنے آگے مرا پایا ناک اوسکی پھٹ گئی تھی کور
 کے اثر سے وہ جگہ نیلی ہو گئی تھی حضور اقدس میں اس بات کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا
 کہ وہ فرشتہ مرد آسمان سوم کا تھا اور حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے حضرت جبکہ
 کو جس شخص نے اسیر کیا تھا بہت حقیر تھا ہرگز طاقت مقاومت حضرت عباس کی نہیں
 رکھتا تھا آپ نے فرمایا اوس سے کہ تو نے عباس کو کیسے اسیر کیا اوس نے کہا کہ
 ایک شخص نے میری مدد کر کے اونھیں اسیر کر دیا اور اوس شخص کو نہ سمجھنے پہلے دیکھا تھا
 نہ پھر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور اکثر صحابہ نے دیکھا
 کہ کفار کے سروں کے سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہیں آتا تھا حال
 عین گرمی ہنگامہ جنگ میں اپنے ایک مٹھی خاک اور کنکریوں کی لیکے کافروں کی
 طرف پھینک ماری اور فرمایا شَا هَتْ اَلْوَجْہُ فَمِیْنِیْ بُوسے ہوئے یہ منہ وہ خاک اور
 کنکریاں کافروں کے مونہوں میں جا لگیں اور اوسکے وہاں پہونچتے ہی تیزی کفار
 کی کند ہو گئی اور ذرہ دیر گزری تھی کہ وہ بھاگ گئے ایسی تاثیر نمایاں جو پھینک مارنے
 مشت خاک اور کنکریوں میں ہوئی اوسکے حال میں اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل
 فرمائی وَمَا رَمَیْتُ لَآذِ سَرْمَیْتُ وَلَکِنْ اللّٰهُ رَمٰی عَمَّیْ نِیْنِیْنِ بَیْئِیْنِیْنِیْنِ
 جبوقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنی ایسی تاثیر قوی کہ ایک مشت خاک
 اور کنکریوں نے لشکر جبار کا مونہ پھیر دیا طاقت بشری سے باہر ہو لہذا یہ تاثیر
 تمھاری قوت سے کہ بشری ہو نہیں ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی
 کہ اوسنے تمھارے ہاتھ پر ظہور کیا ابا بجد شکست عظیم نصیب کافروں کے ہوئی
 ستر آدمی بڑے بڑے سردار مثل ابو جہل کے قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے
 حال بعد فتح کے ابو جہل کے حال کی آپ نے تقشیر فرمائی تب تک حال دوسکے مختصر لکھا

۴
 کہ فرشتہ تھا اور اکثر صحابہ نے دیکھا
 کہ کفار کے سروں کے سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہیں آتا تھا حال
 عین گرمی ہنگامہ جنگ میں اپنے ایک مٹھی خاک اور کنکریوں کی لیکے کافروں کی
 طرف پھینک ماری اور فرمایا شَا هَتْ اَلْوَجْہُ فَمِیْنِیْ بُوسے ہوئے یہ منہ وہ خاک اور
 کنکریاں کافروں کے مونہوں میں جا لگیں اور اوسکے وہاں پہونچتے ہی تیزی کفار
 کی کند ہو گئی اور ذرہ دیر گزری تھی کہ وہ بھاگ گئے ایسی تاثیر نمایاں جو پھینک مارنے
 مشت خاک اور کنکریوں میں ہوئی اوسکے حال میں اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل
 فرمائی وَمَا رَمَیْتُ لَآذِ سَرْمَیْتُ وَلَکِنْ اللّٰهُ رَمٰی عَمَّیْ نِیْنِیْنِ بَیْئِیْنِیْنِ
 جبوقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنی ایسی تاثیر قوی کہ ایک مشت خاک
 اور کنکریوں نے لشکر جبار کا مونہ پھیر دیا طاقت بشری سے باہر ہو لہذا یہ تاثیر
 تمھاری قوت سے کہ بشری ہو نہیں ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی
 کہ اوسنے تمھارے ہاتھ پر ظہور کیا ابا بجد شکست عظیم نصیب کافروں کے ہوئی
 ستر آدمی بڑے بڑے سردار مثل ابو جہل کے قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے
 حال بعد فتح کے ابو جہل کے حال کی آپ نے تقشیر فرمائی تب تک حال دوسکے مختصر لکھا

۵
 کہ فرشتہ تھا اور اکثر صحابہ نے دیکھا
 کہ کفار کے سروں کے سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہیں آتا تھا حال
 عین گرمی ہنگامہ جنگ میں اپنے ایک مٹھی خاک اور کنکریوں کی لیکے کافروں کی
 طرف پھینک ماری اور فرمایا شَا هَتْ اَلْوَجْہُ فَمِیْنِیْ بُوسے ہوئے یہ منہ وہ خاک اور
 کنکریاں کافروں کے مونہوں میں جا لگیں اور اوسکے وہاں پہونچتے ہی تیزی کفار
 کی کند ہو گئی اور ذرہ دیر گزری تھی کہ وہ بھاگ گئے ایسی تاثیر نمایاں جو پھینک مارنے
 مشت خاک اور کنکریوں میں ہوئی اوسکے حال میں اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل
 فرمائی وَمَا رَمَیْتُ لَآذِ سَرْمَیْتُ وَلَکِنْ اللّٰهُ رَمٰی عَمَّیْ نِیْنِیْنِ بَیْئِیْنِیْنِ
 جبوقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنی ایسی تاثیر قوی کہ ایک مشت خاک
 اور کنکریوں نے لشکر جبار کا مونہ پھیر دیا طاقت بشری سے باہر ہو لہذا یہ تاثیر
 تمھاری قوت سے کہ بشری ہو نہیں ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی
 کہ اوسنے تمھارے ہاتھ پر ظہور کیا ابا بجد شکست عظیم نصیب کافروں کے ہوئی
 ستر آدمی بڑے بڑے سردار مثل ابو جہل کے قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے
 حال بعد فتح کے ابو جہل کے حال کی آپ نے تقشیر فرمائی تب تک حال دوسکے مختصر لکھا

آپ کو معلوم نہوا تھا آپ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا حال دریافت کر لیا تو
 بھجا اور انھوں نے میدان جنگ میں جا کے دیکھا کہ وہ لعین پڑا تھا اور ایک متوجہ جان
 اوس میں باقی تھی حضرت ابن مسعود اوس کے سینے پر چڑھ بیٹھے اوس کا فرسے انھیں
 دیکھ کر کہا کہ اے بکری چرانے والے بہت اونچی جگہ تو بیٹھا ہو پھر اوس نے کہا کہ میرا
 حال تو جو ہوا سو ہوا مگر یہ تو بتاؤ کہ فتح کس کی ہوئی حضرت ابن مسعود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ
 نے اپنے رسول کو فتح دی اور کفار کو شکست دی اور ذلیل اور خوار کیا بعد ازیں
 ابن مسعود نے ارادہ اوس کے سر کاٹنے کا کیا اوس لعین نے کہا کہ میرا سر کنڈھوں
 کے اتصال سے کاٹو تاکہ سر دین میں جو رکھا جاوے بڑا معلوم ہو لوگ جانیں
 کہ سردار کا سر ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس لعین کا سر کاٹ لیا اور حضور میں
 لاکے ڈال دیا آپ بہت خوش ہوئے اور سبحن شکر بجالائے اور آپ نے فرمایا کہ
 یہ فرعون اس امت کا تھا اور ابن مسعود کو آپ نے تلوار پر جہل کی عنایت فرمائی
 فمیں طرح کبھی اس امت کے بلند رتبہ تھے بنسبت حضرت موسیٰ کے فرعون اپنی
 امت کا شقاوت میں بلند رتبہ تھا بنسبت فرعون حضرت موسیٰ کے اوس فرعون نے
 مرتے وقت کلمہ اسلام و ایمان کہا گو قبول نہیں ہوا اور اس امت کے فرعون نے مرتے
 وقت بھی کلمات کفر اور تکبر کے کہے حال بروز بدربعد فتح کے امیہ بن خلف کو کہ
 سرداران قریش میں تھا اور وہی پہلے حضرت بلال کا مالک تھا جہد اسطے ترک دین
 اسلام کے ٹھیکیت دینا تھا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بسبب اس کی سزا
 کے اوس کو اور علی اوس کے بیٹے کو اپنے ساتھ لے لیا دوزرہ میں جو انھیں اوس لڑائی
 میں عین تمہیں دونوں فتح میں لیے تھے امیہ نے کہا کہ تم ان زرہوں کو ڈال دین
 بچاؤ تمہیں زیادہ فائدہ ہو گا حضرت عبدالرحمن نے وہ زرہیں ڈال دیں اور ایک
 ہاتھ سے امیہ کا ہاتھ لے کر دوسرے ہاتھ سے علی بن امیہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان دونوں

کو ساتھ لیے چلے جاتے تھے کہ حضرت بلال نے دیکھا وہ چلائے کہ اے مسلمانوں یہ دشمن خداؤ
امیہ بن خلف ایسا نہ کہ یہ بچ جاوے مسلمانوں نے جھپٹ کے او سے اور اس کے منہ کو قتل
کیا حضرت عبدالرحمن کہا کرتے تھے خدا رحمت کرے بلال کو میری زرہین اونھوں نے کوہین
اور میرے اسیروں کو قتل کروایا حال بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دھڑکنا مقتولین کے چاوہ بدر میں ڈلوادے بعد ازین متصل اوس کنوین کے آپ نے کمرے
ہو کے ایک ایک کا نام لیکے بچا اور فرمایا ہم نے توجہ خدایتانی بنے ہم سے وعدہ کیا تھا
پایا تم نے بھی جو کچھ خدایتانی نے تم سے وعدہ کیا تھا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ آپ ایسے جہنم سے کلام کرتے ہیں جن میں روح نہیں آپ نے فرمایا کہ میں
تم سے زیادہ سنتے ہیں حال بعد فتح کے آپ رونق افروز مدینہ ہوئے حضرت عثمان غنی
عز کو آپ واسطے تیمارداری حضرت رقیہ صابزادی کے کہ منکوحہ حضرت عثمان کی تھیں اور
بیمار تھیں مدینے میں چھوڑ گئے تھے اور واپس فرمایا تھا کہ تمہیں ثواب کامل حاضر ہوئے اس
غزوے کا ملے گا لہذا حضرت عثمان بدر میں مین محبوب ہوئے اور ایک حصہ پورا غنیمت ہر کا اپنے
حضرت عثمان کو دیا جب آپ مدینے میں پہنچے اوس سے ایک دن پہلے بی بی رقیہ کا انتقال ہوا
اودکی تجیز و تکفین کر کے دفن میں مشغول تھے کہ زمین حارثہ نے زمین میں پہونچ کے بتا دیا
کی پونچائی اور آپ نے بعد ازین ام کلثوم صابزادی کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا تھا
سبب سے حضرت عثمان ذوالنورین کہلاتے ہیں قسطنطینی نے بشرح صحیح بخاری میں
لکھا ہے کہ ریشہ کہ پیغمبر کی دو بیٹیاں ایک امی کے نکاح میں آئیں ہوں سولے حضرت عثمان
کے امم ماضیہ میں بھی سیکو حاصل نہیں ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عثمان سے اتنا راضی تھے کہ آپ نے بعد وفات حضرت ام کلثوم کے فرمایا کہ اگر میری
تیسری بیٹی ہوتی تو میں عثمان سے نکاح کر دیتا حال ستر آدمی جو اسیر ہو آئے تھے
اون میں حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے آپ نے مسلمانوں سے

کلام سرنا سچا تھا
مقتولین کے

وفات بی بی رقیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عثمان غنی
رضی اللہ عنہ سے

بیان نکاحات
حضرت عثمان غنی
رضی اللہ عنہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے امم ماضیہ میں

فرمایا تھا کہ عباس بکراہت لشکر کفار کے ساتھ آئے ہیں جو کوئی اونھیں پاوے قتل کرے
 سو فرشتے نے بھی اس حکم کو مانا کہ اونھیں اسیر کر دیا قتل کیا جیسا کہ اوپر گذرا حضرت
 عباس اوس وقت تک اگرچہ مسلمان نہ ہوئے تھے لیکن بسبب محبت جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں کے خیر خواہ تھے سب اسیروں کے ہاتھ بندھے تھے
 حضرت عباس کے ہاتھ بہت سخت بندھے تھے رات کو کون کراہتے تھے آپاؤنگی
 آواز سن کے بیقرار ہوئے حتیٰ کہ آپ کو نیند نہ آئی ایک صحابی نے یہ حال دیکھتے
 کر کے حضرت عباس کے ہاتھ کے بند کو ڈھیلا کر دیا کون خاموش ہوئے آپ نے یہ
 بات سن کے اور سب اسیروں کے ہاتھوں کے بند کو ڈھیلا کر دیا حال اسیران بدر
 کے محلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت عمر نے کہا یہ
 لوگ ایسے الکفرین ہیں یعنی کافروں کے سردار ہیں سب کو قتل کیجیے کہ ہیبت اسلام کی
 خوب ظاہر ہو اور جنکے اقارب اہل اسلام میں ہیں اونکو اونھیں کے اقارب کو
 واسطے قتل کے دیجیے عقل کو اور کئے بھائی علی کو دیجیے اور عباس کو اونکے بھائی
 حمزہ کو دیجیے اور میرے غلام نے قریب کو مجھے دیجیے کہ ہم قتل کریں اور تحقیق یہ
 کہ محبت خدا اور رسول کی ہم پر اقارب کی محبت سے غالب ہو اور حضرت ابو بکر نے
 کہا کہ یہ لوگ خدیجہ کے چھوڑ دیے جاوین شاید کہ آئیں یہ لوگ مسلمان ہو جاوین
 اور اب مسلمانوں کی سبب مال خدیجہ کے تقویت ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ دل آدمیوں کے اللہ تعالیٰ نے مضے نرم بنائے ہیں اور بعضے سخت اور
 بشال عمر کی انبیاء میں سے نوح اور موسیٰ ہیں کہ نوح علیہ السلام نے دعا مانگی
 رَبِّ لَا تَجْعَلْ عَلٰی قَوْمِیْ ذَنْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَیُکَفِّرُوا عَنْ ذَنْبِیْ وَیَذَرُوْنِیْ اَوْ یَدْرُوْا اَنْیَیْ
 زمین پر کافروں کوئی گھر بنا نہیوالا اور موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی رَبَّنَا اَلْطَّمِشْ
 عَلٰی اَمۡوَالِہِمۡ وَاشۡدُدۡ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَلَا یُفۡقِہُوۡا حَتّٰی یَرُوۡا الْعَذَابَ الَّذِیْ لَہُمۡ

مشورہ کرنا آپ کا
 اصحاب سے مشورہ کرنا
 میں دار بدر میں
 اسے حضرت عمر نے
 ابوبکر سے مشورہ کرنا
 یہ غزوہ بدر میں
 آیت قرآنی کا بیان
 اسے حضرت عمر نے

اور بھلے مٹا دیے اوسکے مالون کو اور سخت کراو گئے دلون کو کہ وہ ایمان نکلا دیں
جب تک نہ یحییٰ عذاب دردناک کو اور مثال ابو بکر کی انبیاء میں سے ابراہیم علیہ السلام
اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا میں تجھ کو جانے دیتی ہوں کہ وہ من عذاب
فَاِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ جو میرا تابع ہو وہ میرا ہو اور جس نے میرا کھانا پائس بیشک نہ
بخشنے والا ہو بڑا مہربان اور حضرت عیسیٰ کا بقولہ اپنی امت کے حق میں یہ ہوں میں
فَاِنَّهُمْ عِبَادُ لَكَ وَلَئِنْ تَغَفَّلْتُ عَنْكَ فَلَا تَغْفِرْ لَكُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی تو اگر غافل
عذاب کرے تو تو تیرے بندے ہیں اگر غفلت دے تو تو زبردست ہو حکمت والا چونکہ
آپ کے مزاج میں نہت حلم تھا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے آپ کو اسے ابو بکر صدیق رضی
اللہ عنہ کی پسند ہوئی اور آپ نے فدیکے اسیر کو چھوڑ دیا اس پر عتاب الہی نازل ہوا
اور یہ آیت آئی لَوْ لَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِیْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ
یعنی اگر نہ تو ایک حکم لکھا ہوا خدا تعالیٰ کی جانب سے کہ پہلے ہو چکا ہو بیشک پہنچا تمہیں
اوس میں جو لیا تم نے عذاب بڑا یعنی خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ حکم لکھ رکھا ہے کہ خطاب
اجتہاد میں مواخذہ نہیں ہوتا اور حکم فدیہ لینے کا تم نے باجہاد دیا کہ اوس میں خطا
ہوئی لہذا تم سے مواخذہ نہوا آپ بعد نزول اس آیت کے دو ہفتے گئے اور آپ نے
فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سو گھر اور سعد بن معاذ کے کہ اوکلی بھی رائے شل حضرت عمر
کے تھی کوئی بچتا اس مقام پر علمائے یہ مسئلہ نکالا کہ انبیاء کے اہل حکم باجہاد
بھی دیتے ہیں اور اوس میں خطا بھی ہوتی ہے لیکن خدا تعالیٰ انبیاء کو خطا پر قائم نہیں کرتا
فَوَرَّادُ سِرِّمٍ مَّطْلَعٌ کر دیتا ہوں اگرچہ اوس وقت اوس حکم پر عتاب ہوا اس واسطے کہ اوس
زمانے میں واسطے جاتے رعب اور ہیبت کے حکم قتل مناسب تھا لیکن بعد ازین
اس شریعت میں حکم فدیہ لینے کا آگیا اور آیت مذکورہ صدر سے پہلے خدا تعالیٰ نے
ارشاد بھی فرمایا کہ جب تک نبی خوب فوہری کفار کی نکرے تب تک اسیروں سے

فدیہ لینا چاہیے اسے بھی معلوم ہوا کہ بعد غزیر می کفار اور راسخ ہو جانے بہت و
 رعب اسلام کے فدیہ لینا نامناسب نہیں حال حضرت عباس نے فدیہ میں اپنی
 بے باگی کا عذر کیا اور کہا اے محمد ^{صلی اللہ علیہ وسلم} شرم کی بات ہو کہ تمہارا چچا قریش میں مال فدیہ
 کے لیے ہاتھ پھیلا دے آپ نے فرمایا کہ بوقت نیش آنے اس سفر کے تم جو سونا
 ام الفضل اپنی زد جو کے پاس رکھ آتے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباس نے کہا بیشک
 تم نبی برحق ہو اوس سونے کی کسی کو خبر نہیں بیشک خدا تعالیٰ نے تمہیں اوس کی خبر
 دی اور اسی وقت حضرت عباس ایمان لائے لیکن رہنا حضرت عباس کا مکہ
 میں مصلحت تھا اس لیے آپ نے وہیں اونکو پھر جانے کی اجازت فرمائی حال منجملہ
 اسیران بر حضرت ابوالعاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ نبی کریم
 ایک دختر آپ کی اونکے نکاح میں تھیں اونکے فدیہ میں بی بی زینب نے کچھ زیور
 بھیجا اوس میں ایک حائل تھی حضرت بی بی خدیجہ کی کہ اونھوں نے اپنی بیٹی کے
 ہیز میں دی تھی آپ کو وہ حائل دیکھ کے خدیجہ کو یاد کر کے رقت آئی اور اصحاب
 آپ نے کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جاوے اصحاب نے یہ بات بل
 و جان قبول کی آپ نے ابوالعاص سے یہ وعدہ کیا کہ مکے پہنچتے ہی حضرت بی بی
 کو دینے میں پونچھا وین اور انھیں رخصت کیا ف جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ
 ہوا اور باقی صحابہ سے افضل ہیں اور سب بہشتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
 خلفائے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر کرتے تھے صحیح بخاری میں ہو کہ حضرت
 جبریل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس طرح تمہارے اصحاب میں
 اہل بدر عالمی رتبہ ہیں نسبت باقی اصحاب کے اسی طرح جو ملائکہ کہ جنگ بدر میں حاضر
 ہوئے وہ اس رتبہ اور اعلیٰ ہیں نسبت اور ملائکہ کے نمکبتہ اہل بدر کی و فضیلت یہی ہو کہ اوس
 نائید دین میں کی ہوئی اسلئے موقع پر کہ حج دین کی قائم ہو گئی ہمارا ہی جناب ہوا

بہشتی

فضیلت صحابہ

۷۷

صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس سے معلوم ہوا کہ تائید دین شہین فضل عبادات ہو

فصل چوتھی نکاح حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان میں

منجملہ احوال سنین ہجرت کے نکاح حضرت فاطمہؑ ہر رمنی اللہ عنہا کا ہی ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹیوں میں حضرت فاطمہؑ کو بہت چاہتے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ زیادہ مقبول تھیں آپ نے ارشاد کیا کہ فاطمہؑ شہت کی سب عورتوں کی سردار ہیں جب بنو ان ہوئیں حضرت ابو بکرؓ اور بھی حضرت عمرؓ نے اوسکے نکاح کی درخواست کی آپ نے فرمایا وہ چھوٹی ہو اور حضرت عثمانؓ سبب ہوئے ایک بہن حضرت فاطمہؑ کے اوس کے نکاح کی درخواست نہیں کر سکتے تھے اور حضرت علیؓ کو سبب بے مقدوری کے جرات اوس درخواست کی تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ سے واسطے درخواست کی گئی اوسھوں نے اپنی بیٹی کا عذر کیا اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری درخواست قبول نہ ہوں یا نفرما دین حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ تمھاری درخواست منظور ہوگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرائن مزاج سے یہ بات اوسھوں نے پائی ہوگی حضرت علیؓ واسطے درخواست نکاح بی بی فاطمہؑ کے حضور اقدس میں گئے اور حضرت فاطمہؑ کی خواستگاری کی آپ نے مرحبا کہا اور خوش ہوئے بعد ازیں حکم خدا تعالیٰ کا پونچا کہ نکاح فاطمہؑ کا علیؓ سے کرو آپ نے حضرت علیؓ کی درخواست پذیرا فرمائی اور حضرت علیؓ نے کہا کہ مہر کے قابل میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا کیا اسباب ہیں اوسھوں نے بیان کیا کہ ایک زرہ لہذا ایک گھوڑا ہے آپ نے زرہ کے نیچے کا حکم دیا اور گھوڑے کے لیے ارشاد کیا کہ تمھیں جہاد کی ضرورت ہے اوس سے مت جدا کرو زرہ حضرت عثمانؓ نے چار سو انہی درم کو خرید لی اور زینت ادا کر کے وہ زرہ بھی حضرت علیؓ کو پیش کر دی

کہ اسے بھی آپ رکھے حضرت علیؑ سب در انہم زہ کی قیمت حضور میں لائے آپ نے ایک شمش حضرت بلالؓ کو دی کہ ان درہوں کی خوشبو فاطمہؑ کے لیے لے آؤ اور باقی آپ نے حضرت ام سلمہؓ کو دیکر فرمایا کہ اسے ہمیز یعنی خانہ دہری کا سامان بنی بنی فاطمہؑ کا کر دو ایک پلنگ و دو نہالی کٹان کی دو چادر بُرد کی اور ایک ٹکریہ اور دو بازو بند چاندی کے اور ایک مشک پانی بھرنے کی اور دو گھڑے بنی کے اور چند چیزیں اسی قسم کی طیار تھیں پھر آپ نے شرفا و احیان مہاجرین و انصار کو ایک دن جمع کئے خطبہ پڑھ کر کئی حضرت فاطمہؑ کا ساتھ حضرت علیؑ کے کر دیا اور مہر چار سو دینار چاندی کے باندھے جو حساب دیرہ سو تولہ ہوتے ہیں اور نکاح سے پہلے خود حضور نے حضرت بنی بنی فاطمہؑ سے سچا کیا تھا یعنی پوچھا تھا کہ تمہارا نکاح علیؑ سے کر دینا خاموش رہی تمہیں اور خاموشی او کی اذن قرار پائی جیسا کہ حکم ہو کہ سکوت بکر کا بوقت استیذان ولی اقرب کے اذن بعد صبحین میں ہو کہ بعد اذان کہ بنی بنی فاطمہؑ رضی اللہ عنہا کو آپ نے رخصت کر دیا آپ اونکے گھر تشریف لینگے اور پہلے حضرت فاطمہؑ سے پانی منگوایا وہ ایک قعب میں پانی بھر لائیں آپ نے بعد اس پانی میں گھی ڈالی پھر حضرت فاطمہؑ سے کہا کہ آگے آؤ وہ آگے آئیں آپ نے پانی اونکے سر دینے پر چھڑکا اور پھر حضرت فاطمہؑ سے کہا بیٹھ پھر دو اونھوں نے بیٹھ پھیری آپ نے پانی او کی بیٹھ پر چھڑکا اور دعا کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ عَبْدِكَ وَ عَلٰی بَنَاتِهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّكِيْهِ اَللّٰهُمَّ تَبْرِئْنَا مِنْ كُرْهَاتِهِمْ فَاَطْمَئِنَّا وَ اَوْسَلِ اَوْلَادَكَ شَيْطَانِ مَرْدُوْسٍ پھر آپ نے فرمایا پانی لاؤ حضرت علیؑ کہتے ہیں میں سمجھا مجھے حکم ہو میں قعب میں پانی لایا آپ نے پانی میں گھی ڈال کے حضرت علیؑ کے اول سر دینے پر پھر درمیان دونوں شانوں کے چھڑکا اور مثل حضرت فاطمہؑ کے اونکے لیے بھی دعا کی اور بوقت نخل آپ نے دونوں صاحبوں کے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور سید ہوتے

بکثرت طیبین اور طاہرین کے اونکی اولاد میں سے دعا فرمائی آپ نے فرمایا جَعَّ
 اللَّهُ شَمْلَكُمْ سَامًا وَاسْعَدَ جَدَّكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ سَامًا وَخَرَجَ مِنْكُمْ
 كَثِيرًا طَيِّبًا یعنی خدایتعالیٰ تم دونوں کو بخوبی اکٹھا کرے اور تمہارا بخت بڑا کرے اور
 تم پر برکت کرے اور تم میں سے بہت طیب پاکیزہ پیدا کرے اور بعد نکاح کے ایک
 طبق چھوٹاروں کا منگوا کے حکم دیا کہ لوٹ لو ف دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت
 نے قبول فرمائی اور بنی فاطمہ میں ایسے طیبین طاہرین پیدا ہوئے کہ اور کسی کی
 اولاد میں نہیں ہوئے لایمہ اطہار و کبارہ اولیاء اللہ مثل حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
 قدس اللہ سرہ العزیز کے کہ قدم اوٹھنا سب اولیا کی گردن پر ہو اور یہ بات کہ میرا قدم
 سب اولیا کی گردن پر ہو حضرت مہدیؑ نے بحکم الہی کسی تھی اور سب اولیا اللہ انکے
 علامہ شان کے معترف تھے شیخ محی الدین العربی نے فتوحات مکیہ میں بیان مقامات
 و مراتب تصرفات اولیاء میں حضرت کو بہت بلند رتبہ اور قوی التصرف لکھا ہوا امام مہدیؑ
 خاتم الخلفاء الراشدين والایمہ المجتہدین بھی بنی فاطمہ سے ہو گئے امام حسن رضی اللہ
 عنہ کی اولاد میں ف ہونا امام مہدی کا امام حسن کی اولاد میں اس میں دو گئے ہیں
 ایک یہ کہ حضرت ابراہیمؑ کے بڑے بیٹے اسمعیلؑ تھے اور اوسنے چھوٹے اسحقؑ جنوں
 حضرت اسحقؑ کی اولاد میں سب انبیا ہوئے اور اشرف الانبیا خاتم النبیین صلی اللہ
 علیہ وسلم حضرت اسمعیلؑ خلف اکبر کی اولاد میں ہوئے اسی طرح سبط اصغر حضرت امام
 حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں اور ایمہ اطہار ہوئے خاتم الایمہ والخلفاء الراشدين
 امام مہدی سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہوئے دوسرا چھوٹا
 کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حبہؑ کے واسطے محفوظی است جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے مقبولی اور خویشی سے خلافت کو چھوڑ دیا تھا اوسکے صلہ میں
 اللہ تعالیٰ نے اونکی اولاد میں خاتم الخلفاء کو پیدا کیا جو ساری زمین کے بادشاہ

حضرت علیؓ کی زندگی

امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں
 امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں
 امام مہدیؑ کی اولاد میں

۳۷

ہو گیا اور امور دینیہ اور فرائض محمد بن علی صاحبہما الصلوٰۃ والسلام اور ان کے عہد میں
علی وجہ الکمال ظہور میں آئی جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنی جان و حیات سے
خدا کے لیے ہر گز سے تھے اور ذبح ہونے کے لیے اپنے آپ کو دیدیا تھا
اللہ جل جلالہ نے ان کی اولاد میں خاتم النبیین ﷺ پیدا کیا کہ جان و جان ہو اور نبی کی حیات
بلکہ اور حیات بدی کروں اشخاص نے حاصل کی اور تابقہ عالم فیض اور کارہنگا

فصل پانچویں غرق اُحد کے بیان میں

منجملہ غزوات مشہورہ غزوہ اُحد ہی شرح اوسکی یہ تو کہ کفار قریش نے کہ بڑا بیخ
شکست کھاتے اپنے بدر میں اور قتل مقتولین کے رکھتے تھے ایک لشکر بھاری مرتب
کر کے بقصد انتقام مدینے پر فوج کشی کی مرضی مبارک مدینے سے باہر جانے کی تھی
قصد یہ تھا کہ شہر مدینہ قائم رہے فوج اُحد کو وقت آنے اوسکے دفع کرین اکثر صحابہ
مشی حضرت حمزہ و سعد بن عبادہ و دیگر مردم اوسن و خبیث کا یہ مشورہ ہوا کہ باہر نکل کے
لڑیں ہر چند کہ بعض اصحاب انصار نے یہ بات بھی کہی کہ ہم نے پہلے سے یہ بات تجویز
کی ہو کہ جب کوئی لشکر مدینے پر چڑھ آیا ہو اور مدینہ میں ہی قائم رہے مدافعت
کی ہو تو خواہی تھا وہی فتح اہل مدینہ کی ہوئی ہو اور باہر نکل کے لڑائی میں اہل مدینہ
کی فتح نہیں ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہرگز باہر تشریف لیجا نیکی
تھی لیکن اصحاب بو صوفین نے کمال مبالغہ اسی بات میں کیا کہ باہر نکل کے ہی
لڑنا چاہیے حتیٰ کہ آپ برخلات مرضی دو لٹھانے میں جاسکے سلاح جنگ بہن کے
باہر تشریف لائے اوسوقت اصحاب یہ سوچے کہ برخلات مرضی مبارک اصرار نہ
نہیں لہذا حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ کا دل باہر جانے کو نہیں چاہتا تو بہتر یہی
مدینے میں ہی ٹھہر کے لڑائی کیجاوئے آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ بدن پر کھائے
تب زور انہیں کہ قبل جنگ سے حکم الہی سلاح کھولے اب میں ہتھیار نہیں اوداروں گا

اور آپ باہر کو روانہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اگر ثابت قدم رہو گے خدا تعالیٰ تمہیں فتح دے گا اور متصل جبل احد کے دونوں شکرون کا مقابلہ ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک لشکر دو پہاڑوں میں تھا اور دھر سے اندیشہ اس بات کا تھا کہ دشمن پشت پر سے آگے حملہ کریں لہذا آپ نے عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ بچاس تیر اندازوں کے دہان متین کیا اور کہا کہ اوس دے کی تم خبر رکھو اگر کفار اور دھر سے قصد کریں تم تیر باران کر کے دفع کیجو اور کسی حال میں خواہ ہماری فتح ہو خواہ شکست تم اوس جگہ سے مت ہٹو اور لڑائی شروع ہوئی شجاعان لشکر اسلام نے دادرمانگی کی سی اور خون کفار سے اوس میدان کو لالہ زار کر دیا اور کئی مرتبہ جانب دے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا مگر سبب تیر اندازی ہمارا ہیان عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ کے قابو نہ پایا بالآخر کفار کو ہزیمت ہوئی یہاں تک کہ ہند وغیرہ عورتیں جو جانب کفار تھیں ایسی پریشان ہو کے بھاگیں کہ ادنیٰ پنڈلیاں کھل گئیں خنثال نظر پڑے لشکر اسلام آگے بڑھا اور لوگ غنیمت میں مشغول ہوئے تب ہمارا ہیان عبداللہ بن جبر بھی آگے بڑھے بہتر عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ نے منع کیا تا ناکل دس آدمی اوس کے ساتھ رہ گئے تب خالد بن الولید نے کہ اوس زمانے میں کافر تھے دے کی جانب سے مع انبوہ کفار فرار ہوئے کے حملہ کیا سعید بن جبر رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیوں کے شہید ہوئے اور پشت لشکر اسلام سے بکبارگی فوج کفار نے ایسا غلبہ کیا کہ اہل اسلام چران ہو گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ زخمون کا پونچھا چہرہ مبارک خون آلودہ ہوا و دنان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہوا اور ابن قیسہ ایک کافر آپ تک پہنچ گیا اور اوسنے آگے تلوار ماری آپ سبب صدمہ زخم کے اور بھی اس سبب کہ آپ دوزرہا میں پہنچے تھے بخت بوجہ آپ پر تھا ایک غار میں گر پڑے اور ابن قیسہ نے پکار کے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور شیطان بے بھی

جعال بن سراقہ کی صورت بکر سارے لشکر میں اس خبر کو مشہور کیا کہ محمد مقتول ہوئے تب اکثر مسلمانوں کے پاؤں اوٹھ گئے اور صورت ہزیمت کی واقع ہوئی چند اصحاب پرین وانصار مثل حضرت ابوبکر و عمر و علی و طلحہ و اسید بن حضیر وغیرہ رضی اللہ عنہم قائم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن دوز رہیں پہنے تھے نیچے جگہ سے اوپر آپ نے چڑھنا چاہا وہاں ایک پتھر تھا بسبب ضعف کے کہ زخموں سے آپ کو ہو گیا تھا اور بسبب بوجھ زہون کے آپ اوس پتھر پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ نے بیٹھ گئے اور کہا کہ آپ میرے کندھوں پر پاؤں رکھ کر چڑھ جا دیں آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ حضرت طلحہ سے بہت راضی ہوئے اور فرمایا اے حبیبِ حلقہ یعنی طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کر لی حضرت بی بی فاطمہ بھی وہاں جا پونجھیں اور انھوں نے بوریہ کا ٹکڑا جلا کے زخم میں بھرا تب خون بند ہوا حلقے خود کے رخسار پر کہ میں گھس گئے تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے اپنے دانتوں سے زور کر کے اون حلقوں کو نکالا پہلے ایک حلقے پر دانتوں کو جما کے نکالا بسبب شدت زور کے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر دانتوں کا زور کر کے نکالا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا اون سے بھی حضرت بہت راضی ہوئے حال اوس میں شتر آدمی اصحاب میں سے شہید ہوئے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی شہید ہوئے شرح اوس کے قصہ شہادت کی یہ جی کہ جنگ بدر میں حضرت حمزہ کے ہاتھ سے کہ شجاع صفدر تھے خوب شجاعت و کافر کشی غور میں آئی تھی طعیم بن عدی اور عتبہ باپ ہند زوجہ ابوسفیان کا انھیں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اسی سبب جہیر بن مطعم نے کہ جھنجھا طعیم کا اور مالک وحشی کا تھا وعدہ آزادی کا در صورت قتل کرنے حضرت حمزہ کے اور ہند نے وعدہ انعام کا وحشی حبشی سے کیا تھا اور وہ وحشی بھی خربہ لکھنے میں

وہاں پہنچ کر
حضرت طلحہ کا

شہادت حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ

خوب مشاق تھا سو وحشی سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ بروز اُحد معرکے میں میں نے دیکھا
حضرت حمزہ کو کہ مانند شیر کے حملہ آور ہیں اور میری طرف کو آتے ہیں میں بھاگنا اور کتر
کے ایک پتھر کی آڑ میں چھپ رہا اور انہوں نے مجھے نہیں دیکھا جب میرے برابر پہنچے
میں نے اسی کہیں سے حربہ اپنا پھینک کر مارا اور ان کے زیر ناف لگا دیا وہ میری طرف
بھٹے دو چار قدم چلے گر پڑے میں سمجھا کہ زخم کام کر گیا پھر میں نے پاس جانے کے حربہ اپنا
نکال لیا ہندو جبر قتل حمزہ کی پاس کے بہت خوش ہوئی اور غش کے پاس پہونچنے کے
موفقہ کیا یعنی ناک و کان کاٹے اور اعضاء متنازل بھی کاٹ ڈالے اور پیٹ چیر کے
جگر حضرت حمزہ کا نکال کے دانتوں سے چبایا حال حضرت یمان والدہ حذیفہ
رضی اللہ عنہ کے بھی جنگ اُحد میں شہید ہوئے گھبراہٹ میں مسلمانوں کی تلواریں اوپر پڑیں
حذیفہ رضی اللہ عنہ بہتیرا کہتے رہے میرا باپ ہی میرا باپ ہی کسی کے دھیان میں
نہ آیا حال امی بن خلف کہ کفار قریش میں ایک سردار تھا اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عناد رکھتا تھا ایک گھوڑا اوس نے پالا تھا اور کہتا تھا
آپ سے جب کلاپ کے میں تھے کہ میں نے یہ گھوڑا تمہارے قتل کے لیے پالا ہے
میں اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کروں گا آپ نے اوس سے فرمایا تھا کہ میں بھی
تمہیں انشاء اللہ تعالیٰ قتل کروں گا یہ روز اُحد وہ گھوڑا کوداتا ہوا آپ کے قصد پر آیا
صحابہ نے چاہا کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے اوسے دفع کریں آپ نے فرمایا کہ
آئے دو جب متصل آیا آپ نے ایک صحابی سے نیزہ لیکے اوس کے گلے میں
آہستہ مار دیا ایک زخم خفیف پوست خراش لگا وہ چلاتا بھاگا جب لشکر میں پہونچا
لوگوں نے کہا کہ تیرے کچھ زخم ایسا نہیں لگا ہی کیوں ایسا چلاتا ہی اوس نے
کہا تم نہیں جانتے کہ اُسے ہاتھ کا زخم ہی محمد کے ہاتھ کا زخم ہی اگر وہ مجھ پر تھوکتی
مارنے بیشک فرجاتا بعد ازین وہ راہ میں موضع سرف میں داخل جہنم ہوئے تھے

مقتول عثمان بن
لحمہ اور اس کے
خلف

مقتول حمزہ

روایت کی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار میں رات کو بطن راجع میں
 جہان ابی بن خلف مرا تھا چلا جاتا تھا دیکھا کہ ایک شخص آگ کی زنجیروں میں بندھا ہوا
 چلا آتا ہے مجھے پانی دو اور ایک نگہبان اوسکے ساتھ ہو وہ کہتا ہے خبردار اسے
 پانی نہ دینا یہ قتل کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا ابی بن خلف کا فری
 حال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معرکہ جنگ میں جب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو مذکھیا مجھے گمان ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے بسبب ناخوشی کے ہم سے کچھ
 پیغمبر کو آسمان پر اٹھالیا اور میں نے کہا کہ اب زندگی میں کیا لطف ہو اور تو اور لیکے
 کفار کے غول میں بہ نیت حصول شہادت گھس گیا اور تلوار مار تے مار تے غول
 پریشان کر دیا اور یکبارگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر پڑے حضور میں بہو بچکر
 حیات تازہ حاصل کی حال جو صحابہ کہ غزوہ احد میں بھاگے اور کما تصور اللہ
 جل جلالہ نے معاف فرمایا اسلئے کہ وہ لوگ مخلص جان شمار آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے تھے یہ تصور اون سے بمقتضیٰ بشریت ہو گیا تھا قرآن مجید میں
 آیت عفو کی موجود ہے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اصحاب وہاں
 موجود تھے پہاڑ پر چڑھ گئے کافروں نے بھی چڑھنا چاہا آپ نے دعا مانگی
 کہ اے نبی یہ چڑھ لشکین خدا تعالیٰ نے اونھیں روک دیا کہ وہ چڑھ سکے
 بعد ازین ابوسفیان نے کہ افسر لشکر کفار وہی تھا پکار کے پوچھا کہ محمد بن
 فرما کہ جواب نہ دے پھر اوسنے پوچھا کہ تم میں ابو بکر ہیں آپ نے فرمایا کہ جواب نہ دے
 پھر اوسنے حضرت عمر کو پوچھا آپ نے تب بھی جواب دینے سے منع کیا تب ابوسفیان
 نے چلائے کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ تینوں شخص مارے گئے حضرت عمر کو تاب نہ دی
 اور انھوں نے چلائے کہا کہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں شخص زہن میں تیرے اوپر
 ریح اذیر ملا دینے کو پھر کہا کہ سال آئینہ بمقام بدر ہمارے تمھارے لڑائی ہو گئی ہے

اللہ غلام ابی بن خلف
 نے میں کوئی چھوڑا نہ
 نام کوئی واسطہ کرنا
 ابی بن خلف کی تائید
 یہی ثابت ہے کہ

بہرہ

یہ خبر میری طرف سے
نہایت عجیب و غریب ہے
مفسرین در آخر کتاب
میں لکھ رہے ہیں

فرمایا کہ کدو بہت اچھا پھر ابوسفیان نے کہا اَعْلٰی حُكْمٌ بَلَدٌ ہوتا ہی پہلے اپنے
اصحاب سے کہا جواب دو عزیز کیا کہ کیا جواب دین فرمایا کہو اللہ اَعْلٰی وَاَجَل
صحابہ نے یہی کہا پھر ابوسفیان نے کہا عَزَّی لَنَا کَا عَزَّی لَکُمْ عَزَّی ہمارے ہی
اور تمھاری عَزَّی نہیں آپ نے فرمایا جواب دو صحابہ نے پوچھا کہ کیا جواب دین آپ
نے فرمایا کہو اللہ مَوْلٰنَا وَاَمَوْلٰی لَکُمْ اَسَدُہَا رَا مَوْلٰی ہُو اور تمھارا کوئی مَوْلٰی
نہیں پھر ابوسفیان نے کہا کہ مقتولین میں تم شہداء ہو گے یعنی ناک اور کان اور اعضاء
ہوئے سو مینے یہ حکم نہیں دیا تھا اور میں اس بات کا خوش بھی نہیں ہوا پھر ابوسفیان
مع اپنے لشکر کے مکہ کو پہنچ گیا حال بعد مزاجت کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سے
اور ترے اور مقتولین میں حضرت حمزہ کو اس حالت سے دیکھ کے بہت ہلکے ہوئے اور
مقتولین کو بے غسل و کفن اور بھینچن خون آلودہ کپڑوں سے دفن کر دیا اور ایک
ایک قبر میں دو دو شہیدوں کو دفن کیا اور جبکہ قرآن شریف زیادہ یاد تھا اسے لگے
کیا بعد ازین مدینہ کو معاودت فرمائی مدینہ میں احوال جنگ سن کے بہت غم ہو رہا
تھا اور نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خبر مشہور ہوئی اس کا صدر
جان اہل مدینہ پر کہ عاشق زار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے زیادہ اڑھ تھا اور جب
تفتیش آپ کی ہی صحت و سلامتی کی تھی اپنے عزیز و قریب کا کسی کو ایسا خیال نہ تھا کہ
ایک بی بی انصاری کو نام او بھاکبشہ بنت رافع تھا سعد معاویہ کی ان اور اون کا بیٹا
عمر بن معاویہ اس لڑائی میں شہید ہوا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی فوج
حال کے لیے بڑا غم تھا جب خبر آپ کے عود فرمائے سنی کہا مجھے قرار نہ لگا جب تک
میں بحال مبارک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لوں اور چھپٹ کے راہ میں پر نہیں اور بحال
مبارک دیکھ کے کہا کُلُّ مَصِیْبَةٍ بِعَدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللہ حَلَّ ہر مصیبت بعد آپ کی
سلامتی کے اسی پیغمبر خدا نے حقیقت تھی آپ نے اون سے تعزیت اور ان کے پیغمبر

الحمد لله الذي هدانا لهذا
 ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله
 عليه
 بیان فضیلت
 شہدائے اعدا

کی کری اور فرمایا کہ تجھے بشارت ہو کہ تیرا بیٹا بہشت میں ہو اور سب شہیدوں کے اقدار کو یہ خوشخبری سنا دو کہ انکے اقا و بھائی جو شہید ہوئے بہشت میں ہیں کہشہ نے کہا کہ جب یہ حال ہو تو جاے غشی ہو آپ پس مازون کے لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ حُزْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْهُمْ مُّصِیْبَتَهُمْ حَالِ اَنْتَ جَلَّ جَلَالُكَ لَ شَہداء اچھ کے لیے آیتیں بھیجیں اس مضمون کی کہ وہ نرزہ ہیں خدا کے نزدیک اور انھیں مردہ مت سمجھو خدا تعالیٰ کے پاس سے وہ رزق پاتے ہیں اور سبب اون نعمتوں کے جو اللہ تعالیٰ نے انھیں دی ہیں خوش ہیں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہدا کی ارواح کو سبز طائر کے قالب میں رکھ کر اجازت دی ہے کہ بہشت میں چلن چاہیں سیر کریں جو چاہیں کھاویں اور رات کو سونے کی قندیلوں میں کہ ساچھ میں ہیں جارہی ہیں اور بھی حدیث صحیح میں وارد ہے کہ اللہ جل جلالہ نے شہدا کو حضور میں بلا کے اون سے کلام کیا عبد اللہ والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کر دو تمہیں دیجاؤ انھوں نے عرض کیا کہ ہمیں سب نعمتیں بہشت کی ملتی ہیں ہمیں اب کس چیز کی خواہش ہو گی کی البتہ خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جاویں اور تیرے لیے پھر شہید ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں دوسری بار جانا نہیں ہو سکتا لہذا یہ آرزو تمہاری حاصل نہو گی تب انھوں نے کہا ہمارا حال ہمارے بھائیوں کو پہنچا دیا جائے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل کیں وَلَا تَحْزَنْکَ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَالُکُمْ اَتَمَّرَکُمْ حَالِ اور حضرت جابر سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ واللہ میرے بہت مقروض تھے اور چھوٹے باغ میں جو پیدا ہوئے اون سے میں نے چاہا کہ قرض ادا ہو جائے لیکن میری دولت میں وہ واسطے اداسے قرض کے کافی تھے لہذا میں نے حضور میں عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لے جائیں تو غالباً مجھ پر آپ کے

پھر تھے مین کہیں ایسا نہ ہو کہ بات اولٹ جاوے ابوسفیان نے دینے کی طرف رخ نکھیا اور بچلت کے کوروا نہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند منزل تعاقب کر کے بائو کو عین عین مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے منزل حجر الاسد تک آئے تشریف لیگئے تھے لہذا یہ سفر غزوہ حجر الاسد کہلاتا ہے

فصل چھٹی غزوہ بدر ثانی کے بیان میں

ابوسفیان اُحد سے پھرے وقت کہ گیا تھا کہ سال آئینہ میں بدر پر پھر لڑائی ہوگی جب وہ زمانہ قریب ہوا اور ابوسفیان لڑائی کے لیے بدر تک نہ آسکا اوسنے چاہا کہ ایسی صورت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بدر پر بخا وین تاکہ اون سے نجات ہو اوس نے ایک شخص کو کہ نیم بن مسعود نام تھا دینے کی طرف بھیجا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پونچھو کہ ابوسفیان نے بہت لشکر جمع کیا ہے اور بدر پر آیا چاہتا ہے اوس شخص نے دینے میں آئے اہل اسلام سے وہ بات کہی اونھوں نے سن کے کہا جَسْبُنَا اللہُ وَنَعْمَ الْوَاكِيلُ ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر کے ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لیگئے ابوسفیان مابے ڈر کے آیا اور آپ نے مع لشکر ہزار و ہن مقام کیا اور وہاں اصحاب نے تجارت اموال بہت شمع حاصل کیا چنانچہ حضرت عثمان سے منقول ہے کہ ہر دینار پر مجھے ایک دینار نفع ہوا پر وہاں سے خوش و خرم بے جنگ و رخ پھر آئے یہ ایتین الذین قال لهم الناس لان الناس قد جتمعوا لكم فاخشوهم فزادهم ايمانا و قالوا احسبنا اللہ و نعم الوكيل ۝ فَاَنْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لِّمَن يَشَاءُ ۝ وَابْعَثُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ اسی حال کے بیان میں مین

فصل ساتویں سرحد رجب کے بیان میں

جب مشرکین غزوہ اُحد سے پھر کے مین پونچے سفیان بن خالد بنی لویا کی طرف

میں
ابوسفیان نے
دینے میں آئے
اہل اسلام سے
وہ بات کہی
اونھوں نے سن
کے کہا جَسْبُنَا
اللہُ وَنَعْمَ
الْوَاكِيلُ
ہمیں اللہ کافی
ہے اور وہ اچھا
کام بنانے والا
ہے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم
مع لشکر کے ڈیڑھ
ہزار آدمی تھے
بدر کو تشریف
لیگئے ابوسفیان
مابے ڈر کے آیا
اور آپ نے مع
لشکر ہزار و ہن
مقام کیا اور وہاں
اصحاب نے تجارت
اموال بہت شمع
حاصل کیا چنانچہ
حضرت عثمان
سے منقول ہے کہ
ہر دینار پر مجھے
ایک دینار نفع
ہوا پر وہاں سے
خوش و خرم بے
جنگ و رخ پھر
آئے یہ ایتین
الذین قال لهم
الناس لان الناس
قد جتمعوا لكم
فاخشوهم فزادهم
ايمانا و قالوا
احسبنا اللہ و نعم
الوکیل ۝ فَاَنْقَلَبُوا
بِنِعْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ
وَفَضْلٍ لِّمَن يَشَاءُ
۝ وَابْعَثُوا
رِضْوَانَ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ
عَظِيمٍ ۝ اسی حال
کے بیان میں

عقل پسین منقذہ
و سادہ و سادہ و سادہ
نجات داری منقذہ
کلیتہ بن دین و دین
نقیضہ کے بن دین

قبیلہ جھل اور قارہ کے ساتھ لیکے واسطے تنہیت فتح کے پاس قریش کے کئے میں آیا
وہاں اوسنے سنا کہ سلافہ بنت سعد طلحہ بن ابی طلحہ کی زوجہ نے کہ اوسکے چا بیٹے
اور شوہر اُحد میں مارے گئے تھے یہ شہرت دی ہو کہ جو کوئی عاصم بن ثابت کا سر لادے
میں اوسے سواوٹ بہت اچھے دون عاصم کے ہاتھ سے اوسکے دو بیٹے مار گئے
تھے اس لیے سلافہ نے تیر کی تھی کہ میں عاصم کے کا ساتھ سر میں شراب پیو گی سفیان
بن خالد کو سواوٹوں کی طبع ہوئی اوسنے اپنے گھر بھر کے سات آدمی جھل اور قارہ کے
درمیان میں بھیجے انھوں نے بموجب کئے سفیان کے یہ فریب کیا کہ ظاہر میں مسلمان
ہو گئے اور حضور اقدس میں عزم کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے اصحاب میں سے چند
آدمی ساتھ کر دیجیے کہ ہماری قوم کو قرآن مجید سکھا دیں اور کوشش اس بات میں کی کہ
عاصم کو آپ ساتھ کر دیں اور ثابت بن ابی ہلالہ عاصم کے باپ کے گھر جا کر ٹھہرے اور
عاصم سے بہت محبت کا اظہار کیا اون سے کہتے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمہیں ہمارے ساتھ کر دیں تو بہت خوب ہی آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دس آدمی اوسکے ساتھ کر دیے اور عاصم کو اونکا سردار کر دیا وہ دسوں
آدمی ساتھ اون ساتوں کے روانہ ہوئے جب درمیان عسفان اور سکے
کے آئے ایک نے اون ساتوں میں سے جلے سفیان بن خالد کو خبر دی
وہ دو آدمی لیکر چڑھ آیا عاصم مع اپنے ساتھیوں کے غدار کہ ایک اور بچا
ٹپلا تھا چڑھ گئے جب دشمن اوسکے قریب پہنچے عاصم نے اپنے ساتھیوں سے
کہا کہ حصول شہادت کو غنیمت سمجھو اور سب لڑائی کے لیے مستعد ہوئے کافروں
نے کہا کہ ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو تم ہم سے مقابلہ نہیں کر سکتے عاصم نے
کہا کہ ہمیں مارے جانے کا ڈر نہیں دین کے لیے سر دینا ہمارا کام ہی کفار نے
عاصم سے کہا کہ جلدی کرو اور اپنی جان کو ہلاک نہ کرو ہم تمہیں امان دینگے

عاصم نے کہا کہ میں مشرک کی امان لینا نہیں چاہتا اور میں نے سنا ہی کہ سلاذ نے
 قسم کھائی ہو کہ میرے کاسے سر میں شراب پیے یا اللہ تو ہمارے حال کی اپنے پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے سو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا اونکی قبول کی اور
 اون کے حال کی آپ کو خبر دی اور عاصم نے پہلے تیر کفار کے مارے جب تیر
 ختم ہو گئے تیرے سے لڑے جب نیزہ ٹوٹ گیا تب تلوار لی اور یہاں تک لڑے
 کہ شہید ہوئے اور دعا کی کہ الہی میں نے تیرے دین کی حمایت کے لیے جان دی تو میرے
 بدن کو بچا کہ کفار کے ہاتھ تلگے بعد ازین کفار نے چاہا کہ اوں کا سر کاٹ لین تاکہ
 سلاذ کے پاس بجاوین خدا یقانی نے شہد کی کھی کا لشکر بھیجا پاس بدن مبارک حضرت
 عاصم کے ابو مخون نے جگر مٹ باذہا کسی کافر کو پاس نہ لگنے نذیاب رات ہوئی تو
 نے ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ بدن حضرت عاصم کا بہا لے گیا کافر غائب و عاصم
 رہے جب سلاذ کے پاس سفیان بن خالد نے آدمی بھیجا کہ سواوٹ بیچدے ہم نے
 عاصم کو قتل کیا سلاذ نے کہلا بھیجا کہ میری شرط یہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو جیٹاؤ
 سو تم نے دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی نہ کی میں اونٹ ہرگز نہ دوں گی حال
 باقی عاصم کے ساتھیوں کا یہ حال ہوا کہ چھ شخص اور لڑکے شہید ہو گئے اور غیب بن گیا
 اور عبداللہ بن طارق اور زبیر بن دثیمہ یہ تین صاحب کافروں کے سمجھانے سے
 اون کی امان میں آئے بھاڑ پر سے اوڑے کفار نے بد عمدی کر کے اونکے ہاتھ
 کمان کے چلے سے بانوے عبداللہ بن طارق نے جب غداروں کا دیکھا چلے ہاتھ
 کھول کے تلوار کھینچی اور کفار سے قتال شروع کیا کافروں کے حملہ شیراز سے حیران
 ہو گئے اور پتھر برسائے اونہیں شہید کیا اور حضرت غیب اور زبیر کو کفار اسیر کر کے
 لے گئے غیب کو حارث بن عاصم بن غول کے بیٹوں نے سواوٹ دے کے
 مہل لیا تھا کہ حومن اپنے باپ کے کہ غیب کے ہاتھ سے مارا گیا تھا قتل کریں

میں نے

عاصم کو قتل کیا
 سلاذ نے کہلا بھیجا
 کہ میری شرط یہ تھی
 کہ عاصم کا سر یا عاصم
 کو جیٹاؤ

سو تم نے دونوں باتوں
 میں سے ایک بات بھی
 نہ کی میں اونٹ ہرگز
 نہ دوں گی حال باقی
 عاصم کے ساتھیوں کا
 یہ حال ہوا کہ چھ
 شخص اور لڑکے شہید
 ہو گئے اور غیب بن
 گیا اور عبداللہ بن
 طارق اور زبیر بن
 دثیمہ یہ تین صاحب
 کافروں کے سمجھانے
 سے اون کی امان میں
 آئے

اور زید کو صفوان بن امیہ نے بعوض چچاؤس اونٹ کے لئے لیا اس لیے کہ عتبہ اپنے باپ کے عوصن کہ زید نے اسے قتل کیا تھا مار ڈالے دونوں صاحبے میں باہر ذی قعدہ پہنچے تھے بانٹھا رگہ رگہ جانے اشہر حرم کے انھیں قید رکھا متحج بخاری میں ہو کہ خبیث نے ایک بار استرہ واسطے پاکی لینے کے حارث کے ایک بیٹے سے مانگ لیا تھا اسی حالت میں ایک لڑکا اس کا خبیث کے پاس جا پونچا خبیث نے اسے اپنے زانو پر بٹھلا لیا اس عورت کو ڈرا ہوا کہ قیدی ہو کہیں میرے بیٹے کو مار نہ لے خبیث نے کہا کہ مت ڈرو میں ایسا نکرون گا نیچے کو قتل نکرون گا وہ عورت کہتی ہو کہ سینے خبیث سے بستر کوئی قیدی نہیں دیکھا میں نے خبیث کو حالت قید میں انگور کھاتے دیکھا اور ان دونوں کے میں کوئی میوہ نہ تھا اور خبیث زنجیروں میں قید تھے وہ انگور برزق الہی غیبی تھا کہ خدا تعالیٰ نے خبیث کو بھیجا تھا بعد گذر جانے ماہماے حرام کے موضع تعیم میں کہ خباہج حرم سے ہو خبیث اور زید دونوں کو سولی دی خبیث نے کفار سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لوں کفار نے مہلت دی حضرت خبیث نے دو رکعت نماز پڑھ لی مقتولان بے گناہ کے لیے یہ نماز ادھون سے سنت قائم کر دی بعد ازاں ادھون سے یہ شعر پڑھے

وَلَقَدْ أَبَايَ حِينَ أَقْتُلُ مُسْلِمًا عَلَيَّ آيٍ شَقِيقًا كَأَنَّ اللَّهَ مَصْرُوعِي
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ لَيْلَةٍ لَوْلَا أَنِّي نَسِيتُ بِيَارِكٍ عَلَيَّ أَوْ صَالٍ شَلَوِي مَجْرُوعِي

ترجمہ مجھے کچھ پروا نہیں جبکہ میں اراجاتا ہوں سلمان کسی کر دہ پر ہوا خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہو اور اگر خدا یتالی چاہے برکت کرے عضو پارہ پارہ نہ نکرون میں خبیث کو سولی پر چڑھا یا اور قبلے سے منہ پھیر دیا خبیث نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہو قاتینما قتلوا قاتلہم وجہ اللہ پھر خبیث

بج ۳۳۳

کہا کہ اگر تم دین اسلام چھوڑ دو تو ہم تمہیں چھوڑ دین غیبیؑ کہا کہ اگر تمام رومی زمین
 مجھے دین تو بھی میں اسلام سے نہ پھروں ایک جان کیا سو جان اسلام کے
 قربان کافروں نے کہا کہ تمہارا جی چاہتا ہو کہ تمہارے برے چمچ کو سولی ہو اور
 تم اپنے گھر سلامت چلے جاؤ غیبیؑ کہا کہ میرا دل ہرگز نہیں چاہتا کہ میں کفر میں
 ہوں اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچوں میں ایک کا نہاٹا چمچ پھر مقتولان
 بدر کی اولاد و اقارب چالیس آدمی نے نیزے ہر طرف سے حضرت غیب کے
 مارنے شروع کیے اوس وقت منہ حضرت غیب کا قبلے کی طرف ہو گیا اونھوں نے
 کہا شکر خدا کا جس نے میرا منہ اوس قبلے کی طرف کر دیا جو اوس نے اپنے رسول
 کے لیے اور مسلمانوں کے لیے پسند کیا ہو اور حضرت غیبؑ کہا کہ اتنی بہان
 سب دشمن ہیں کوئی دوست نہیں کہ میرا اسلام تیرے دوست کو پونچا دے
 تو ہی میرا اسلام اپنے غیب کو پونچا زیر بن اعلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ
 میں مجلس شریف میں ساتھ ایک جماعت اصحاب کے حاضر تھا آپ برائے رومی
 ظاہر ہوئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ غیب کو کافروں نے قتل کیا اور
 جہر تیل میں اوسکا سلام مجھے پونچا تے ہیں پھر آپ نے فرمایا علیہ السلام
 ورحمۃ اللہ پھر حضرت زید کو سولی دی اونھوں نے بھی پہلے در رکعت نماز
 پڑھی اور جسے گفتگو کفار نے حضرت غیب سے کی تھی وہی ہی اون سے
 سمجھی تھی اور ویسا ہی جواب پایا حضرت غیب کی نفس کو سولی پر ہی لٹکا رکھا
 حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ کوئی ہی
 غیب کی نفس کو سولی پر سے اتار لائے حضرت زید اور مقداد رضی اللہ عنہما
 نے اس کام کا اقرار کیا اور روانہ ہوئے دن کو چھپ رہے اور رات کو چلتے
 بہان تک کہ پاس نفس کے پونچے چالیس آدمی محافظت کے لیے اطراف زمین

جہر تیل

سوتے تھے اونھوں نے آہستہ خبیث کو سوئی پر سے اوتا را اور گھوڑے پر رکھ کے
 لے چلے چالیس دن اوکھے قتل سے گزرے تھے بدن اونکا ویسا ہی تازہ تھا
 اور زخموں سے خون ٹپکتا تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی صبح کو فریش نے خبر پائی
 شہر سوار دوڑائے جب پاس اون دونوں صاحبوں کے پہنچے حضرت زبیر نے
 نقش خبیث کی زمین میں رکھ دی فوراً زمین اوسے ہل گئی حضرت خبیث کو بلایا
 اسی لیے کہتے ہیں حضرت زبیر نے کفار کی طرف منہ کر کے کہا کہ میں زبیر بن العوام
 ہوں اور مانجھی صفیہ بنت عبد المطلب ہوں اور یہ میرے رفیق مقداد بن الاسود ہیں
 تمھارا جی چاہے تو تیروں سے لڑو اور کہو اور تم کے تلوار نیزے سے لڑ لیں
 اور چاہو پھر جاؤ کفار پھر گئے حضرت زبیر اور مقداد نے حضور اقدس میں جاکر
 حال عرض کیا جبریل نے مجلس شریف میں آکے بیان کیا کہ تمھارے اون دونوں
 یاروں کی فرشتوں میں تعریف ہو رہی ہے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 حاصم اور اوس کے ہمراہیوں کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبد اللہ بن اُمیس انصاری
 کو واسطے قتل سفیان بن خالد ملعون کے مامور کیا وہ سفیان کو پہچانتے تھے
 آپ نے اوسکی شکل بیان فرمائی اور ارشاد کیا کہ اوسکے دیکھتے ہی تمھارے
 دل میں خوف آوے گا عبد اللہ بن اُمیس نے اجازت لی کہ جو جی میں آئے
 اوسکے سامنے کہیں اور تلوار لیکے روانہ ہوئے بعد قطع منازل بطن غزوة میں
 پہنچے وہاں اوس کا فرود کیا اور موافق نشانہ ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پہچانا اور اوسکے پاس گئے اوسنے پوچھا تم کون ہو عبد اللہ نے
 کہا کہ میں قوم خزاعہ میں سے ہوں میں نے سنا کہ آپ لشکر حج سے لڑنے کو طیار فرما
 کرتے ہیں میں بھی حاضر ہوا ہوں کہ شریک ہوں اور بہت خوش آمد کی باتیں
 کہیں کہ سفیان بہت راضی ہوا عبد اللہ اوسکے غمے میں داخل ہوئے اور موقع پا کر

مصحف ۳۵

سفیان بن خالد

سفیان بن خالد

سفیان بن خالد

سر اوسکا کاٹ کے مدینے کو روانہ ہوئے اور راہ میں ایک غار میں چھپ رہے خواتین
کے حکم سے اوس غار میں مثل غار ثور کے کمرٹی نے جا لاپور دیا جب سفیان کی قوم کو
خبر ہوئی عبداللہ کی تلاش میں جھپٹے بہتیرا تلاش کیا نہ پایا پھر گئے عبداللہ غار سے نکل کر
روانہ ہوئے اور منازل قطع کر کے حضور اقدس میں پہنچے سر اوس لعین کا زیر پا
مبارک ڈال دیا آپ اور اصحاب بہت خوش ہوئے لکھا ہی کہ آپ نے ایک عصا عبداللہ بن
انیس کو دیا اور فرمایا کہ یہ عصا بہشت میں ہاتھ میں رکھو اس طرح او کو اپنے خوشخبری جنت
کی دیوہ عصا عبداللہ کے ہر وقت ساتھ رہنا تھا یہاں تک بوقت گداؤں ہونے اپنے ساتھ کفن میں لے گیا

فصل انٹھویں قصہ بیرمغونہ کے بیان میں

ابو براء عامر بن مالک بن جعفر کہ مشہور ملاحب الارشہ تھا نجد کا رہنے والا قوم بنی عامر
میں سے بنو حنظلہ اقدس میں حاضر ہوا اپنے اوسے اسلام لانے کے لیے ارشاد
کیا وہ مسلمان تو نہوا اگر دین اسلام کی اوسنے تعریف بہت کی اور کہا میں مسلمان
ہو جاتا مگر مجھے قوم کا خیال ہو آپ کچھ لوگ میرے ساتھ کر دین کہ وہ میری قوم کو
دعوت اسلام کریں اگر وہ مسلمان ہو جاویں گے مجھے کچھ تامل نہ ہو گیا آپ نے
فرمایا کہ مجھے اہل نجد کا ڈر ہو اوس نے کہا کہ کچھ ڈر نہیں میں اپنی پناہ میں لوں گا
آپ نے ستر آدمی اپنے اصحاب میں سے کہ فرما کر کھلانے تھے یعنی قرآن مجید پڑھنے
اونکے ساتھ کر دیے اکثر وہ انصار میں سے تھے اور بعض مہاجرین وہ لوگ بہت بڑے
اور مقبول اصحاب میں تھے دن کو لکڑی اور پانی ازواج مطہرات کے حجروں
میں پونچھاتے اور رات کو نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہتے منذر
بن عمرو کو اوپر امیر کیا اور ایک نامہ رو ساسے نجد اور بنی عامر کو لکھ کے اوسے دیدیا
عامر بن مالک کا ایک حقیقت تھا عامر بن طفیل بن مالک اوسکو اہل اسلام سے کہا
عدالت تھی جب یہ اصحاب بزمونہ میں پونچے اونٹ عمرو بن امیہ ضمری اور حارث بن

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳

کو دیے کہ چراگاہ کو بلجاوین اور خطا حرام بن گھاٹن کو دیا کہ بنی عامر کو پونجاوین حرام
دو آدمی اور ساتھ لے کے خطا پونجاوین کو پاس عامر بن طفیل کے گئے حرام قبیل
اوس قوم کے پونچے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں پہلے جاتا ہوں اگر مجھے امن ہو
بھی آئیو اور وہاں جا کے حرام نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پیغام لیکے آیا ہوں مجھے ادا سے رسالت کے لیے امان دیتے ہو ایک کا فر نے کہا
پس بیٹے کے ایسا تیرہ مارا کہ دوسری طرف سے نکل آیا حوام نے کہا قُوت و دُرُوت
الکف بکۃ یعنی میں مقبوعہ کو پہنچ گیا قسم تو مالک کہے کی اور عامر بن طفیل نے بھی
سے واسطہ لڑائی کے ساتھ اصحاب موصوفین کے کہا اوںھوں نے خیال مان عامر بن
کے قبول نجابت اوس کا فر نے قبائل شعیب اور غصیہ اور برغل اور ذکوان کے پاس
آدھی صبح کے بلایا اور لشکر اتبہ پکڑ کر معوذہ کو جا کے گھیر لیا وہ اصحاب سب
لڑے یہاں تک کہ سب شہید ہو گئے حضرت عامر بن فہرہ کہ غلام حضرت ابو بکر
کے تھے اور حضرت ابو بکر نے ابتداء سے اسلام میں اونکو خرید کر کے آزاد کر دیا تھا اور
ہجرت میں وہ بھی رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بھی شہید ہوئے اور اونکی یہ
کرامت اوسوقت نمایاں ہوئی کہ فرشتے اونکی نعش کو آسمان پر لیکے سب کافروں نے
یہ بات دیکھی حال حارث بن حمزہ اور عمر بن امیہ جب اونٹ چراگاہ سے پھرکے
لائے دور سے غبار اپنے لشکر کی جگہ پر اور جانور اوڑھتے ہوئے اور کافروں کے
سواروں کو کھڑا دیکھا آپس میں مشورہ کیا عمر بن امیہ نے کہا کہ چل کے اس حال
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کریں حارث نے کہا نہیں شہادت مفت نمی ہو
گا ایکو چھوڑیں اور لڑے یہاں تک کہ دو کافر حارث نے قتل کیے بالآخر کافروں نے
دونوں کو اسیر کیا اور جان کنی پناہ دی اسپر بھی حارث نے دو آدمی اور قتل کیے
اور شہید ہوئے اور عمر بن امیہ کو عامر بن طفیل نے پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا

اوسکی ما کے ذمے ایک غلام کا آزاد کرنا تھا اوس میں چھوڑنا عمرو بن امیہ کا محبوب
 کیا علم بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے ایک ایک مقتول کو اہل اسلام کے پونچھا جو
 نے ہر ایک کا حال بیان کیا کہا تھا رے یاروں میں کوئی گم تو نہیں ہی عمرو نے
 کہا کہ عامر بن فہرہ رضی اللہ عنہ ہمیں ہین کہا وہ کون تھے عمرو نے کہا کہ وہ جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقین اصحاب میں تھے عامر بن طفیل نے کہا کہ میں نے
 دیکھا کہ اونکو بعد قتل کے آسمان پر اڑا دیا گیا تھا لیکن حال قاتل حضرت عامر بن فہرہ کا
 کہ ایک شخص جنی کلاب میں سے تھا جابر بن علی نام وہ کہتا ہی کہ سینے نیزہ عامر کے مارا
 اور وہ پار ہو گیا عامر نے کہا فخرتہ اللہ یعنی پالیا سینے قسم خدا کی اور میں نے دیکھا
 کہ عامر کو آسمان پر لیگئے سینے عامر کے کلام میں تامل کیا کہ کس چیز کو پالیا تھا کہ بن
 سفیان کلابی سے جا کے پونچھا اونھوں نے کہا کہ مطلب یہ ہی کہ جنت کو پالیا میں نے
 تھا کہ سے کہا کہ اسلام مجھے تلقین کر د اور میں بسبب مشاہدہ احوال حضرت عامر کے
 مسلمان ہو گیا ابو بردہ عامر بن مالک کو اس قصے سے کہ اوسکی امان میں اوسکے
 پیچھے نے قتل ڈالا بہت بچ ہوا اور اونھیں روزوں میں وہ مر گیا اور عامر
 بن طفیل کے مجلس ربیعہ بن ابی بردہ نے نیزہ مارا اوس سے تو وہ نہ مارا مگر طاعون
 سے کہ ایک پھوڑا بڑی قسم کا اوسکے نکلا تھا مر گیا اوسکے براہ حماقت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو نکلا بھیجا تھا کہ یا تو ملک مجھے بانٹ دو کہ ملک زمین نرم یعنی بہت
 کا اور نکل تھا رے تھے میں رہے اور شہر میرے تھے میں یا مجھے اپنا خلیفہ بعد
 وفات کے کرو نہیں تو میں بڑا شکر لاس کے تم سے لڑوں گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد یا اسد تو خود کام تمام کر دے عامر کا
 مجھ تک نوبت نہ آوے تب وہ طاعون سے مر گیا حال عمرو بن امیہ ضمری
 وہاں سے پھرے راہ میں دو شخص مشرک بنی عامر کے اونھیں ملے عمرو نے اون

بجائے

دونوں کو قتل کیا دل میں سمجھے کہ یہ بھی ایک طرح کا انتقام ہو عامر بن مظنی سے جسے سب اصحاب پر مومنہ کو قتل کرایا تھا اور وہ دونوں مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں تھے اس بات کی عمرو بن امیہ کو خبر نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس کی نسبت کہ بظاہر واقع ہوا دیت تجویز کی اور بنی عامر اور یو دہ بنی نضیر پر حملہ کرتے لہذا آپ کو منظور ہوا کہ بمشورت ان کے بس معاملہ دیت کو طے کرین اور یہ امر غیبی نہیں تھا

فصل نوین غزوہ بنی نضیر کے بیان میں

بعد تشریف آوری آپ کے مدینے میں بنی قریظہ بنی نضیر نے کہ ہر واحد میں سے ایک ایک محلے میں باہر مدینے کے رہتے تھے آپ سے عہد بانڈھا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ اپنی رہیں گے کچھ بدخواہی نکریں گے اور آپ کے دشمن کی مدد نہ کریں گے بعد قتل کرنے عمرو بن امیہ ضمری کے دو مشرک بنی عامر کو جیسا کہ اوپر ذکر ہوا آپ واسطے مشورت معاملہ دیت کے محلہ بنی نضیر میں تشریف لیگے اور اون سے اوس معاملے میں کہا اوتھوں نے کہا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائے ہیں ہم آپ کی ضیافت کریں گے آپ تشریف رکھیں بعد فراغت کھانے سے اس امر میں عرض کریں گے اور آپ کو ایک دیوار کے تے بٹھلایا پھر اون ملاعین نے یہ تجویز کی کہ دیوار سے ایک پتھر لٹھکاکر آپ کو قتل کریں اللہ تعالیٰ نے بوساطت جبریل علیہ السلام کے آپ کو اس بات سے مطلع کر دیا آپ وہاں سے اس طرح اٹھے جس طرح کوئی تھانے جاتا کے لیے اٹھتا ہو اور مدینے کو روانہ ہوئے اصحاب ہمراہی بھی جب آپ کی سعادت میں دیر ہوئی اور معلوم کیا کہ آپ تشریف لیگے مدینے کو چلے گئے آپ بنی نضیر کو کہلا بھیجا کہ تم نے ارادہ غاصد میرے لیے کیا تھا غدار اور نقض عہد تمہاری طرف سے متحقق ہوا اس لیے تمہیں یہ حکم ہے کہ یہاں سے نکل جاؤ دس دن کی مہلت ہے بعد دس دن کے چلے گا اور سکی گردن ماری جائیگی یہود نے نانا اٹھائی کے لیے طیار ہوئے

تب آپ نے بنی نضیر پر لشکر کشی کی اور انکی گڑھی کو جا گھیرا اور محصور کر کے اور انکی عافیت
 تنگ کی حال یہود کو درخت خرما کہ متصل اور انکی گڑھی کے تھے بہت محبوب تھے
 مثل اولاد کے باین خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاوین تو اور انکی روح پر صدمہ
 ہوگا آپ نے حکم درختوں کے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع
 کیے بعضوں نے قسم عمدہ درخت کاٹے باین نیت کہ اسٹکے کٹنے سے کافروں
 کو بچ ہوگا اور بعض اصحاب نے بڑی قسم کے کاٹے باین نیت کہ اور انکو یقین
 کامل اس بات کا تھا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے
 اہل اسلام کے قبضے میں آویں گے عن قسم مسلمانوں کے لیے بچ رہے اسد تعالیٰ
 کو دونوں فصل بے نقصانے حسن نیت پسند ہوئے اور دونوں کو خدا تعالیٰ نے اپنا
 حکم فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْسَةٍ اَوْ نَخْلَةٍ لَكُمْ فَاْتِمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰی اَصْوَابِهَا فَاِذَا
 فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ فَاصْبِرْ ۚ هٰذَا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ جھکاٹی تنے ایک قسم درخت خرما کی یا جھوڑی قائم یعنی
 جڑوں پر سو بچم خدا ہوا اور لیلے کہ رسوا کرے نافرمانوں کو اور صبح بخاری میں ہے کہ آپ نے
 درختوں کے جلائے کا بھی حکم دیا تھا چنانچہ درخت و مان جلائے بھی گئے اسی باب
 میں حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے ۛ وَهَانَ عَلَى سُرَّةِ بَنِي لُؤَيٍّ وَ حَرِيقٌ
 بِالْبُؤَيْرِ مُسْتَطِيرٌ ۛ ترجمہ آسان ہوا سرداران بنی لؤی پر آگ لگا دینا بویہ میں کہ
 شرا سے اوسکے اوڑھتے تھے بویہ اوس جگہ کا نام ہے جہاں درخت خرما بنی نضیر کے
 تھے اور لؤی ہنر سے ایک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصبا و میں ہیں بنی لؤی
 اور انکی اولاد حال انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اون میں ہمیشہ باہم
 لڑائی رہتی تھی اور بنی قریظہ اوس سے ہم عہد تھے اور بنی نضیر خزرج سے اور بنی
 اسد صحابہ کی مدد کیا کرتے تھے عبداللہ بن ابی بن ملول منافق خزرج میں سے
 تھا اس لیے درپردہ اسے بنی نضیر سے وعین مدد کا کیا تھا اور حالت جنگ میں اور

اور انکی اولاد حال انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اون میں ہمیشہ باہم لڑائی رہتی تھی اور بنی قریظہ اوس سے ہم عہد تھے اور بنی نضیر خزرج سے اور بنی اسد صحابہ کی مدد کیا کرتے تھے عبداللہ بن ابی بن ملول منافق خزرج میں سے تھا اس لیے درپردہ اسے بنی نضیر سے وعین مدد کا کیا تھا اور حالت جنگ میں اور

کہ اوس کے ہم عدد تھے منزل مَرِّ الظَّهْرَانِ میں ابوسفیان سے جا ملے سب اشرار کہ دس ہزار ہو گئے تھے دینے کو روانہ ہوئے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچی صحابہ سے پہنچے مشورہ کیا حضرت سلمان نے عرض کیا کہ میں نے ہلک فارس میں دیکھا ہے کہ جب کسی شہر پر بھاری لشکر چڑھ آتا ہے جس کے مقابلے کی اونھیں طاقت نہیں ہوتی گرد شہر کے خندق کھود لیتے ہیں اور اوسکی پناہ میں لڑتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور اپنے خندق کھودنے کا پاس دینے کے بجانب کوہِ سلیم کے حکم دیا اور طرفین دینے کی ضرورت پناہ کی دیوار اور عارتون سے محکم تھیں اس غزوے کو غزوہ خندق اسی سب سے کہتے ہیں اور غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں باریں جہت کہ احزاب جمع حزب کی ہی بمعنی جماعت کے چونکہ کفار جماعتوں کو لیکر چڑھ آئے تھے لہذا یہ غزوہ غزوہ احزاب کہلایا حال خندق کے کھودنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتھ شریک تھے اور سب اصحاب مہاجرین و انصار خندق کھودنے میں بڑی محنت کرتے اور آپ کا یہ حال تھا کہ بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھے حضرت جابر نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا کچھ تدبیر آپ کے کھانا کھلانے کی کرتی چاہیے اونھوں نے ایک صاع جو کا آٹا نکالا اور گوندھ کے خمیر کیا اور ایک بکری کا بچہ ذبح کر آیا حضرت جابر نے جاس کے چپکے سے حضور میں عرض کیا کہ تھوڑا کھانا میں نے پکوا یا ہے آپ تشریف چلین اپنے چلائے فرمایا کہ اسی اہل خندق تمھارے لیے جابر نے دعوت کا کھانا پکوا یا ہے چلو اور آپ نے جابر سے ارشاد فرمایا کہ جب تک میں نہ پونہچوں ہانڈی اوتاں اور آٹا نہ پکاؤں حضرت جابر نے بڑھکر اپنی زوجہ سے کہا کہ کھانا تھوڑا ہی اور آپ سب اہل خندق کو لیے آتے ہیں اونھوں نے کہا کہ آپ بہتر سمجھتے ہیں اور حضرت جابر نے حکم سنایا کہ ہانڈی قبل از قشرین آوری آپ کئے اوتار پور

ذکر خندق و منزل
سلمان بن ابی العاص
صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھ کر فرمایا
ہوئے غزوہ احزاب
نہ وہ غزوہ کہ

آٹا پکائیو آپ تشریف لائے اور کھانے کے پاس جا کے آٹے میں اور ہانڈی میں
آب دہن مبارک ڈال دیا اور دعائے برکت کی پھر آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ ایک روٹی پکاتے والی اور مٹلا لو اور گوشت کی ہانڈی چولہے پر رہنے دو آٹھن
سے گوشت نکال نکال کے پیالوں میں دو پھر آپ نے کھانا شروع کیا سب نے کھانا
آدمی تھے خوب سیر ہو کے کھایا اور ہانڈی گوشت کی ویسے ہی جوش مارتی تھی جسے
پہلے سے تھی اوس میں گوشت ذرا کم ہوا اور آٹا بھی اوتا ہی رہا جتنا تھا سبحان اللہ
کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پوسنے چار سیر آٹے کی روٹی اور
ایک بکری کے بچے کے گوشت سے اتنے بہت آدمیوں نے سیر ہو کے کھایا اور کھانا
اوتنا ہی رہا حال خندق کھودنے میں ایک پتھر ایسا آیا کہ صحابہ اوسکے توڑنے
سے عاجز ہوئے حضور خود وہاں تشریف لیگئے اور بھاڑا کہ اگل آپ نے اوس
پتھر پر مارا وہ ایک تائی ٹوٹ گیا اور اوس میں سے ایک بجلی چلی جس سے آپ کو
عمارات ملک شام کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک شام مجھے دیا
پھر آپ نے دوسری بار پتھر پر کدال مارا پھر بجلی چلی اور اوس میں آپ کو عمارت
فارس کی نظر پڑیں آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک فارس مجھے دیا
پھر آپ نے کدال پتھر پر مارا پھر بجلی چلی اور عمارات ملک مین نظر پڑیں آپ نے
فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک مین مجھے دیا اور وہ پتھر پاش پاش ہو گیا
یہ پیشین گوئی جو آپ نے فرمائی مطابقت اوسکے واقع ہوا ملک مین تو آپ کی حیات
میں ہی قبضے میں آپ کے آیا تھا مگر سبب ارتداد مدین اور دعویٰ نبوت اسودسی
کے اوس میں خلل ہو گیا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں وہ خلل رفع ہو گیا
اور ملک شام اور فارس میں جہاد حضرت ابو بکر کے عہد میں شروع ہو گیا تھا اور
کچھ کچھ ملک اہل اسلام کے قبضے میں آگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں کل

بجلی

بجلی

معجزہ

ملک یمن اور کل تک شام اور کل ملک فارس اہل اسلام کے قبضے میں آیا حال میں ہی بنی قریظہ
یہودی واسطے موافق کرنے بنی قریظہ کے ساتھ ابوسفیان اور احزاب کے محمد بنی قریظہ
میں گیا راہ میں سے ہی ابوسفیان نے جی کو واسطے اس کام کے روانہ کیا تھا کعب
سردار بنی قریظہ نے پہلے تو بہت اظہار ناخوشی کا اوسکے آنے سے کیا بلکہ اوسکو
اپنے مکان کے اندر آنے کا اذن نہیں دیتا تھا اور دروازہ نہیں کھولتا تھا اور
سننے ہی اوسکی آواز کے لہا کہ یہ بڑا نخوس ہی اپنی قوم کا تو ستیا ناس کہو یا اب تک
تباہ کرنے کو آیا ہی لیکن اوسکے کروغریب کی باتوں میں اُسکے پہلے تو دروازہ کھولا
پھر نقص عہد پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور موافقت کفار پر منکرم ہوا
اور کفار قریش اور احزاب کو کھلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور سب بنی قریظہ
احزاب کے ساتھ متفق ہوئے حال بعد مرتب ہونے خندق کے اپنے دہان
لشکر اپنا قائم کیا اور لڑائی کا اہتمام کیا مشکوک شریف میں بروایت حضرت ابوسعید
خدری وارد ہے کہ ایک نوجوان انصاری کہ حضرت ابوسعید خدری کے مکان کے
سامنے اوسکا مکان تھا بایں سبب کہ اوسکا نیا بیاہ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اجازت لیکر خندق پر سے دوپہر کو آیا کرتا تھا ایک دن بوقت چلنے اوسکے
آپ نے فرمایا خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ ہتیار لیلو مجھے بنی قریظہ کا خوف ہی اوس
جوان نے نیزہ اپنا لے لیا جب گھر پہنچا کیا دیکھتا ہی کہ زوجہ اوسکی دروازے
پر گھڑی ہی جو ان نے بمقتضائے غیرت چاہا کہ اپنی زوجہ کے نیزہ مارنے آگئے
کیا کہ جلدی نکر و اندر جا کے دیکھو کہ کس چیز نے مجھے بھلا دیا جو ان اندر مکان
کے گیا دیکھا کہ اوسکے بچھوٹے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہی جو ان نے لباس
سانپ کو نیزہ مار کے نیزے میں پرو لیا اور سانپ نے تڑپ کے جو ان کو
کاٹ کھایا پھر معلوم ہوا کہ وہ سانپ پہلے مرایا وہ جو ان پہلے صحابہ نے

فصل سومین در خندق کے بیان میں

صافہ اس مطلب پر دال ہو اور بیچ والی ہوسے نماز عصر کی یہ وجہ ہے کہ ایک طرف
 اوسکے دو دن کی نمازین ہیں یعنی فجر اور ظہر اور دوسری طرف اوسکے دو رات کی
 نمازین یعنی مغرب و عشا اور فضیلت نماز عصر کی یہ وجہ ہے کہ حدیث صحیح میں وارد ہو
 کہ جسکی نماز عصر کی فوت ہو گویا کہ لڑکے بالے اوسکے اور گھر بار اوسکا سب بھن گیا
 حال عمرو بن عبدود ایک بڑا پہلوان شجاع مشہور تھا جی کہ لوگ اوسے ہزار
 مرد کے مقابل کہتے تھے اور ایک بار قافلہ قریش پر کہ تجارت کو گیا تھا قراق آپ پر
 کہتے ہیں کہ چاس تھے اور عمرو بن عبدود نے تنہا اونکے مقابل ہو کے حملہ کیا سب
 بھاگ گئے جنگ بدر سے زخمی ہو کر بھاگ گیا تھا اور اوسنے عہد کیا تھا کہ جب تک
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقام نہ لے لون گا تیل سر میں نہ لاون گا سو عمرو مذکور
 خندق پر یورش کر کے آیا اور ایک لگے تنگ خندق کی پاس کے اودھر سے خندق کے اندر
 گھس آیا اور اوس نے مبارز یعنی مقابل واسطے لڑائی کے طلب کیا جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
 کو اوسکی مبارزت کے لیے بھیجا اور اوسکے لیے دھارے مٹھولی اور غالب آئیگی فرمائی اور
 ذوالفقار اوسکو عنایت فرمائی جب حضرت علی عمرو بن عبدود کے مقابل ہوئے انھیں
 دیکھ کے وہ بہت ہنسنا حضرت علیؑ نے جو ان کم عمر تھے کہنے لگا تم لڑکے ہو تمہارے میں کیا
 ہاتھ ڈالون اور تمہارے باپ ابو طالب سے اور مجھ سے دوستی تھی تم میرے
 بھتیجے ہوتے ہو میں نہیں چاہتا کہ تمہیں قتل کروں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میرا جی تو
 چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے تجھے قتل کروں پھر پھپھٹ کے حضرت علیؑ اوس سے
 بھڑکے اور آپس میں ہتھیار چلنا شروع ہوا اوسکی تلوار حضرت علیؑ نے سپر پر لی مگر
 اس در سے اوسنے ہاتھ مارا تھا کہ سپر کٹ گئی اور تھوڑا اثر اوسکا سر مبارک حضرت علیؑ
 میں پونچھا اور حضرت علیؑ نے ایسی تلوار ماری کہ سر اوسکا دور جا کر گرا حضرت علیؑ نے

ذکر سنی محمد بن
 عبدود پہلوان
 است حیدر کرار

نعرۂ ابد اکبر بلند کیا پہلے مکان مبارزت میں گرد اوڑھی تھی کہ لشکر اسلام ہے حال
 نظر نہیں پڑا تھا جب آواز تکبیر کی سنی آپ خوش ہوئے اور کفار احزاب کو بڑا رنج ہوا
 گویا اونکی کمر ٹوٹ گئی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تفرقہ
 ڈالنے کے احزاب میں یہ تدبیر سوچی کہ ایک ٹلٹ پیدا اور خرماسے مدینہ کا قبیلہ غطفان
 اور خزاعہ کو دیوین تاکہ وہ قریش سے الگ ہو کے اپنے گھردن کو پھر جاوین وہ
 بھی اس بات پر راضی ہوئے صحابہ سے آپ نے اس باب میں مشورہ کیا انصار
 نے عرض کیا کہ ان کفار کی کیا حقیقت ہو کہ دوزان طمع خرماسے مدینہ چر داز کر دین جب
 ہم مشرک تھے تب تو اونکا حوصلہ ہانتا اب ہمیں خدا تعالیٰ نے عزت اسلام کی دی
 اب ہم کیوں ایسی ذلت اختیار کریں ہم کبھی ایک چھوٹا سا اور نھین نہ پیگے ہمارے
 پاس اونکے لیے سوا کوار کے نہیں ہو آپ نے فرمایا کہ میں یہ تجویز دے کی کہ سارے
 عرب ایک کمان سے تم پر تیر مارنا شروع کیا میں نے جاہا کہ اونکی جماعت متفرق کر دوں
 لیکن تمھاری مصلحت نہیں ہو پس کچھ ضرور نہیں حال ایک شخص کہ اعزہ قبیلہ غطفان
 میں سے تھے اور نعیم بن مسعود اونکا نام تھا جنور میں آگے مشرف باسلام ہوئے
 اور اونھوں نے عرض کیا کہ میں ایک تدبیر خلاف ڈالنے کی لشکر قریش اور بنی قریظہ
 میں کر سکتا ہوں اگر حضور مجھے اجازت دیں کہ جو میرے جی میں آوے سو کون
 میرے اسلام کی اونھیں خبر نہیں اور میرا اونھیں اعتبار ہی میری بات اون میں
 اثر کر جائیگی آپ نے اجازت فرمائی وہ پہلے بنی قریظہ میں گئے اور اون سے
 بہت التیام اور نیکیا ہی کی باتیں کیں وہ اونکی ملاقات سے بہت راضی ہوئے
 پھر نعیم نے کہا کہ تم جو قریش سے اور غطفان سے موافق اور محمد سے تم سے
 عہد کیا بیجا کیا اگر قریش محمد کا کام تمام نہ کریں اور پھر جاوین تو محمد تمہیں فرج کی گئی
 تمھارا کام تمام کرینگے اور تمھیں تنہا اون کے مقابلے کی طاقت نہیں ہووے گا

غطفان غطفان
 واکسے جو دنا غطفان
 واکسے جو دنا غطفان
 واکسے جو دنا غطفان

میں نے فرمایا ہے
 اور بنی قریظہ
 اور بنی قریظہ

میں نے فرمایا ہے
 اور بنی قریظہ
 اور بنی قریظہ

کے کہیں اول سے کہیں
کر کسی سر کی اول سے
قریب کو کوئی بادشاہ
اب اس شخص سے کہیں
اس شخص سے کہیں
جنگلی بچا اول سے
کے مخالفت کے کہیں

کہ اب اسکی کیا تدبیر ہی نعیم نے کہا کہ اب میری صلاح یہ ہو کہ تم قریش اور غطفان کو
کھلا بھیج دو چار سردار یا اولاد سرداروں کی بطور اُؤل کے دیوین کہ تمہارے
پاس رہیں تاکہ جب تمہارا قصد کریں بضرورت حفظ اپنے سرداروں یا اونکی اولاد
کے قریش و غطفان کہ تمہاری مدد کے لیے آنا ضرور ہو اگر وہ اس بات کو مانیں
تو سمجھ لو کہ دل سے اونکو تمہارا خیال ہی نہیں تو وہ دل سے تمہارے دوست
نہیں یہودی قریظہ نے اس صلاح کو بہت پسند کیا اور گما ہم قریش سے اب بھی
پیغام بھیجے بعد ازین نعیم وہاں سے اُد کے قریش کے پاس آئے اور
پہلے اپنا اخلاص اور نیکیاواہ ہونا ظاہر کر کے کہا کہ بنی قریظہ کی ہم نے ایک
خبر سنی ہے تم سے بظہر خواہی بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ بنی قریظہ محمد سے
درپردہ مل گئے ہیں اور اونھوں نے اقرار کیا ہے کہ ہم قریش کی اب مدد کریں گے
اور محمد سے اونھیں کھلا بھیجا ہے کہ تمہاری طرف سے دل ہمارا تب صاف ہوگا
جب تم قریش میں سے کچھ عہ آدمی ہمارے ہاتھ گرفتار کر دو گے سو بنی قریظہ نے
محمد سے وعدہ کیا ہے کہ کسی بہانے سے ہم سرداران قریش میں سے چند آدمی طلب
کر کے تمہارے حوالے کر دیں گے سو اگر وہ تم سے آدمی طلب کریں تم ہرگز نہ جو قریش
نے یہ خبر سن کے نعیم کی خبر خواہی کا احسان مانا اور نعیم وہاں سے اوٹھ آئے اور
غطفان کے لوگوں سے بھی یہی امر بیان کر دیا بعد ازان قریش نے بنی قریظہ
کو کھلا بھیجا کہ ہمیں یہاں پڑے ہوئے بہت دن گزر گئے اب تم ہماری مدد کے
لیے آؤ تو کیا بارگی عہ کریں اوکے جواب میں بنی قریظہ کی جانب سے اسی تحریر سے
جو نعیم نے بنائی تھی پیغام آیا قریش نے سنتے ہی کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا حقیقت میں
بنی قریظہ محمد سے مل گئے ہیں اور صاف اس بات سے انکار بنی قریظہ کو کھلا بھیجا
بنی قریظہ نے کہا کہ نعیم سچ کہتا ہے حقیقت میں قریش دل سے ہمارے دوست نہیں

اور قرار واقعی یہودی قریطہ اور قریش میں بگاڑ ہو گیا **ف** حدیث میں آیا ہے کہ **حُكْمٌ** یعنی لڑائی فریب ہو مطابق اوسکے حضرت نعیم سے واقع ہوا ایسا فریب و جھوٹ گناہ نہیں بلکہ موجب ثواب ہی مان خدر یعنی خلافت عہد کے کرنا دشمن اور کافر سے بھی درست اور جائز نہیں حال جب قریش اور احزاب کو زیادہ دن گزر گئے سردی شدت کی پڑنے لگی ہر سبب ناموافقیت بنی قریطہ کے اونکے دل سرد ہو گئے اسد جل جلالہ نے ایک پروائی ہوا نہایت تند اور تیز بھیجی جس سے جسے کی رسیاں ٹوٹیں میخیں آؤ کھر گئیں گھوڑوں نے لشکر میں چھوٹ کر دُڑ چایا ہانڈیاں اولٹ گئیں شدت سردی اور صدمہ ہوا سے سب بہت گھبرائے ارادہ پھر جانے کا مصمم ہو گیا اوس رات کو جبکہ باد تند کا لشکر کفار پر بہت صدمہ تھا جناب رسول مصلی اسد علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کوئی جا کے احزاب کی خبر لاوے پھر آپ نے بتعین حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اس کام کے لیے مامور فرمایا سردی شدت کی بچہ پڑتی تھی اوس سے محفوظی کے لیے دعا فرمائی حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ میرکت آپ کی دعا کے مجھے جیتے آئے تھیں مطلق سردی نہ معلوم ہوئی بلکہ ایسا حال تھا کہ گویا میں حمام میں چلا جاتا ہوں اور آپ نے فرمایا کہ کسی پر ہاتھ نہ ڈالیو حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں متصل نجد ابو سفیان کے جا پونچھا ہا ہر نیمے ابو سفیان کے آگ جلتی تھی اوس سے ابو سفیان تنہا آپ رہا تھا میرے جی میں آیا کہ ابو سفیان کے تیرا دون مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اندازی سے ممانعت فرمائی تھی لہذا میں نے قصد کیا ابو سفیان کے لشکر کے لوگوں سے کہا کہ اس میدان میں پڑے پڑے تنگ آگئے ہیں سردی کی تکلیف ہی ہوا ہے تندنے یہ بلانا زل کی یہودی قریطہ نے بے وفائی کی اب یہاں ٹھہرنا ہرگز صلاح نہیں پھر لشکر میں واسطے کوچ کے پکار دیا حضرت حذیفہ نے پھر کے یہ خبر حضور اقدس میں پونچھی اور اوس رات میں لشکر کفار چلا گیا اور احزاب میں اس

بیشخصہ

غزوہ کے حالات کا ذکر ہو اور اس آیت میں **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودُهُ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ رِيحًا وَجُودًا أَلْهَمُوا هُمْ** ہوا کا اور لاکھ کا ماسور ہونا واسطے دفع لشکر کفار کے مذکور ہی حال صبح بخاری میں ہی پیش کر لیا پھر گیا آپ نے فرمایا **الآن نَغْزُوهُمْ وَلَئِنْ لَمْ يَنْفُتُوا لَأَكْفُرَنَّ عَنْهُمْ** اب ہم اور ہر چہ جادہ ہو گئے اور وہ ہم پر چڑھ کے نادر ہو گئے سو مطابق اوس پیشین گوئی کے واقع ہوا کہ بعد غزوہ خندق کے پھر کفار آپ پر لشکر نہ لاسکے آپ ہی اون پر غزوہ فتح میں لشکر لی گئے

فصل گیارہویں غزوہ بنی قریظہ کے بیان میں

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتح غزوہ احزاب کے دولخا نے میں تشریف لائے آپ ہمارے تھے کہ حضرت جبریل آئے اور آپ سے کہا کہ تم نے ہتھیار کھول ڈالے اور ہم نے ابھی نہیں کھولے خدا تعالیٰ کا حکم یہ کہ فوراً اپنی قریظہ پر چڑھائی کرو آپ نے اوجی قوت روانگی لشکر کا حکم دیا اور فرمایا کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے محلے میں اصحاب روانہ ہوئے راہ میں آفتاب غروب ہونے لگا بعضوں نے نماز پڑھ لی اور کہا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلد پہنچنا ہی نماز کا قضا کرنا مقصود نہیں اور بعضوں نے نہ پڑھی بنی قریظہ میں پہنچ کر قضا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال سکے دونوں میں کسی پر عتاب نہیں کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطا سے اجتہاد میں مواخذہ نہیں ہوتا دونوں میں سے ایک بیشک خطا پر تھے اور آپ نے عتاب نہ فرمایا اور نماز پڑھنے والے حقیقہ کے مشابہ ہیں اور قضا کر نیوٹے شافعیہ کے حال آپ نے مع لشکر بنی قریظہ کو گھیرا اور قافیہ اونکا تنگ کیا یہاں تک کہ اونھوں نے گڑھی سے اوترنا چاہا ابولبابہ انصاری سے کہ قبیلہ اوس سے تھے جو ساتھ بنی قریظہ کے ہم عہد تھا اس باب میں مشورت کی اور کہا کہ ہم اس بات پر اوتر آدین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لیے حکم دین ہمیں منظور ہی ابولبابہ

توجہ اویمان والو یاد کرو
اسد کا احسان ہو کہ تم توبہ
ان میں پھر توبہ بنی قریظہ
ہم نے اوترا ہوا اور بنی
قریظہ کو ہتھیار نہیں دیں

ع

ع
بہارِ نبوی میں ہے
جو اس وقت تک کہ

شہنشاہ بن ہندو
ابو لبابہ کا دور

کہا بہتر ہو مگر اس وقت اپنے گلے پر ہاتھ رکھا اس اشارے کو کہ آپ قتل کا حکم دے
پھر اسی وقت یہ سوچے کہ یہ مجھ سے بڑا قصور ہوا اور میں نے اللہ اور رسول کی خیانت کی
وہاں سے روانہ ہو کے اپنے تین مسجد شریف کے ستون میں باندھ دیا اور
کہا جب خدا تعالیٰ میری توبہ قبول کرے گا تب ہی کھلون کا پندرہ دن تک بندھے
رہے ایک لڑکی اونکی اٹھنٹھین کھانا کھلا جاتی تھی اور حاجت ضروری کھینے
کھول دیتی تھی آپ نے ابو لبابہ کے بندھنے کی خبر سن گے فرمایا کہ اگر وہ ویسے
میرے پاس چلے آتے تو میں ان کے لیے استغفار کرتا لیکن جب وہ ستون مسجد میں بندھے
جب تک خدا تعالیٰ کا حکم ناویگا میں نہ کھولوں گا القصد پندرہ دن وہ بندھے رہا
تب امجد جل جلالہ نے حکم اونکی معافی قصور کا بھیجا آپ حضرت ام سلمہ کے حجرے میں
تھے کہ حجر کے وقت یہ حکم نازل ہوا اور حضرت ام سلمہ نے ابو لبابہ کو پکار کے خبری
لوگ دوڑے کہ انھیں کھول دیں ابو لبابہ نے کہا کہ مجھے کوئی ٹکھوے میں
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کھلون کا جینج کو آپ نکلے ابو لبابہ
اپنے دست مبارک سے کھول دیا حال ایام محاصرے میں ایک یہودی کی زوجہ
نے کہ شوہر سے محبت رکھتی تھی کہا افسوس ہو اب تیری جان بھیجی نظر نہیں آتی تیری
جدائی کا بہت قلق ہی یہودی نے کہا مجھے کیا پتہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں
کو نہیں مارتے ہیں لونڈی کر لیتے ہیں اوس نے کہا بغیر تیرے مجھے جیسا نہیں
یہودی نے کہا کہ اگر تو بھیجی ہو خلائے برج کے تے کچھ مسلمان سوتے ہیں تو اور
بہتر ٹھکانے کے ایک مسلمان کو مار ڈال اوس کے قصاص میں البتہ مجھے قتل کر سکتے
یہ صورت لبتہ میری جان کے ساتھ تیری جان کے جائی ہی اوس کا فرما نے یہی
کیا حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب بنی قریظہ قتل ہوئے ایک یہودی میرے حجرے میں
بیٹھی تھی ایک شخص نے اوسے پاہر بلایا وہ ہنستی ہوئی اٹھی اور کہا مجھے قتل کو ملتا ہے

حاکم بن ہندو
یہودیہ کا جینج

میں نے کہا ہماری شریعت میں عورت کو قتل نہیں کرتے اوسنے قصہ اپنا بیان کیا سنئے
اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ قتل کے واسطے ہنستی اونٹنی حال بنی قریطہ نے گھبرا کر
درخواست کی کہ ہم اس طرح اوترتے ہیں کہ سعد بن معاذ جو ہمارے لیے حکم دین ہمیں منظور
ہو وہ صحابی انصاری قبیلہ اوس میں سے تھے جو بنی قریطہ کے حلیف تھے اور
اونکے غزوہ خندق میں تیرا تھہ کی ایک رگ میں لگا تھا کہ خون بند نہیں ہوتا تھا
اونھوں نے جناب الہی میں دعا کی کہ اگر قریش سے آپ کی لڑائی باقی ہو تو مجھے
مہلت دے کہ میں خوب میدان جنگ میں اون سے لڑوں نہیں اس تیر سے میری
شہادت ہو جائے لیکن اتنی مجھے مہلت ہو کہ میں بنی قریطہ کی عہدی کی سزا دیکھ لوں
فورا خون بند ہو گیا جب بنی قریطہ اونکے حکم پر راضی ہوئے بنی قریطہ کو خیال
تھا کہ جیسے عبدالسدر بن ابی نے اپنے ہم عہد فتن یعنی بنی قریظہ کے رعایت کر کے
جان بچائی یہ بھی رعایت کرینگے اور اس بات میں اور لوگوں نے بھی اعتراض نہ کیا
کہا لیکن اونھوں نے التفات نہ کیا اور یہ حکم دیا کہ مرد اون میں سے قتل کیے جاویں اور
عورتیں لڑکے اور بڑی غلام کر لیں جاویں اور مال و جاہ ادا و نکاس سب ضبط ہو جائے
فرمایا کہ تم نے مطابق حکم فرشتے کے حکم دیا اور آپ نے چار سو یہودی قریطہ کو تیغ مردوں
قتل کر دیا اور عورت لڑکوں کو لونڈی غلام کر لیا اور مال منقولہ غیر منقولہ سب اہل اسلام میں انکم تقاضا ہوا

فصل بارہویں: قتل کعب بن بشر کے بیان میں

کعب بن بشر ایک یہودی بڑا مالدار تھا اور وہ بھی نہایت دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے رکھتا تھا اور محمد بن مسلم صحابی انصاری اوسکے قتل کے لیے مامور ہوئے اونھوں
نے اجازت حاصل کی جو کچھ جی میں اوسے کہیں پھر کعب بن بشر کے پاس گئے
اوس سے اون سے ایک رابطہ قدیم تھا اوسنے پوچھا کہ کیسے آئے اونھوں
نے کہا کہ ضرورت کچھ قرض لینے کی ہو جسے یہ شخص آیا ہو اور اشارہ طرف جناب رسول اللہ

کعب بن بشر ایک یہودی بڑا مالدار تھا اور وہ بھی نہایت دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتا تھا اور محمد بن مسلم صحابی انصاری اوسکے قتل کے لیے مامور ہوئے اونھوں نے اجازت حاصل کی جو کچھ جی میں اوسے کہیں پھر کعب بن بشر کے پاس گئے اوس سے اون سے ایک رابطہ قدیم تھا اوسنے پوچھا کہ کیسے آئے اونھوں نے کہا کہ ضرورت کچھ قرض لینے کی ہو جسے یہ شخص آیا ہو اور اشارہ طرف جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تب سے ہم لوگوں کو بڑی زیرباری ہو ہمیشہ سے نئے نئے خراج
ہمارے ذمے پڑتے ہیں کعب نے کہا کہ آئین زیادہ اوسکے رکھنے سے پیشانی صحت
کرو گے یعنی اونھیں نکال کیوں نہیں دیتے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ اپنے عہد اور بات
کا خیال ہو اس لیے ابھی اونکا چھوڑ دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا ابھی چند روز گئے
چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کعب
راضی ہوا بعد ازیں قرض کے باب میں اوسنے کہا کچھ زمین کے لیے لے آؤ آخر
تھکوں میں یہ بات قرار پائی کہ محمد بن مسلمہ نے کہا کہ کچھ ہتھیار میں زمین کے لیے
شام کو لے آؤں گا شام کو محمد بن مسلمہ مع ابونا نملہ کہ رضاعی بھائی کعب کے
تھے کعب کے مکان پر گئے وہ اسوقت اندر مکان کے زنانے میں تھا اور
نے اوسکو بلایا اوسنے ارادہ باہر آنے کا کیا اوسکی زوجہ نے کہا کہ تم چلاؤ
اس آواز سے خون ٹپکتا ہی صحیح بخاری میں اسی قدر ہی اور بعض روایات میں
ہو کہ اوسنے بہت مبالغہ منع کرنے میں کیا اور لپٹ گئی مگر کعب نے مانا اور کہا
کہ کچھ اندیشہ نہیں میرا دوست محمد بن مسلمہ اور رضاعی بھائی ابونا نملہ ہی اپنے
کام کے لیے آئے ہیں لکھا ہی کہ وہ عورت کا ہنہ تھی آواز سنتے ہی اوسے معلوم
ہوا کہ یہ لوگ بارادہ قتل آئے ہیں القصد کعب باہر آیا اور محمد بن مسلمہ کے ساتھ
سوا ابونا نملہ کے تین آدمی اور تھے صحیح بخاری میں اون تین آدمیوں کا نام
ابو جہش بن بھتر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر لکھا ہی اور اوسکے آئے
پہلے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے یہ صلاح کر رکھی تھی کہ
میں بالون میں ہاتھ لگائے کہ بہانے سے کعب کے بال پکڑوں گا تب تم
اوس کا سر کاٹ لیجو جب کعب آکے بیٹھا اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے
تھا محمد بن مسلمہ نے کہا کہ تم تو اسوقت جو بہتر سے پاکیزہ معلوم ہوتے ہو خوشبو

خوب تمھارے بدن سے مہکتی ہو اوسنے کہا کہ میرے پاس عورتیں بہت پاکیزہ ہیں
اسیلے اچھی اچھی خوشبو میرے لگتی ہو اونھوں نے کہا کہ تمھارے سر کے بالوں میں
بہت اچھی خوشبو آتی ہو اگر اجازت ہو تو میں ہاتھ میں لیکے سونگھوں اوسنے کہا
بہت اچھا محمد بن مسلمہ نے اوسکے بال ہاتھ میں لیے اور سونگھنے لگے اور ساتھیوں
کو سونگھائے پھر دوسری بار سونگھنے کی اجازت لی اور پھر خوب مضبوط اوسکے بالوں
کو پکڑا اور ہمارے ہاتھوں سے کہا کہ لو اونھوں نے کعب کا سر کاٹ لیا اور حضور اقدس
میں آکے جبرکی اور سرنہ پاک کعب کا آپکے قدموں کے تلے خاک مذت پر ڈال دیا
آپ بہت خوش ہوئے دراج النبوق میں لکھا ہی کہ پہلا سر جو زمانہ اسلام میں کٹنے
حضور اقدس میں آیا یہ سر تھا اور بھی دراج النبوة میں ہی کہ بوقت سر کاٹنے کعب
کے حارث بن اوس کے اپنے ساتھیوں کی ہی تلوار سے زخم آیا تھا اور خون
جاری تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کو ہاتھ سے مل لیا فوراً اچھا ہو گیا

فصل تیرہویں قتل ابورافع یہودی کے بیان میں

ابورافع ایک یہودی تھا سو اگر بڑا مالدار ایک گڑھی میں خیر کے متصل رہتا تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عداوت رکھتا تھا لوگوں کو آپ سے بونہی
ترغیب دیتا تھا اور اس باب میں مدد کرتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ صحابی انصاری کو چند آدمی انصار پر سردار کے
اوسکے قتل کو بھیجا قریب شام کے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ متصل اوسکی گڑھی
سے بونچے اور اپنے ہمارے ہاتھوں سے کہا کہ تم ٹھہرو میں اکیلا جاتا ہوں اگر وہ ب
لگے گا تو چپکے سے گھسے ابورافع کا کام تمام کرونگا جب اوسکے دروازے کے
پاس بونچے معلوم ہوا کہ کوئی گدھا گم گیا تھا اوس کی تلاش کے لیے کچھ لوگ
مشغول رہے تھے یہ اون لوگوں میں مل گئے جب وہ لوگ دروازے میں داخل

جواب

نہ

عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
نے قتل کیا اور اس کے
سارے گھرانے کو قتل کیا

ہونے لگے یہ باہر دروازے کے سامنے اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی پیشاب کو چھٹاتا ہو۔
 دربان سمجھا کہ کوئی گڑھی کا آدمی ہو، کہا ای بندہ خدا جلد آئیں کیوں بند کرتا ہوں
 عبداللہ بن عتیک دروازے میں داخل ہو گئے کہتے ہیں کہ میں ایک گدھے
 کی تھان میں چھپ رہا اور دربان نے جہاں کھجیان رکھ دی تھیں ان کا
 سینے دھیان رکھا جب وہ سو رہا سینے وہ کھجیان اوٹھا لین ابورافع کے پاس
 کہ بالا خانے میں تھا دیر تک قہہ کو قہہ کرتا رہا جب خاموش ہوا میں بالا خانے
 پر گیا اور جس دروازہ کو کھولتا تھا اندر سے بند کرتا جاتا تھا کہ کوئی باہر سے نہ آئے
 ابورافع اپنے عیال میں سوتا تھا مجھے معلوم نہوا کہ کہاں ہی سینے پکارا ابورافع
 وہ بولا او سکی آواز پر سینے تلوار لگائی تو اس نے مجھ کا کام کیا ابورافع نے ایک چیخ
 ماری اور میں اوس مکان سے باہر ہو گیا اور دروازے کے پھر مکان کے اندر
 جا کے سینے آواز بدل کے کہا کہ کیا ہی ابورافع کیوں آواز کی اوس نے کہا کھڑا
 ہو تمہیں ابھی کسی نے مجھ پر حربہ کیا تب میں نے بڑھ کے اوس کے پیٹ پر تلوار
 رکھ کے اس زور سے دبا لی کہ بیٹھ کی ہڈیوں تک پہنچ گئی اوس میں وہاں سے
 دروازے کھولتا ہوا چلا آئے پر سے اترتے ہوئے چاندنی رات میں سمجھا کہ
 زمین آگنی پانوں دھوکے سے بڑھ کے رکھائیں گر پڑا پنڈلی کی ہڈی میری ٹٹ
 گئی سینے پگڑی پھاڑ کر بیٹی چوٹ پر باز دی اور دروازے سے نکل کر گڑھی کے
 متصل ٹھہر رہا میں راہ کہ جب خربختیوں معلوم ہو لیا کہ ابورافع مر گیا تب یہاں سے
 چلون گا جب صبح ہوئی تب میں نے شاہ قلعے کے بیچ پر نوہ کر نیوالی عورت نے پکارا
 افعیٰ ابکار افیع تاجر اھل الحجاز خبر موت سنائی ہوں میں ابورافع تاجر اھل الحجاز
 کی تب میں نے وہاں سے چل کے اپنے ہمراہیوں کے پاس پہنچے قتل ابورافع
 کی خبر دی اور کہا تم جا کے حضور اقدس میں یہ خبر پہنچاؤ میں بھی آتا ہوں اور

مجلد

۵

لشکر آغا چلا گیا روک جلد پونچھا اور حبال حضور میں عرض کیا آپ بہت خوش ہوئے آپ نے خوشی کی جگہ پر دست مبارک پھیرا فوراً پنڈلی کی ہڈی جڑ گئی انہوں نے بالکل اچھا ہو گیا اس کے گویا کبھی جڑ نہیں گئی تھی

فصل چودھویں قصہ افک کے بیان میں

بمجلہ وقائع زمان ہجرت کے قصہ افک ہی افک کہتے ہیں جھوٹھ اور تھمت لگانیکو حضرت عائشہ کو تھمت منافقین نے لگائی تھی اور بعض مخلصین بھی براہ نادانی اوس میں شریک ہو گئے تھے شرح اوس قصے کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے واپس لوٹے اور اسی کو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتے ہیں تشریف لے گئے تھے اور حضرت عائشہ آپ کے ساتھ تھمین ایک ہودے میں سوار ہو کر تھمین کے بعد فراغت پائے اوس غزوے سے پھرے وقت ایک دن رات کو قضا نے جت کے لیے اوٹھ کے باہر گئیں تھمین ایک مہرہ اونکے گلے میں تھا وہ کہیں ٹوٹا راہ سے اوسکی تلاش کو بھی گئیں تلاش میں اوسکی دیر لگی لشکر کوچ کر گیا جو آدمی ہودے کے اوٹھا لے اور اونٹ پر رکھنے کے لیے مقرر تھے اونھوں نے خالی ہودے کو اونٹ پر رکھ دیا حضرت عائشہ اونہوں کو عمرت ملی دلی تھی تھمین اس جگہ خالی بھرے ہودے کی اوٹھا نیولے کو تمیز نہ ہوئی حضرت عائشہ مہرہ پاس کے پھر کے لشکر میں جب پونچیں دیکھا کہ لشکر روانہ ہو گیا ہی بدن پر کپڑا پیٹ کر وہاں لیٹ رہیں اور سو گئیں ایک صحابی کہ صفوان بن مصل اوٹھا نام تھا اونکو آپ کا حکم تھا کہ جب لشکر روانہ ہو لے تب وہ بچیں اور سب لشکر کے آخر میں اون کا ڈرا ہوتا تھا تاکہ جو چیز پرہ گئی ہو تو اوسکو لیتے آویں وہ وہاں پونچے حضرت عائشہ اس حالت پر دیکھ کر لانا لکھو ولا تانا لکھو راجحون چلا کے کہا حضرت عائشہ کی آواز سے جگ پڑیں اور منہ چھپا لیا اور صفوان نے اپنی اونٹنی بٹھلائی حضرت عائشہ ہونہر سوار ہو گئیں صفوان نے ہمارا اونٹنی کی پکڑ لی اور لشکر میں حضرت عائشہ کو

یوسف دیکھ کے فرمایا کہ ای عاتشہ اگر تجھ سے گناہ نہیں ہوا ہی تیری پاکی خدا تعالیٰ ظاہر کر دے گا
اور اگر گناہ ہوا ہی تو توبہ کر لے اللہ غفور رحیم ہے میں نے اپنے باپ کے کہا کہ تم آپ کی بات
کا جواب دو اور بخون نے کہا میں نہیں جانتا کہ کیا جواب دوں پھر میں نے اپنی ماں
کہا کہ تم ایسا جواب دو اور نہ خون بھی کچھ جواب نہ دیا اور میرے آئسو تم گئے مرنے لگاؤں
میں جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے جو بات سنی اور سنا تمہیں یقین ہو گیا ہو اگر میں کہوں گی
کہ میں بے گناہ ہوں اور خدا تعالیٰ غیب جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو تمہیں یقین نہ ہوگا
اور اگر میں اقرار کروں گی حال آنکہ میں بیگناہ ہوں تو تم لوگ یقین کر دے گی میرے حال کے
مطابق بات یوسف کے باپ کی یہ ہے **فَصَبَّرْ صَبْرًا مِثْلَ مَا كَانَ عَلَىٰ مَا أَتَىٰ صَبْرًا**
اب صبر ہی اچھا اور اللہ کی مدد چاہیے تمہاری باتوں پر میرے غم کے اور سقت حضرت
یعقوب علیہ السلام کا نام لے کر زبان پر نہیں آیا اس لیے انہیں یوسف کا باپ کا حکم
حالتہ کسبی بن کہ میں اپنی ایسی حقیقت نہیں سمجھتی تھی کہ میرے لیے قرآن مجید میں بھی
نازل ہو بلکہ مجھے یہ گمان تھا کہ میرے معاملے میں خواب کے طریقے پر آپ کو اطلاع
میری بے جرح کی ہو جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ کی کریمی کہ آپ وہیں تشریف لے گئے تھے
کہ وحی آپ پر نازل ہوئی بوقت نازل ہونے وحی کے آپ پر ایک حالت ہوتی تھی کہ لوگ
پہچان جاتے تھے آمد وحی کو اور جاڑے کے دنوں میں آپ کو عرف آجائے صاحب
وہ حالت آپ سے منجلی ہوئی تب آپ نے ہنس کے فرمایا کہ ای عاتشہ خدا تعالیٰ نے
تمہاری پاکی اور صفائی نازل فرمائی اور سورہ نور کی آیتیں **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**
وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَتَّ آخر رکوع تک پڑھ سنائیں میں شکر الہی بجالائی میری ماں
کہا کہ آپ کے پاس جاؤ بیٹے کہا کہ اس وقت تو میں اپنے اسد کا ہی شکر کرتی ہوں پھر
آپ نے جا کے ادن لوگوں کو جنھوں نے یہ طوفان بڑا کیا تھا اور زمین شریک تھے طلب
کرب کے اتنی اتنی در سے حد قذف کے لگو اسے وہ ایسے حالات کے واقع ہوئے ہیں

کتاب فضیلت اہل بیت علیہ السلام
جلد اول صفحہ ۱۰۶

معاملات انبیاء و اہل بیت میں بہت جگہ تین ہفتے شرح صحیح بخاری میں قصہ ایک کی حکمتیں شمار کی ہیں اور بہت لکھی ہیں مجلہ اون کے ایک یہ ہو کہ سب ہونا نازل ہوتے تعریف عائشہ رضی اللہ عنہا کا قرآن مجید میں دو شری یہ کہ جو مصیبت مومنین کو پہنچتی ہو سبب ہوتی ہو بڑے ثواب اور برفع درجات کا اور ایسی تہمت غلط محض متہم ہونا بڑی مصیبت ہو تیسری یہ کہ حال مومنین کا ایسے معاملات میں مشغول ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے بیان سے واضح ہو جاوے کہ مسلمانوں کی شان اسے معاملات میں متغنی اس بات کو ہو کہ کہیں **يُتَحَاكَمُ** **هَذَا يَوْمًا عَظِيمًا** اور گناہ کہیں اور کہیں یہ بات ہماری زبان پر لائیکے قابل نہیں ہا یہ بات کمالی جھوٹ ہے چوتھی یہ کہ ہمیشہ بیگناہ مسلمانوں کو جب اونپر کوئی جھوٹی تہمت لگے ذریعہ تسلی ہو اپنے دل کو سمجھالیں کہ جب جناب مطہر ہی پاکدامن پر لوگوں نے تہمت لگائی تو ہماری کیا حقیقت ہو پانچویں یہ کہ ایسا مصیبت زدہ باقتدارے حضرت عائشہ کے ضمیر پل کرے کہ سوائے روئے کے اور عجز و نیاز کے بجناب ایزدی آوردہ دماغنے کے اوس سے اور کوئی بات حضرت عائشہ سے ظہور میں نہ آئی حال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سطح بن اُنانہ سے قرابت تھی وہ اونکی خالہ کے بیٹے تھے اور بھٹس تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ خچ اونکے لیے مقرر کر دیا تھا جب فلک میں وہ شریک ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے وہ خچ دینا موقوف کر دیا اور قسم کھائی کہ اونھیں خچ بن یہ آیت اس باب میں نازل ہوئی **وَلَا يَأْتِلُ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُؤْتُوا اُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ لِيَعْلَمَ اُولُو الْبَحْثِ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ عَفُوٌّ رَّحِيمٌ** حضرت صدیق نے یہ آیت سن کے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی ہمیں تنہا ہی اور خچ معمولی سطح کا جابجا

فصل پنزدہویں آیت تمیم کے بیان میں

۴

ایک جمعہ وعین آپ تشریف لیگئے تھے رات کو حضرت عائشہ کا ایک مہرہ گردن کا زیور کم ہو گیا آپ نے وہاں توقف کیا پانی نہ تھا اور نماز کا وقت آگیا حضرت ابو بکر حضرت عائشہ پر خفا ہوئے لگے کہ ایسی جگہ آپ کو ٹھہرا دیا جہاں پانی نہیں ملتا مسلمانوں کو نماز کے لیے حیرانی ہو اسد جل جلالہ نے آیت تیم کی نازل فرمائی تب اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ اجلہ اصحاب انصار سے تھے کہا کہ یہ بھی ایک بہت تنہا رہی ہو او آل ابی بکر کہ تنہا رہے سبب ہمیشہ کے لیے مسلمانوں کے واسطے ایک حکم آسانی کا نازل ہوا پھر جب محل کو اوٹھایا وہ گردن بندہ اس کے تلے نکل آیا قدرت خدا اس گردن بندہ کے تھوڑی دیر نہ ملنے میں ہی حکمت تھی کہ حکم تیمم نازل ہوا

فصل سولہویں قصہ حدیبیہ کے بیان میں

ایک عمدہ واقعہ زمان ہجرت میں قصہ صلح حدیبیہ کا ہی شرح اوسکی یہ ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے کو تشریف لیگئے ہیں اور آپ نے عمرہ ادا کیا ہی آپ نے یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اصحاب تو شوق کے اور تمناب زیارت خانہ کعبہ سے بیقرار تھے خواب سبب طہاری سفر کے کی کر دی یاد حضور اقدس نے بھی اور مریدہ طیبہ سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ متصل کے کے پہنچ گئے اور قریش نے سن کے کہا کہ ہم ہرگز کے میں آنے نہ دیں گے اور اونٹنی آپ کی کہ قصور اوسکا نام تھا اور آپ اوپر سوار تھے کے کے سامنے جاتی تھی کہ بیٹھ گئی صحابہ اسے اوٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ قصور کی عادت تو بیٹھ جانے کی تھی آپ نے فرمایا کہ اونٹنی خدا تعالیٰ کے حکم سے بیٹھی جیسے فیل اصحاب فیل کا بیٹھ گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ الہی قریش مجھ سے جو امور تعظیم خانہ کعبہ کے چاہیں گے میں کوتاہی نہ کروں گا یہ کہنے اونٹنی کو اوٹھایا وہ اوٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ نے فرمایا کہ پھر کے حدیبیہ پر مقام کیا حدیبیہ ایک کنوئین کا نام ہے اوسکے پاس میدان ہے

لے اس کے لیے نماز کے لیے
نہ ہونے والا دال وہاں
بن قریظ کے ایک ہندو
موجود تھا وہاں سے
نصیر جانی انصاری کی

۴

۴
نصیر جانی انصاری کی

نصیر جانی انصاری کی

۱۰۰

وہاں ٹھہرے حال بعد پونچنے حدیبیہ کے پانی کی بہت قلت ہو گئی صحابہ نے عرض کیا کہ سوائے اتنے پانی کے کہ ایک طرف میں اوسوقت آپ کے سامنے تھا لشکر میں مطلق پانی نہیں اپنے دست مبارک اوس برتن میں رکھا پانی درمیان سے اودھکائی کے مانند چٹھون کے جوش مارنے لگا سبھوں نے پانی پی لیا اور وضو کر لیا حضرت جابر سے کہ راوی ملک حدیث کے ہیں لوگوں نے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تھے چائے نے کہا اگر لاکھ آدمی ہوئے پانی کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے حال ایک پانی سے معلق معجزہ مقام حدیبیہ میں یہ بھی ہوا کہ پانی چاہ حدیبیہ میں نہ ہا تھا اپنے کنوئین کے کنارے پر بیٹھ کر ایک برتن میں پانی سنگھو کر وضو کیا اور کھلی اوس ٹانی میں کر کے دعا کی اور وہ پانی کنوئین میں ڈال دیا اور فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ سو اوس کنوئین میں اتنا پانی ہو گیا کہ سب آدمی اور جانور سیراب ہو گئے اوسے پیئے رہے اور جب تک لشکر وہاں رہا پانی کم نہوا اور اوس سے پیئے رہے حال بعد اقامت آپ کے حدیبیہ میں کفار کو اصرار اسی بات پر رہا کہ آپ کو کے میں داخل ہونے دین اور عمرہ مکہ کے دین بدیل بن ورقار خزاعی آپ کے لشکر میں آیا اور قریش کا لشکر جمع کر کے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ہمیں لڑنا ہرگز منظور نہیں ہی ہم صرف عمرہ کرنے کو آئے ہیں اور قریش سے یہ کعبہ بنا چاہیے کہ ایک مدت قرار دیکے ہم سے صلح کر لیں کہ اوس مدت تک میں اور کافروں سے لڑتا رہوں اگر میں غالب آؤں تو وہ بھی لڑ جائیں اور وقتی طرح میری حالت کر لیں اور جو میں مغلوب ہوں تو مطلب اومکا حاصل ہوگا اوس نے جا کے قریش سے کہا کہ میں نے محمد اور اس کے اصحاب کو دیکھا وہ عمرہ کے لیے آئے ہیں اومکا روکنا ہرگز مناسب نہیں اور پیغام آپ کا ادا کیا مگر قریش ہوا رہے پھر عودہ بن مسعود ثقیفی آپ کے حضور میں آیا اور اس بات میں گھٹگو کرنے لگا اٹھائے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

کمین اوسنے کہا کہ ای محمدیہ لوگ جو تمہارے پاس جمع ہیں انکا بھروسہ نہ کرو سبھی تمہیں چھوڑ کے بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو یہ مقولہ اوسکا بہت ناگوار ہوا اودنوں نے کہا اَمَّصُصُ بَطْنُ اللَّاتِ اَكْفَلُ عِنْدَهُ جُوسُ بَطْرَلَاتِ کا کیا ہم آپ کو چھوڑ کے بھاگ جائیں گے حضرت ابو بکر صدیقؓ نہایت غصے سے بیتاب ہو گئے لہذا فحش زبان پر لائے بظہر کہتے ہیں پارہ گوشت کو جو عورت کی فحش کے اوپر ہوتا ہے ہندی میں اوسکا نام مشہور ہے عروہ نے کہا کہ یہ سب بات کبھی پھر جب اوسے معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تب اوسنے کہا کہ اگر تمہارا احسان مجھ پر نہ ہوتا جس کا میں نے بدلائمیں کیا ہی تو میں تمہیں جواب دیتا حالت گفتگو میں عروہ رشیدؓ کی پر بار بار ہاتھ اپنا پونہچاتا تھا مغیرہ بن شعبہؓ اوسکے ہاتھ میں کو تھی تلوار کی مار کھے اور کہتے تھے کہ اپنا ہاتھ دور رکھ عروہ نے حضرت مغیرہ سے کہا کہ ابھی تک تیری مفسدی کی اصلاح سے میں فارغ نہیں ہوا ہوں اور تو مجھے یاد دیتا ہو اور ایک قصہ ایام جاہلیت میں حضرت مغیرہ کا ایک قوم سے ایسا ہوا تھا کہ عروہ نے مشکل اور کی اصلاح کی اور عروہ نے احوال اصحاب کا بخوبی ملاحظہ کیا اور جا کے قریش سے کہا کہ میں نے بادشاہوں کے دربار اور اہل گھمے تاجین کو دیکھا ہے جیسا کہ محمدؐ کے اصحاب کو جان ہمار اور تابعہ پر یا کسی بادشاہ کے تابعین کو نہیں دیکھا اگر محمدؐ کا آپ دہن یا آب بینی کسی پر چڑھا اپنے بدن پر مل سکتے ہیں اور آب وضو کو اس طرح برکات دیتے ہیں کہ قریب ہوتا ہو کہ اوپر آجیس میں کٹ مرین اور جس کام کو آپ فرماتے ہیں ہر ایک جھپٹتا ہو اور چاہتا ہو لیکن یہ حکم بجا لاؤں اور آپ کی طرف تذکما سے نہیں دیکھتے پست آواز سے آپ کے سامنے باتیں کرتے ہیں اور مشورت عروہ قریش کو صلح کی ہی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز کی کہ اپنی طرف سے کوئی شخص قریش کے پاس بطور معاہدہ نہ بھیجیں حضرت عمرؓ سے جانچو بطور سفارت کہا اودنوں نے عرض کیا کہ قریش کی عداوت مجھ سے معلوم ہی مجھ سے

سفارت یعنی بھیجنا
نہ عروہ علیہ السلام

معاملہ اونکا نہ بنے گا پھر حضرت عثمانؓ کا بھیجنا قرار پایا اور اس کے قرابت دار اور حمایت کرنے والے قریش میں بہت سے تھے حضرت عثمانؓ قریش میں پونچھے اور پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادا کیا وہ اون سے بحیثیت پیش آئے لیکن سہبات پر کہ عمرؓ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مین آئے دین ہرگز راضی نہ ہوئے حضرت عثمانؓ کہنا کہ اگر تم چاہو طواف کرو تو تمہیں ہم منع نہیں کرتے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ بے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کر لوں بعضوں نے حضور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ عثمانؓ کو خوب موقع ملا ہوشی خاطر عمرہ کریں گے آپ نے فرمایا کہ عثمانؓ بے ہمارے ہرگز عمرہ نہ کر لیں گے پھر لشکر میں خبر مشور ہوئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار نے مار ڈالا شیطان نے یہ خبر لشکر میں پکارتے کہدیا آپ یہ خبر سنے بہت جلال و غضب میں آئے اور ایک درخت سمرہ کے تلے بیٹھ گئے آپ نے سب اصحاب سے بیعت اس بات پر لی کہ جب تک جان باقی ہو کفار سے لڑیں گے اور منہ نوٹریں گے سب اصحاب نے کمال خوشی سے بارادہ جان شافعی کی آپ نے باین جنت کہ یہ بیعت خدا تعالیٰ کی جناب میں بہت مقبول ہوئی اہل بیعت کو درجات عالیا ت ملنے والے تھے حضرت عثمانؓ بھی اوس بیعت میں شریک کر لیا اور فرمایا کہ عثمانؓ خدا اور رسول کے کام میں گئے ہیں اور اپنا بایان ہاتھ سیدھے ہاتھ پر رکھا اور کہا کہ یہ ہاتھ میرا عثمانؓ کے لیے ہوا اور حضرت عثمانؓ کی جانب سے بیعت کر لی خدا تعالیٰ اوس بیعت سے بہت راضی ہوا اور قرآن مجید میں کہن باجہ میں آیت بھی لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَّا لَهُمْ فَتْحٌ وَنَصْرٌ وَمَعَانِمٌ كَثِيرَةٌ يَأْخُذُوهَا وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہوا مسلمانوں سے جب بیعت کرتے تھے تم سے درخت کے تلے سو جان لیا

وہ بیعت ضوان

ایک درخت شفا دار ہے
میں نے اس سے بیعت کی

اللہ تعالیٰ نے جو اونکے دلون میں تھا یعنی اخلاص قلبی کو پھر اتارا اطمینان اور چین
 اور پروا اور انعام میں دی اونکو ایک شیخ نزدیک اور بہت سی غیبتیں کہ ہیں گے انہیں
 اور ہی اللہ زبردست حکمت و ملافہ فتح نزدیک سے مراد فتح خیبر ہی کہ بعد صلح حدیبیہ
 کے بلا فصل ہوئی اور اس بیعت کو بہت رضوان کہتے ہیں اسلئے کہ رضوان یعنی
 خوشنودی الہی اس بیعت کے سبب حاصل ہوئی اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ
 بہت ممتاز ہیں جیسے اہل بدر اور سب کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بشارت جنت کی دی ہو حال قریش کو جب بیعت مذکورہ کی خبر ہوئی ڈرے اور
 سہیل بن عمرو کو حضور اقدس میں بھیجا اور آخر کار بوساطت سہیل کے صلح ٹھہری پانچویں
 کہ اشہال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرے کے پھر جاوین سال آئندہ
 میں اگر عمرہ کریں مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سوائے تلواروں کے کہ وہ بھی قرابت
 ہوں قراب کہتے ہیں اوس غلات کو جو میان سے اوپر ہوتا ہو اور تین دن سے زیادہ
 نہ ٹھہریں اور دس برس مدت صلح کی ٹھہری اس عرصے میں خیابین لڑائی نہ ہو اور
 جو کوئی حلیف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اوس سے قریش نہ کریں
 نہ اوسکے مخالف مکی مدکرین اور حلفائے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ایسا ہی معاملہ کریں حلیف کہتے ہیں عہد موافقت باندھنے والے کو حلفاء اور سب جمع
 ہو اور وہاں بنی بکر اور بنی خزاعہ دو قبیلے تھے خزاعہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہم عہد ہوئے اور بنی بکر ساتھ قریش کے اور جو کوئی قریش کی طرف
 کا مسلمان ہو کے مدینہ کو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش طلب کریں
 دیدیں اور جو کوئی مسلمانوں سے مراد ہو کے قریش کے پاس چلا آوے اوسکو
 قریش پھر مذین یہ شبہ و طوطا چونکہ حسب مراد کفار قریش اور مسلمانوں کے دہنے
 کی تھیں اکثر صحابہ کو کہ مملو شجاعت و غیرت سے تھے اور نظر اونکی اون حکمتوں کو جو

ایسی صلح میں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچ لین تھیں نہین جو پہنچی تھی بہت ناگوار ہوئیں حتی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس بات میں بہت طیش کھایا اور حضور اقدس میں جا کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ پیغمبر خدا ہیں اپنے فرمایا بیشک ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا ہم حق پر اور دشمن ہمارے باطل پر نہیں ہیں مخاطب نے فرمایا کیون نہیں کہا پھر ہم ایسے دیکھ کیون صلح کر لیں یہی آپ بیشک پیغمبر خدا ہیں پھر ہم لوگ بالآخر ہماری پیغمبری کے اور مستوجب نصرت الہی کے ہیں کفار سے دُعا کیون کریں آپ نے فرمایا کہ میں بیشک رسول خدا کا ہوں اور اسکے خلاف حکم نہیں کرتا ہوں پھر اونھوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ کو پہنچ کے طواف کریں گے آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کیا یہ کہا تھا کہ سال میں حضرت عمر نے کہا نہیں اپنے فرمایا کہ سال آئندہ میں اوسکا ظود ہوگا اور عمر رضی اللہ عنہ نے یہ شرط کہ ہماری طرف سے جو اون میں جائے اوسکو وہ پھر زمین اور اون کے آدمی کو ہم پھر دین سنتے ہی تعجب کر کے حضور میں عرض کیا تھا کہ آپ اس شرط پر بھی راضی ہوتے ہیں آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ ہماری طرف کا جو مرتد ہو کے اون میں جا ملیگا ہمارے کس کام کا ہی اوسکے پھر لینے میں نہیں کیا نفع ہے اون میں کا جو ہم میں آویگا اور ہم اوسے پھر دیں گے اللہ تعالیٰ اوسکی سبیل کر دیگا حضرت عمر نے پھر جا کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اور اونسے بعینہ وہی جواب سنا ہر بات کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال صلحا مہ لکھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے ارشاد فرمایا کہ اگر لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم سبیل نے کہا کہ ہم رحمن کو نہیں جانتے باسمک اللہم کہو مسلمانوں نے کہا ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے باسمک اللہم نہ لکھیں گے آپ نے فرمایا کہ باسمک اللہم ہی لکھو اور

کہ لکھو جذا ما قاضی علیک محمد رسول اللہ والفرقیش یسلمنا نہ ہی فیما بین
محمد رسول اللہ اور قریش کے سبیل نے جو بانی صلح تھا کہا کہ ہم محمد کو اگر رسول اللہ
جانتے تو او کو خانہ کعبہ سے نزدیک رسول اللہ مت لکھو بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو اپنے
فرمایا کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور ابن عبد اللہ بھی ہوں حضرت علی سے کہا کہ
لفظ رسول اللہ محو کر کے بن عبد اللہ لکھو حضرت علی نے کہا کہ میں لفظ رسول اللہ
کا محو کروں گا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ
کو محو کر کے بن عبد اللہ لکھ دیا آپ امی تھے اس وقت لکھ دینا آپ کا ان الفاظ کو بطور
معجزے کے ہوا پھر صلح نامے کو مرتب کر کے اوسپر گواہیاں طرفین نے کے اشخاص کی
کرالین حال سہیل بن عمرو بانی صلح کا بیٹا کہ ابو جندل اوسکا نام تھا مسلمان ہو گیا تھا
اور اوسکے باپ نے اوسے کے مین پاؤں پر کر رکھا تھا وہ بھاگ کے لشکر اسلام میں
آیا سہیل نے کہا کہ اسے ہمیں دیدو تب صلح قائم رہیگی نہیں تو صلح نہیں رہیگی آپ نے
ابو جندل کو دیدیا ابو جندل نے مسلمانوں سے کہا کہ امی جماعت مسلمین مسلمان کو
مشرکین کے حوالے کیے دیتے ہوا اہل اسلام خلافت شرط صلح کے کچھ کر سکے اور حوالہ
نچدا کیا کہ اوسکے لیے کوئی سہیل کرے حال بعد اختتام صلح کے آپ نے حکم دیا کہ
اونٹ ہری کے ہمیں قربانی کرڈالو اور بال مونڈا ڈالو صحابہ نے کہ اس صلح
بہت دلتنگ اور کمال مول تھے قربانی کے لیے اوٹھنے اور سر مونڈانے میں تاخیر کی
آپ ہمیں تاخیر سے نول ہو کے زمانے میں تشریف لے گئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
نے کہ ساتھ تھیں سبب ملال کا پوچھا آپ نے بیان فرمایا اوں خون نے عرض کیا
کہ آپ اپنی ہی قربانی فرماؤں اور حجامت بنوائیں بعد اوسکے پھر کسی کو بحال
تخلف نہوگی آپ نے مکمل کے اپنی ہی کو قربانی فرمایا اور حجام کو بلا یا تب سب
اصحاب اپنی اپنی ہی کو قربانی کیا اور سر مونڈا یا حال بعد فراغت کے قربانی ہی

اور خلق سے آپ نے بجانب مدینہ کوچ فرمایا راہ میں سورج انا فتنھا نازل ہوئی اور
اوس سورت میں خدا تعالیٰ نے بشارت فتح مکہ کی اور فتح خیبر کی اور رضائندی
بیعت سے اور بہت تعریف اصحاب کی نازل فرمائی اور وعدہ جنت کا اوسکے لیے
نازل فرمایا اور آپ بہت خوش ہوئے راہ میں اونٹ پر سوار اس سورت کو پڑھ کر
کمال خوشی سے پڑھتے تھے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا بیشک ہم نے فتح دی تھیں
فتح ظاہر اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے فتح کہ مراد یہ کہ بعد ہونے نقص عہد کے اسی
صلح حدیبیہ کے امور میں آپ نے لشکر کشی کی اور مکہ فتح ہوا اور بعض مفسرین لکھا ہے
کہ اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی مراد ہے کہ وہ سبب بہت فتوحات اور برکات کا ہوئی
حال وہ شرط صلح جو اصحاب کو بہت ناگوار تھی یعنی یہ کہ جو مکہ سے مسلمان ہو گئے اور
اوسکو بوقت طلب کفار کے حوالے کریں ایک عجب رنگ لائے ایک شخص کہ ابو بصیر نام
تھا مسلمان ہو کے مدینے میں پونہ ماہ کفار قریش نے دو آدمی اوسکے لیے کو بھیجے
آپ نے ساتھ کر دیا راہ میں مسجد مقام ذی الخلیفہ میں کھانا کھانے بیٹھے ابو بصیر نے
اون دونوں میں سے ایک کی تلوار دیکھ کر کہا کہ تمھاری تلوار تو بہت اچھی معلوم
ہوتی ہے دیکھو تو سہی اوس نے تلوار دیکھنے کو دی ابو بصیر نے اسی تلوار سے
اوسکے مالک کو قتل کیا اور دوسرے کا ارادہ کیا وہ بھاگا بھاگتے بھاگتے مسجد
شریف میں پونہ ماہ آپ نے دیکھ کے فرمایا کہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہے اوس نے
کہا میرا ساتھی مارا گیا اور میرا بھی یہی حال ہو گا اتنے میں ابو بصیر بھی وہاں پہنچے
آپ نے فرمایا کہ عجب لڑائی کا بھر کا نے والا ہے خوب ہوتا جو کوئی اوسکا ہوتا یعنی وہاں
اس ارشاد میں یہ ایسا تھا کہ بھاگ جائے اور مکہ میں جو مسلمان کافروں کے پاس
ہیں وہ اس کے جا ملین وہ سمجھا کہ اگر میں ٹھہروں گا آپ مجھے بیشک پھر پھر دین گے
وہ وہاں سے چل دیا اور ایک جگہ پر کہ اودھر سے قافلے قریش کے گذر کرتے تھے چٹھا

صلح حدیبیہ
اور فتح مدینہ

پھر جو کہ میں مسلمان ہوا وہیں پونچھا ابو جندل بھی وہیں جا ملے یہاں تک کہ ستر آدمی اور بیٹھے کہتے ہیں تین سو آدمی ابو بصیر کے ساتھ ہو گئے اور دوسرے جو قافلہ کفار قریش کا کھنکھ لوٹ لینے کفار کو مار ڈالتے قریش بہت تنگ ہوئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں کہلا بھیجا کہ ہم شرط اپنی سے درگزر سے آپ ہمارے قریب کا لحاظ کر کے بطور صلہ رحمیہ مہربانی کریں کہ اون لوگوں کو وہاں سے بڑا لپیٹا آپ نے بلا بھیجا جس وقت نامہ مبارک حکم غلب پونچھا ابو بصیر جو سب پہلے پونچے تھے اور ستر آدمی اس جماعت کے تھے اور ہوقت حالت نزاع میں تھے اور دشمنوں نے ہاتھ میں لے لیا اور جان بحق تسلیم کی اور سب مسلمان درمیان میں حاضر ہوئے

فصل سترہویں غزوہ خیبر کے بیان میں

بعد رونق افروز ہوئی حضور اقدس کے دینے میں حکم طیاروں کا واسطے غزوہ خیبر کے ناکہ ہوا اور صحابہ میں چرچا ہوا کہ خدایتعالیٰ نے فتح خیبر کا اور غنائم کثیرہ کا وعدہ کیا ہے یہودی جو زمین میں باقی تھے بہت جلد جھکا کسی مسلمان پر قرص آتا تھا اوس نے تقاضا کیا کہ عبد اللہ بن ابی حذرہ صحابی انصاری پر ابو شعم یہودی کے پانچ درم ملے اوس نے تقاضا کیا صحابی موصوف نے کہا کہ خدایتعالیٰ نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے جب وہاں کے غنائم میں مجھے مال ملے گا تب تیرا قرص بھی ادا کروں گا اوس یہودی نے کہا کہ خیبر کا حال اور جگہ کا سا نہ سمجھو خیبر میں دس ہزار مرد جنگی ہیں صحابی نے خوب اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ مردود تو ہمیں ہمارے دشمنوں سے ڈرنا ہے وہ حضور اقدس میں ناشی ہوا عبد اللہ نے مقولہ اوس یہودی کا حضور اقدس میں عرض کیا آپ نے زیر لب کچھ فرمایا پھر عبد اللہ سے ارشاد کیا کہ قرص اسکا ادا کرو دو لو وقت عبد اللہ نے ایک کپڑا اپنے کپڑوں میں سے بیجا بھیت تین درم اور دو درم ایک صحابی سے قرص لیکر قرص اسکا ادا کیا سلمہ بن اسلم نے کپڑا انھیں دیا وہ کپڑا

سید محمد علی
سید محمد علی

غزوہ خیبر کو گئے وہاں بہت غنیمت ان کے ہاتھ آئی اور ایک عورت قریب اسی ایو شہم
یہودی کی اونھیں ملی اونھوں نے اسے بہت قیمت کو بیچا حال آپ ص لشکر
خیبر پر جا پونچے خیبر یوں کو پہلے سے خبر پہنچ گئی تھی اور پہرہ رکھتے تھے اور سوا
مسلح ہر شب قلعے سے نکل کر گشت کرتے تھے اور دن سب سو گئے صبح کو قلعے کا دروازہ
کھول کر آلات زراعت لیکر نکلتے تھے کہ لشکر ہمایوں کو دیکھا دیکھنے والے نے پکار کر
کہا محمدؐ و آلہٗ الخیرؑ یعنی محمدؐ ص پورے لشکر آپونچے ف غنیمت پورے لشکر کو ایسے
کہتے ہیں کہ پورا لشکر وہ ہوتا ہی جس میں پانچون ٹکرے لشکر کے ہوں بقدرہ
ساقہ ہمنہ میسرہ قلب مقدمہ کہتے ہیں اگلے کے لشکر کو اور ساقہ پشت کے لشکر کو
اور میمنہ دایمی طرف والا اور میسرہ بائیں طرف والا اور قلب بیچ کا لشکر جس میں
سردار ہوتا ہی یہ کہتے ہیں لوگ جھٹ پٹ قلعے میں گھس گئے اور دروازہ قلعے کا
بند کر لیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا سات قلعے خیبر میں تھے
سب قلعے بتدریج مفتوح ہو گئے مگر بعض قلعے ولے خوب لڑے حال ایک قلعہ
لڑا تھا آپ نے ایک دن شام کو فرمایا کہ کل ایسے شخص کو میں نشان دیوں گا کہ خدا اسے
دوست رکھتا ہی اور وہ خدا کو دوست رکھتا ہی اور خدا اس کے ہاتھ پر فتح دے گا صبح کو لوگ
منتظر تھے کہ یہ دولت کسے نصیب ہو آپ نے حضرت علیؑ کو پوچھا وہ بسبب عارضہ درجہ شہم
کے حاضر نہیں ہوئے تھے لوگوں نے یہ عذر ادا کیا بیان کیا آپ نے اونھیں بلوایا جب وہ
آئے آپ دہن مبارک اوکھی آنکھوں میں لگا دیا فوراً آنکھیں اوکھی اچھی ہو گئیں اور نشان
ادھو دیا اور قلعے پر یورش کے لیے فرمایا حضرت علیؑ مع لشکر متعین قلعے پر گئے اور خوب
لڑائی سخت کی اور مہج نام ایک یہودی بڑا شجاع مشہور تھا اوکو جاتے ہی حضرت
علیؑ نے مقابلے میں قتل کیا اور اسدن سات آدمی رئیس اور دلاور یہود کے حضرت
علیؑ کے ہاتھ سے قتل ہوئے حال کتب تواریخ میں ہی کہ حالت لڑائی میں

بسم اللہ

حضرت علیؑ کے دروازے
میں سے آوازیں

حضرت علیؑ کی ہر گڑبڑی حضرت علیؑ نے دروازہ قلعے کا کیوارٹا دکھا کر لیا اور بطور سپرہاقتہ
میں لے لیا اور دن بھر لیے رہے بعد فراغت کے لڑائی سے اوسکو پیچھے پھینک دیا
اُسی یا لشت دود گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی ایک طرف سے دوسری طرف پھینکے
اور اوس دن حسب اخبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ فتح ہو گیا حال یہود خیر جو
باقی رہے آپ نے اوسکے جلا وطن ہونے کا حکم دیا اور اموال اوسکے اور باغات اوس
زمین سب ضبط کر لیے یہود نے عرض کیا کہ آپ کو اور سب مسلمانوں کو اپنے باغات اور زرعت
میں کام کرنے کو مزدور روئی حاجت ہوگی اگر ہلکو آپ جلا وطن نہ کریں تو ہم یہ کام کرینگے
آپ نے یہ بات اوسکی قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ جب تک ہم چاہیں تمہیں رکھیں گے
جب چاہیں بھول دیں گے اور بٹائی پر خدمت کے لیے اوتھیں رکھا پیداوار میں نصیب
اوسکا حصہ مقرر کر دیا عربی جن معاملہ بٹائی کو جو مخا برہ کہتے ہیں وہ خیر سے ہی
مشتاق ہے حال مذک کہ ایک موضع خیر سے طعن ہر وہاں کے لوگوں نے آپ سے اس
هرح صلح چاہی کہ آدمی زمین مذک کی آپکو دین اور آدمی اپنے پاس رکھیں اپنے
قبول فرمایا حال حضرت صفیہ عتائم خیر جن سے دحمہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئیں
تھیں آپ نے اوس سے اوتھیں لے لیا پھر آزاد فرما کے اوس سے نکاح کر لیا آپ نے
اوسکے رخسارے پر ایک نیلا داغ پایا سب اوسکا پوچھا عن کیا کہ جب آپ خیر کو
مجاہدہ کیے تھے تب خواب میں دیکھا کہ چاند میری بغل میں آیا ہی سمیٹنے یہ خواب
اپنے شوہر سے کہا اوس نے ایک طلاخچہ ایسا زور سے مارا کہ رخسارہ نیلا ہو گیا
اور کہا کو چاہتی ہے کہ اس بادشاہ کی بغل میں سووے یہ نیلا داغ اوسی طلاخچے
کا اثر ہی بادشاہ اوسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اور مطابق خواب کے واقع ہوا
حال آپ خیر میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب مع اور مجاہدین

حضرت علیؓ کی خدمت میں
 میں نے عرض کیا کہ میں نے
 تم سے کچھ سنا ہے جس سے
 میں نے تم کو بہت پسند کیا
 ہے۔ تم نے کہا کہ میں نے
 تم سے کچھ سنا ہے جس سے
 میں نے تم کو بہت پسند کیا
 ہے۔ تم نے کہا کہ میں نے
 تم سے کچھ سنا ہے جس سے
 میں نے تم کو بہت پسند کیا
 ہے۔

کے وہیں تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آسنے سے بہت خوش ہوئے اور استقبال کر کے حضرت جعفر سے معافہ کیا اور اونکی پیشانی چومی اور فرمایا کہ میں کہہ نہیں سکتا کہ میں فتح خیبر سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آسنے اور حضرت ابو موسیٰ اشعرمی مع اشعرمیین کے بھی خیبر میں آئے اسی کشتی پر جیسر حضرت جعفر آئے تھے اور حضرت احمہ بنت حمیس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوروں کی ایک ہجرت ہے اور تمہاری اسی کشتی والو دو ہجرتیں ہیں فوج و جوہر ہجرتوں کی ظاہر ہے کہ وہ کشتی مہاجرانہ حبشہ کی تھی پہلے مکے سے جتنے کو ہجرت کر گئے تھے پھر وہاں سے مدینہ کو ہجرت کر آئے اور ابو موسیٰ اور اون کے ہمراہین کو سبب ہر اہی مہاجرانہ حبشہ کے یہ شرف حاصل ہوا حال ایک یہودیہ نے کہ جو سلام بن مشکم کی نام اس کا زینب بنت حارث تھا خیبر میں گوشت بکریکا چکا کر کھیا اوسنے سن لیا تھا کہ آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہے سو اوسنے دست ہی کے گوشت میں زہر داخل کیا اور حضور اقدس میں بھیجا آپ نے ایک قہر مند میں ڈالا اور فرمایا کہ اس نے مجھ سے کمدیا کہ مجھ میں زہر ملا ہے ایک صحابی نے اوس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا اونکا انتقال ہو گیا آپ نے اوس یہودیہ کو بولا کہ پوچھا اوس نے کہا کہ میں نے زہر اس لیے دیا تھا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہوں گے ہم آپ کی آفت سے نجات پاویں گے اور جو پیغمبر ہوں گے آپ کو معلوم ہو جائیگا اور کچھ ضرر نہ ہوگا اور آپ نے اوسے چھوڑ دیا اور حضور نے کھانا کھا کر اوسے قتل کیا جو من اوس صحابی کے جو مر گئے حال عرب کے جمال گدھے کا گوشت کھایا کرتے تھے کچھ ہانڈیاں چڑھوں پر چڑھیں تھیں آپ نے پوچھا کیا پکٹا ہے عرض کیا گدھے کا گوشت آپ نے فرمایا یہ حرام ہے اور ہانڈیاں لعل اللہ ہیں اور منہ کے لیے بھی غزوہ خیبر میں منع فرمایا چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت علی رضی اللہ

وہ کشتی جو مدینہ پہنچی

زینب بنت جحش

سے: روایت ہو اور استبصار کتاب شیعہ میں بھی ابو جعفر طوسی نے روایت حدیث
تحریم منعہ کی حضرت علی سے نقل کی ہو لیکن منعہ غزوہ اوطاس میں پھر مباح ہوا
پھر حرام ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منعہ حرام ہو قیامت تک یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے
فصل انھار ہون عمرہ لقصا کے بیان میں

شعہ

بعد ایک مدت سال کے صلح حدیبیہ سے حسب شرط صلح مذکور آپ دہلے عمرہ لقصا کے لیے
کو مع اصحاب کے تشریف لیگے اور آپ نے حکم فرمایا کہ سفر حدیبیہ میں جو ساتھ تھے
وہ ضرور چلن کے میں پہنچکے عمرہ کیا وہاں حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح
کیا بعد تیسرے دن کے قریش نے تقاضا کیا کہ حسب شرط آپ کج کر جاوین آپ نے
فرمایا کہ میں اگر تھر جاؤں تو تم لوگوں کی دعوت بطور ویسے کے کروں ورنہ
کہا کہ ہمیں تمھاری دعوت منظور نہیں آپ کج کر جاوین آپ نے ہاں اوی نہ کیے کوڑا
فصل انیسویں اسلام خالد بن الولید کو عمرہ لقصا اور عثمان بن طلحہ کے بیان میں

بیٹہ

ہو تان زمان ہجرت سے بعد صلح حدیبیہ کے ایک یہ ہو کہ خالد بن الولید اور عثمان بن طلحہ
اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ جی کہ صاحب مفتاح کہتے تھے اس کے سے دینے میں آگے
حشر باسلام ہوئے آپ نے اپنے اس کے آئیکے باب میں ارشاد کیا تھا کہ کس نے اپنے
جگر گوشے سے کو پھینک دیے مشکوٰۃ شریف میں حضرت عمرو بن العاص سے روایت
ہو کہ جب میں اسلام لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے ہاتھ دراز
فرمایا میں نے ہاتھ کھینچ لیا اپنے پوچھا کیوں سینے کہا کچھ شرط کیا چاہتا ہوں آپ نے
پوچھا کیا شرط ہو سینے کہا کہ میرے گناہ پچھلے سب بخشے جاوین آپ نے فرمایا میں
نہیں معلوم ہو کہ اسلام سب پچھلے گناہ مٹا دیتا ہو اور ہجرت سب پچھلے گناہ مٹا دیتی
آپ اگر حضرت عمرو بن العاص کو لشکر کا امیر کر کے بھیجا کرتے تھے صحیح بخاری میں ہو
کہ ایک مرتبہ یہ سردار لشکر تھے سفر میں انھیں نہانے کی حاجت ہوئی سردار

پڑتی تھی انھوں نے نیم کیا اور کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا **لَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ** یعنی قتل کرو تم اپنی جانوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور اس بات پر کچھ اعتراض نہیں کیا اور مختبر کتابوں میں یہ ہے کہ حضرت معاویہ بھی بعد صلح حدیبیہ کے قبل فتح مکہ کے مسلمان ہوئے تقریب التہذیب مکن باسماہل الرجال میں کہ بہت معتبر ہے یہی مسلمان ہونا معاویہ کا قبل فتح مکہ لکھا ہے

فصل بیسویں تحریر مکاتیب کے بیان میں

۱۰۰

بعد صلح حدیبیہ کے واقعہ سنین ہجرت میں سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر بادشاہوں اور والیان ملک کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی ہر قل بادشاہ روم کو کہ شاہنشاہ نصاریٰ کا تھا اور نجاشی بلو شاہ حبشہ کو کہ وہ بھی نصاریٰ تھا اور مقوقس حاکم اسکندریہ و مصر کو اور پرویز شاہ فارس کو کہ پوتانوشیروان کا تھا اور اور والیان ملک کو اور لوگوں نے عرض کیا کہ عجم نے مہر کے خط قبول نہیں کرتے تب آپ نے مہر محمد وائی **مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** اور چاہنے کی انگشتی میں مہر تھی آپ سید ہاتھ کی چھلکی میں اکثر پہنے دیتے تھے اور بعد ازاں وہ انگشتی حضرت ابوبکر کے پاس رہی پھر حضرت عمرؓ کے پھر حضرت عثمانؓ کے اور ان کے ہاتھ سے ہیرا پیش میں کہ اس کے کنارے بیٹھے تھے گر پڑی اور پھر تلاش کروائی غلی اور اسی دن سے امورات خلافت راشدہ میں بے انتظامی شروع ہوئی اور انتظام ریاست دینیہ جیسا کہ چاہیے قائم نہ ہا تحقیق نے لکھا ہے کہ انگشتی مبارک خاصیت انگشتی سلیمان رکھتی تھی کہ اس کے گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا اور پہلے آپ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی آپ کو دیکھ کے سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی اوتاڑ ڈالی اور فرمایا کہ سونا مردوں پر حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اصحاب نے بھی سونے کی

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

انگوٹھ بیان دور کہیں حال ہر قل کے پاس جب نامہ مبارک پہنچا اوس نے بظہیر رکھا
 اوس نامے میں یہ تھا یہ خط ابو محمد رسول اللہ کی جانب سے ہر قل سردار روم کو ہم
 تمہیں اسلام کی طرف بلا رہے ہیں اسلام لاؤ سلامت رہو اگر نمانو گے تو تم پر تمہاری
 رعیت کا بھی گناہ ہو گا پھر یہ آیت لکھی تھی يَا هَلْ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلَى كَلِمَةٍ
 سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا تَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَخَافُ
 بَعْضُنَا بَعْضًا اَكْرَبَا بَايَا مَن دُونِ اللّٰهِ كَانَ تَوَكُّوْا فَقُولُوا الشَّهَادَتَانِ يَا اَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ
 اے کتاب والو آؤ طرف ایسی بات کے جو برابر ہو ہمارے اور تمہارے درمیان کہ
 نہ پوجیں سوا اللہ کے کسی کو اور نہ ٹھہرا دیں بعضے ہمارے بعضوں کو رب سوا
 اللہ کے پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں حج بخاری
 میں ابوسفیان سے روایت ہے کہ میں مع ایک قافلے قریش کے اون دنوں شام
 میں تھا جب خط آپ کا پاس ہر قل کے پہنچا اوس نے کہا کہ تلاش کرو اس شخص
 کے وطن کا کوئی آدمی بیان ہو تو میرے پاس لے آؤ اور لوگ مجھے مع ہمارے
 کے لے گئے اوس نے کہا جو ادنیٰ سے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریبتر
 ہو وہ اس کے ہونٹھے ابوسفیان ہی اقرب تھے اس کے ہونٹھے پھر اوس نے ترجان سے
 یعنی اوس آدمی سے جو عربی اور رومی دونوں زبانیں جانتا تھا اور بادشاہ کی
 باتوں کا ترجمہ ابوسفیان سے اور ابوسفیان کی باتوں کا ترجمہ بادشاہ سے کرتا تھا کہا
 کہ اوس کے ساتھیوں سے کہدو کہ یہ کچھ جھوٹے کہے تو تم بتا دیجو پھر ہر قل نے پوچھا کہ یہ
 شخص جو تم میں دعویٰ پیغمبری کا کرتا ہے نسب میں کیسا ہے ابوسفیان نے کہا کہ بہت اعلیٰ
 پھر پوچھا کہ دعویٰ نبوت سے پہلے تم نے کبھی کسی بات میں اوسے جھوٹا پایا یا نہیں کہا
 نہیں پھر پوچھا کہ اوس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا ابوسفیان نے کہا نہیں پھر
 پوچھا کہ اس سے پہلے تم میں کسی نے دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا کہا نہیں پوچھا کہ اوس

بیان حال ہر قل
 وصول نامہ مبارک

نے بیشتر اتباع اور لکا کیا ہی باغریہوں نے کہا غریہوں نے پوچھا جماعت اور انکی اور بڑھتی جاتی ہی یا کم ہوتی جاتی ہی کہا بڑھتی جاتی ہی پوچھا جو کوئی مسلمان ہوتا ہو بسبب ناپسند کرنے اسلام کے مرتد بھی ہو جاتا ہو کہا نہیں پوچھا لڑائی میں ہمیشہ تم غالب رہتے ہو یا وہ کہا کبھی ہم غالب رہتے ہیں کبھی وہ پوچھا خلافت عہد بھی کتنے یا نہیں کہا نہیں اور اسی ہمارے اونکے درمیان میں عہد ہوا ہی دیکھیں خلاف اونکے کرتے ہیں یا نہیں ابوسفیان نے بوقت روایت کہا کہ سالے سوال جواب میں سو لا و نعم کے میں اور کوئی بات بڑھانہ سکا سو اتنی بات کے جو اخیر جواب میں بڑھائی اور چونکہ ابوسفیان اون دنوں کا فرستادہ بھی اور وقت کے حال میں بیان کیا کہ جسے دوسری بات کا تھا کہ اگر کچھ جھوٹہ کون کا مشہور ہو جائیگا نہیں تو میں جھوٹہ بھی کہتا بعد تفسار حالات کے ہر قل نے کہا کہ پہلے سوال کے جواب میں تم نے کہا کہ پیغمبر نسب میں اعلیٰ ہیں سو اسد جل جلالہ پیغمبر عالی نسب کو ہی کرتا ہی اور جب آدمیوں کے معاملے میں اوسنے کبھی جھوٹہ نہیں بولا تو قبح ہو کہ خدا تعالیٰ پر جھوٹہ بانٹ اور اگر باپ دادے میں اوسکے کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ اسنے پہلے سے باپ دادے کا ملک لینا چاہتا ہو اور اگر پہلے کسی نے دعویٰ پیغمبری کیا ہوتا تو یہ گمان ہوتا کہ تقلید سابق دعویٰ کرتا ہو اور تائب پیغمبروں کے ہمیشہ پہلے غریب لوگ ہی ہوتے ہیں اور اسد تعالیٰ روز بروز جماعت اور انکی بڑھاتا ہو اور جب خلافت دین حق کی زمین آجاتی ہی پھر آدمی اوس دین کو نہیں چھوڑتا ہی اور لڑائی میں بھی اسی حال ہوتا ہو کہ کبھی دشمن پیغمبروں کے غالب ہو جاتے ہیں اور آخر کو غلبہ پیغمبروں کو ہی ہوتا ہو اور خلافت حمد نبی انبیاء نہیں کرتے پھر ہر قل نے کہا کہ ان باتوں کا حکم دیتے ہیں ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا رکوع کا اقارب سے سلوک کرنے کا حرام سے بچنے کا ہر قل نے کہا کہ اگر جو باتیں تم نے بیان کیں سچی ہیں تو وہ پیغمبر ہیں اور جو میں بھیج سکتا تو

اوپر کے حضور میں حاضر ہوتا اور جو زمین وہاں ہوتا اوسکے پانون دھوتا اور عنقریب جہان کے
 قدم ہن یہاں اوزکا ملک ہو جائیگا ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہمیں رخصت کیا میں نے
 کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ و زوم اوس سے ڈرتا ہی کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے برا و شرارت اس علاقے کے کہ ابی کبشہ علیہ آپ کی طرف سے
 کے شہر کا نام تھا حال ہر قل کے دل میں تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بخوبی آگئی تھی اور اوس نے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جائے مگر طبع بادشاہی نے
 اسے محروم رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن اوس نے سب نصاریٰ کو شہر حصن کی کوٹھی
 میں جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیے پھر اوس نے کہا ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں
 یہ پیغمبر جو عرب میں پیدا ہوئے ہیں انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہیں اگر اسی
 فکر کے ملک تم سے چمن جاہلیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہاں سے
 نکل جانے کا قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہر قل نے کہا کہ
 میں نے یہ بات تمہارے آزمائے کیواسطے کہی تھی میں خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر
 مضبوط ہو تب سچا آدمی ہو گیا حال ایک شخص مضطرب نام علماے نصاریٰ میں بہت مستم
 اور مکرم اوسکے نزدیک تھا اور بڑھا تھا ہر قل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے کہ وجہ بکلی تھی کہ اس شخص سے تم جا کے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان
 لاوے گا تو ب نصاریٰ ایمان لاوین گے انھوں نے جا کر اوس سے احوال آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا سنتے ہی اوس نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور سپید کپڑے
 پہن کے باہر نکلا اور کلیسا میں جہاں بہت بڑے بڑے نصاریٰ جمع تھے گیا اور
 کہا کہ میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہیں جبکی عیسیٰ نے خبر دی ہو
 اور پھل کیون میں خبر ہو تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوپر دوڑ پڑے
 اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہر قل نے یہ حال سننے کہا میرا بھی ایسا ہی حال

یہ بیانی صحیح بخاری میں ہے
 کہ ابوسفیان نے کہا کہ پھر ہمیں رخصت کیا میں نے
 کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ و زوم اوس سے ڈرتا ہی کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ
 وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے برا و شرارت اس علاقے کے کہ ابی کبشہ علیہ آپ کی طرف سے
 کے شہر کا نام تھا حال ہر قل کے دل میں تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بخوبی آگئی تھی اور اوس نے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جائے مگر طبع بادشاہی نے
 اسے محروم رکھا صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن اوس نے سب نصاریٰ کو شہر حصن کی کوٹھی
 میں جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیے پھر اوس نے کہا ایک بات تمہارے بھلے کی کہتا ہوں
 یہ پیغمبر جو عرب میں پیدا ہوئے ہیں انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہیں اگر اسی
 فکر کے ملک تم سے چمن جاہلیگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہاں سے
 نکل جانے کا قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہر قل نے کہا کہ
 میں نے یہ بات تمہارے آزمائے کیواسطے کہی تھی میں خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر
 مضبوط ہو تب سچا آدمی ہو گیا حال ایک شخص مضطرب نام علماے نصاریٰ میں بہت مستم
 اور مکرم اوسکے نزدیک تھا اور بڑھا تھا ہر قل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے کہ وجہ بکلی تھی کہ اس شخص سے تم جا کے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان
 لاوے گا تو ب نصاریٰ ایمان لاوین گے انھوں نے جا کر اوس سے احوال آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا سنتے ہی اوس نے اپنا عصا ہاتھ میں لیا اور سپید کپڑے
 پہن کے باہر نکلا اور کلیسا میں جہاں بہت بڑے بڑے نصاریٰ جمع تھے گیا اور
 کہا کہ میں پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہیں جبکی عیسیٰ نے خبر دی ہو
 اور پھل کیون میں خبر ہو تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوپر دوڑ پڑے
 اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہر قل نے یہ حال سننے کہا میرا بھی ایسا ہی حال

کرینگے اگر میں ایمان لاؤں و بڑے بڑے علمائے نصاریٰ اور اکثر بادشاہوں نے
 ہمیشہ اقرار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے رہے اور جنکے توفیق ایزد تعالیٰ
 ہوئی ایمان لائے اور جو بے نصیب تھے باوصف اوسکے کہ تصدیق آپ کی اور
 دل میں آگئی محروم ہے اور بحیرہ اور نسطور اور نجاشی ایک بادشاہ جسے کا تھا
 کہ ذکر اونکا اور پرہیزگار اور ہر قل اور ضغاطر کا یہاں ذکر ہوا اور بیشمار ایسے تھے
 اور علمائے یہود کا بھی ایسا ہی حال تھا حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال اوسکے
 ایمان لائے اور بہتر سے یا وصف یقین کرنے آپ کی نبوت کے سبب حسد اور
 حسد جاہ کے محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاریٰ کا کہ والی ملک جسے
 کا تھا الجبرد پہنچنے نامہ مبارک کے ایمان لایا اور بحال تعظیم پیش آیا اور آپ کو جواب
 بے تعظیم و توقیر تمام مشعر ایمان اپنے اور خوبی دین اسلام کے لکھا اور موزے وغیرہ
 تحفہ دہرایا آپ کو بھیجے اور اس نجاشی کا نام صحیح تھا ہر بادشاہ جسے کو نجاشی
 کہتے تھے اسی نجاشی کے عہد میں مہاجر ان جسے حضرت عثمان اور حضرت جعفر وغیرہ
 مکے سے ہجرت کر گئے تھے اور اسی نجاشی کی بروز وفات سشنہ میں اپنے مدیہ بطیبہ
 میں خبر موت بیان فرما کے نماز جنازہ غایانہ پڑھی تھی اور نکاح آم حبیبہ بیٹی ابوسفیان
 کا کہ ساتھ اپنے شوہر سابق کے جسے کو ہجرت گزشتین تھیں بعد انتقال اوس شوہر کے اسی
 نجاشی نے بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے منعقد کیا تھا اور اس نجاشی
 بعد جو نجاشی ہوا تھا اوسکو بھی آپ نے نام لکھا تھا مگر اوسکا حال معلوم نہیں ہوا کہ اتنی
 الواہب حال متوفی بادشاہ مصر و اسکندریہ بوقت پہنچنے آپ کے نام کے بہت
 تعظیم کی اور تحفہ اور دہرایا آپ کو بھیجے دو لونڈی ماریہ قطیبہ اور شیرین کہ ماریہ آپ کے نصف
 میں رہیں اور ابوجہیم بن رسولی اللہ علیہ وسلم اونکے بطن سے پیدا ہوئے
 ہوا ایک خمر سفید کہ نام اوسکا دلدل تھا بخلاہ اون دہایا کے تھے حال پر دیز کے کچن ۱۲

بیان حال نجاشی
 وصول نامہ مبارک

نار مبارک پونہجا اوس سے جب دیکھ کہ عنوان نامے میں لکھا ہے من تلحی
 رَسُولِ اللہِ الی اَکْثَرِہِی عَظِیْمَہِ فَاَرِیْہِی بِہِ نَظْمِ مُحَمَّدِ رَسُوْلِہِ خُدا کا ہی کسری سردار فارس
 کو جھجلا کے نار مبارک کو بھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا اور
 باذان اوسکی جانب سے ملک میں کا صوبہ دار تھا اوسکو لکھ بھیجا کہ دشمن جو دعویٰ
 پیغمبری کا کرتے ہیں انکو بیان بھیج دے دو آدمی تیز چالاک اوسکے پاس بھیجے
 کہ اوسکو لیاوین باذان نے دو آدمی دینے کو بھیجے اور آپ کو خط لکھا کہ تم ان دونوں
 آدمیوں کے ساتھ کسری کے پاس پہلے جاؤ وہ دونوں حضور اقدس میں حاضر ہوئے
 دائرہ بیان موندین موچھین بڑی آپ نے اذن سے پوچھا کہ تمہیں ایسی صورت بجا
 کسے حکم دیا ہے اوشوں کہا ہمارے رب کسری نے آپ سے فرمایا کہ میرے رہنے
 تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ دائرہ رکھو موچھین کتراؤ اذن دونوں شخصوں کے دل میں اگرچہ
 عجیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت آیا کہ جن اوبھکا تھر تھرتا تھا لیکن لگتا تو انھوں
 سے باکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسری کے چلے چلو نہیں تو کسری کا مزاج بہت بُرا ہے
 وہ تمہارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالے گا آپ نے دونوں سے کہا کہ ٹھہرو کل آئو مسج
 کو اذن دونوں سے کہا کہ رات شیرویہ سے پرویز کو مار ڈالو تم چلے جاؤ اور وہ رات
 مشکل کی اور دسویں جادی الاولیٰ سنہ ہجری کی تھی وہ روانہ ہوئے باذان کے پاس
 پونہچے اور حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچی ہے تو وہ بیشک پیغمبر ہیں اور سب
 لوگ سے پہلے میں مسلمان ہو جاؤں گا اوشیں دنوں نامہ شیرویہ کا بنام باذان اس
 مضمون کا پونہجا کہ پرویز ظالم تھا لہذا میں نے اوسے قتل کیا اور تمکو تمہارے عہدے
 پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعویٰ پیغمبری عرب میں کرتے ہیں اوں سے کچھ تعرض مت کرو
 جب تک میرا حکم اس باب میں نہ پہنچے باذان اوسی وقت مع اپنے دونوں بیٹوں کے
 مسلمان ہو گیا اور سب اہل میں اور فارس جو وہاں تھے مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صلی

بجائے

علیہ وسلم کو اپنے اسلام سے مجرد حیث کسری نے جو نامہ مبارک بجاڑ والا آپ نے اوس کے لیے یہ برد عالمی اللہم مرقہم کل ممزق یا اسد پاش پاش کر دے اوس کو یعنی خانہ کز کسری کو خوب پارہ پارہ اور مطابق اوس کے ہوا کہ خانہ کز کسری کی سلطنت جو ہزار سال سے چلی آتی تھی اور ایسی بڑی سلطنت پردہ زمین پر کوئی انتھی بالکل پاش پاش و نیست نابود ہو گئی اور بہت تھوڑے زمانے میں نام و نشان اوس کی سلطنت کا نہ رہا اور ہر قل نے جو نامہ مبارک کو تعظیم رکھا ملک اوس کے خانہ کز کا قائم رہا اگرچہ اکثر ملک اور نکلا اہل اسلام کے تصرف میں آگیا لیکن بالکل سلطنت اور نکی نہ ہوئی

فصل انیسویں یہ حضرت ابو عبیدہؓ نے بنی امیہ میں جس میں سمندر عربیہ بھی لشکر کو لے کر دیے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں بڑی کوشش کرتے تھے اور بہت تکلیفیں اٹھاتے تھے بعض مرتبہ جہاد میں بسبب قلت تو شے کے یہاں تک نوبت پہنچی کہ درختوں کی پتی بھاڑ بھاڑ کے کھائی وہ غزوہ ذات امخط کہلاتا ہی خط کہتے ہیں پتی بھاڑنے کو اوس لشکر کے حضرت ابو عبیدہؓ سردار تھے تو شہ اوس میں نہ رہا سمندر کے کنارے پر شہ چلا جاتا تھا سمندر نے ایک بہت بڑی مچھلی کہ عبراؤس کا نام ہے کھارے پر لشکر کی طرف پھینک دی اتنی بڑی مچھلی تھی کہ آدھے مہینے تک سارے لشکر کا قوت اوس سے رہا لشکر میں تین سو آدمی تھے اوس مچھلی کی پسلی کی ایک ہڈی حضرت ابو عبیدہؓ نے کھڑی کر دی تو بہت اونچا شتر اسکے تلے سے ٹکل گیا اوسکی آنکھ کے حدتے میں منوں آنا خمیر کیا کرتے تھے صحابہ نے بعد معادوت کے مدینہ میں آپؐ اوس مچھلی کا ذکر کیا آپؐ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جو تمہیں رزق دیا ہو کھاؤ اور اگر کچھ اوس میں سے باقی ہو تو مجھے بھی دو میں بھی کھاؤں چنانچہ کچھ گوشت اوس مچھلی کا حضور اقدسؐ میں بھیجا اور آپؐ تناول فرمایا

فصل بائیسویں غزوۂ موتہ کے بیان میں

ایک قاصد کو آپ کے راہ میں شہر موتہ کے حاکم شریحیل نے قتل کیا وہ قاصد حضرت عمرؓ کی طرف سے تھا

۵۰۲۹

محمّد بن
ابن کلام
بن کلام
بن کلام

لَا تَزِلُّكَ عَنْ عِلْمِكَ
وَلَا تَزِلُّكَ عَنْ عِلْمِكَ
وَلَا تَزِلُّكَ عَنْ عِلْمِكَ

فکر و اندیشه

تھا نامہ آپ کا حاکم بصری کو لیے جاتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت
 لشکر بھیجا تین ہزار آدمی اور زید بن حارثہ کو امیر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جاوے تو
 جعفر بن ابی طالب کو اور جہوہ شہید ہو جاوے تو عبداللہ بن رواحہ کو امیر کھجو اور جو
 وہ بھی شہید ہو جاوے تو مسلمان ایک کو مسلمانوں میں سے امیر کر لین ایک یہودی
 نے یہ سن کے کہا کہ اگر انبیاء بنی اسرائیل میں سے کوئی ایسا ملے تو وہ
 سب شہید ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں بھی دیا ہی ہوا جب
 لشکر وہاں پہنچا دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کر لیا لاکھ آدمی سے زیادہ اس کے
 پاس ہو گئے مسلمانوں کو تردد ہوا اور پہلے مشورہ ہوا کہ لڑائی میں توقف کریں
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے بھیجے مرد کے گھوڑے پھر یہ بات قرار پائی
 کہ ہمارا لڑائی میں کچھ نقصان نہیں اگر مارے گئے تو شہید ہو گئے اور اگر فتح ہوگی
 تو عین مراد ہی اور کفار کے مقابل ہوئے اور لڑائی سخت کی اور داد مردانگی اور
 شجاعت کی دی پہلے حضرت زید بن حارثہ نشان لیکے بڑھے اور شہید ہوئے پھر
 حضرت جعفر نے علم لیا اور داپٹے ہاتھ میں اس کے علم تھا وہ کٹ گیا تب انھوں نے
 علم اسلام بائیں ہاتھ میں تھا وہ بھی کٹ گیا تب انھوں نے علم کندھوں اور
 بازوؤں کے زور سے تھاما آخر کار شہید ہوئے اور علم حضرت عبداللہ بن رواحہ
 نے لے لیا وہ بھی شہید ہوئے تب مسلمانوں نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
 امیر کیا اور انکی حسن تدبیر اور شجاعت سے لڑائی فتح ہوئی صحیح بخاری میں ہے کہ نبی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وقوع لڑائی کے حال بیان کر دیا تھا
 کہ زید نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر جعفر نے نشان لیا اور شہید ہوئے
 پھر عبداللہ بن رواحہ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر ایک خدا کی تلوار نے
 نشان لیا اور فتح ہوئی آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسو آنکھوں سے جاری تھے

جنت

کہ قریش نے جو بکر کی مدد کی کہ وہ ہم پر شیخون لائے اور آپؐ نے نبی کو حضرت عائشہ سے کہا کہ رات خزامہ میں ایک بات ہوئی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا لگان ہو کہ قریش عہد شکنی پر جرات کرینگے حال آنکہ تم لوہار نے اونٹین فنا کر دیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ اونٹون نے عہد توڑا اسیلئے کہ خدا تعالیٰ کا اونٹین ایک حکم ظاہر ہو پھر تین دن کے بعد عمر بن سالم خزاعی نے حضور اقدسؐ میں پہونچ کر رو بردھایا کہ سب حال نظم میں عرض کیا حال بعد وقوع اس قصے کے قریش کو ڈر ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خبر ہوگی تو بیشک فوج کشی کریں گے اور ابوسفیان کو حضور اقدسؐ میں بھیجا کہ حال دریافت کر آوے اور مدت صبح کی اور کچھ زیادہ کر لادے ابوسفیان دریںے کو گیا ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کی ازواج مطہرات میں تھیں پہلے اونکے پاس گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ نے پچھونا پیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھے پچھونے پر بیٹھنے نہیں دیتی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ تم مشرک ہو نجاست شرک سے بھڑے ہو یہ بوریہ جناب سید الطاہرین کے بیٹھنے کا ہی اسیلئے پیٹ دیا ابوسفیان نے کہا کہ مجھ سے الگ ہونے کے بعد تیری فوج بدل گئی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت کی ہو اور ای باپ نے سردار قوم کا ہو اور عقل کا دعویٰ کرتا ہو اور مسلمان نہیں ہو جاتا ہو اور پتھر دن کو پوجتا ہو ابوسفیان نے کہا کہ تعجب ہو کہ تو نے میری بھڑکتی کی اور مجھے کہتی ہو کہ باپ دادا کا دین چھوڑ دو دن اور ناخوش ہو کے وہاں سے اٹھ آیا اور حضور اقدسؐ میں جا کر تجدید عہد کے لیے گفتگو کی آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا بعد ازیں حضرت ابو بکرؓ سے جا کر اپنا مطلب کہا حضرت ابو بکرؓ نے عذر کیا اور کہا میں اس باب میں گفتگو نہیں کر سکتا اور حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی ایسا ہی جواب دیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزاج میں ظرافت تھی جب ابوسفیان نے بہت سبالت کیا کہ کچھ مذہب بتاؤ حضرت

علیؑ نے کہا کہ تم مسجد شریف میں آپؐ کے سامنے کھڑے ہو کے پکار کے کہدو کہ میں نے قریش کو امان دی محمدؐ میری امان نہ توڑینگے تم بڑھے آدمی سردار قریش کے ہو طرح کہدو ابوسفیانؑ نے کہا کہ اگر میں ایسا کروں تو مفید ہوگا حضرت علیؑ نے کہا کہ یہ میں نہیں جانتا جو بات میرے خیال میں آئی سنو میں نے کہدی ابوسفیانؑ نے ویسا ہی کیا اور مسجد شریف میں مجاہد اسی طرح کہدیا بعد ازاں مکے کو روانہ ہوا وہاں پہونچنے کے بعد قریش سے سب حال بیان کیا سبھوئے بہت فخرین کی اور کہا کہ نہ تو خبر صلح کی لایا کہ اطمینان ہوتا اور نہ خبر لڑائی کی لایا کہ طیاری کرتے اور علیؑ نے تجھ سے ٹٹھٹھا گیا تھا اور تو نہ بٹھھا اور ویسا ہی کر گزرا ہندو زوئے ابوسفیانؑ نے کہ بہت بان تیشی بھی بہت لعنت اور علامت ابوسفیانؑ کو کی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طیار لشکر کشی کی مکے پر فرمائی اور خبرین بند کردین کہ قریش کو آپؐ کے عزم کی خیر نہواچانک اونسے سر پہ جا پونچین حاطب بن ابی بلتعہ نے ایک قریش کو خط لکھا اور آپؐ کے عزم کا حال دین تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکے مکے کو روانہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس حال سے آپؐ کو مطلع فرمایا آپؐ حضرت علیؑ اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بلا فرمایا کہ جھپٹ کے مکے کی راہ پر روضہ خاخ نمک جاؤ وہاں ایک عورت مع خط مکے جاتی ہی اوسے لے آؤ یہ قینون صاحب گھوڑا دوڑاتے روضہ خاخ نمک کہ ایک جگہ کے کی راہ میں ہی پونچے وہاں ایک عورت ملی تلاشی میں اوسکے پاس کوئی خط نہ نکلا حضرت علیؑ نے تلوار نکال کر اوس عورت کو دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹھ خبر تو نہیں دی ہی خط تیرے پاس بیشک ہی اگر تو مجھے مذہبی تو میں تجھے ننگا کر دوں گا تب اوس نے سر کے بالوں کے جوڑو میں سے خط نکال کے دیا حضور اقدس میں لے آئے اوس خط میں لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جوار تم پر آتے ہیں اور اگر وہ تنہا بھی تم پر قصد کریں تو خدا تعالیٰ

فصل خط حاطب بن ابی بلتعہ

مکہ

وہاں حاطب بن ابی بلتعہ نے خط لکھا اور آپؐ کے عزم کا حال دین تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکے مکے کو روانہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس حال سے آپؐ کو مطلع فرمایا آپؐ حضرت علیؑ اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بلا فرمایا کہ جھپٹ کے مکے کی راہ پر روضہ خاخ نمک جاؤ وہاں ایک عورت مع خط مکے جاتی ہی اوسے لے آؤ یہ قینون صاحب گھوڑا دوڑاتے روضہ خاخ نمک کہ ایک جگہ کے کی راہ میں ہی پونچے وہاں ایک عورت ملی تلاشی میں اوسکے پاس کوئی خط نہ نکلا حضرت علیؑ نے تلوار نکال کر اوس عورت کو دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹھ خبر تو نہیں دی ہی خط تیرے پاس بیشک ہی اگر تو مجھے مذہبی تو میں تجھے ننگا کر دوں گا تب اوس نے سر کے بالوں کے جوڑو میں سے خط نکال کے دیا حضور اقدس میں لے آئے اوس خط میں لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جوار تم پر آتے ہیں اور اگر وہ تنہا بھی تم پر قصد کریں تو خدا تعالیٰ

کہلا بھیجیں کہ اپنے بچاؤ کے واسطے کچھ صحت کر لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحیم بن اگر
بتصرع و نیاز مندی پیش آویں گے آپ رحم فرما دیں گے اودھر سے ابوسفیان اور کچھ
بن حزام اور بطل بن ورقاؤ اس طرف کو آئے تھے کئے کے لوگوں نے خیرین دریافت
کرنے کو بھیجا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکر کشی کا اودھن خوف تھا مگر کچھ حال معلوم
نہا جب پشتہ عمر الظہرائی چڑھے آگ کی روشنی دیکھ کے متحیر ہوئے آپس میں گفتگو کرتے
بطل نے کہا کہ قبیلہ خزاعہ کی آگ ہی ابوسفیان نے کہا اودھنی جماعت اتنی نہیں ہے کہ
اتنی آگ اودھنی لشکر کی ہو حضرت عباس ویا بن یونس اور اودھنی باتیں سنیں اور ابوسفیان
کی آواز پہچان کے اوسکو پکارا اور اوسنے اودھنی پہچانا اور حال پوچھا حضرت عباس نے
حال کہا بلکہ اوسے اپنے ساتھ لشکر میں لے گئے ابوسفیان کو حضرت عمرؓ نے دیکھ کر جانا
کہ اوسے قتل کریں حضرت عباس نے کہا کہ میں امان دی ہوں حضرت عمرؓ نے حضورؐ کے حضور
اقدس سے اجازت قتل ابوسفیان کی نے لین حضرت عباس ابوسفیان کو لیکے پہنچے
حضرت عمرؓ نے حضورؐ میں پہنچنے عرض کیا کہ یہ دشمن خدا ابوسفیان بے ایمان اور کفران
آتا ہی حکم ہو تو اوسکی گردن ماروں حضرت عباس نے کہا کہ میں نے امان دی ہے حضرت
عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں سبب میں گفتگو ہونے لگی آپ نے دونوں کو روک دیا اور
حضرت عباس سے کہا کہ ابوسفیان کو لیکے اپنے خیمے میں رکھو صبح لے آؤ صبح کو حضرت
ابوسفیان کو حضور اقدسؐ میں لے گئے آپ باخلاق پیش آئے اور فرمایا کہ افسوس ابوسفیان
اب تک تو نہیں اعتقاد کرتا کہ سوا خدا کے اور کوئی لائق پرستش کے نہیں ابوسفیان نے
کہا میرے ماما آپ پر خدا ہوں آپ بڑے رحیم اور کریم ہیں باوصف میری قسی
عداوت کے ایسی مہربانی فرماتے ہیں واقعی سوا خدا کے اور کوئی نہیں تو مہربانی
مدد کرتا آپ نے فرمایا کہ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تو میری تصدیق کرے بغیر ہی کی ابوسفیان
نے تامل کیا حضرت عباس نے کہا کہ اب تامل کا وقت نہیں ایمان لاؤ نہیں تو عمرؓ لگے

فیصل بن خزامہ کا
 دارلعلوم دہلی میں
 بابہ موصوفیہ کا
 مہتمم مصنفین کا
 مجمع سکون را
 مجمع دارود حمزہ
 وقاف بوزن حمزہ
 بدوون صحابی پان میں
 اس نقشہ کے مسلمان
 مہتمم احمد علیہ

بنی لڑائی و سناہوں
کہ فضیل کے سوا کوئی نہیں
نہیں اور میں نے کوئی دیکھا
کہ خدا کے رسول بن گیا

ابھی تمہارا سر کاٹے گا ابوسفیان نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعد ازیں آپ سے ابوسفیان رخصت ہو کے روانہ ہوا حضرت عباس نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہی کہیں ابوسفیان کے مین جا کے مرد نہ ہو جائے آپ اسے جاہلے نہ بھیجیے اور سب کراؤ سکود کھایا جائے کہ بہت اسلام کی اس کے دل میں سما جائے آپ نے فرمایا کہ بہتر ہی ابوسفیان کو ٹھہرا لو اور سارے لشکر کو اسے دکھاؤ حضرت عباس نے ابوسفیان کو بھیجے اس کے جاہلے بلایا اور اسے لیکے اسی جگہ جا بیٹھے جہاں سے سب لشکر کا مرد ہو ابوسفیان کے سامنے دسائے سواروں کے اور غول پیدلوں کے الگ الگ ساتھ اپنے امیرون کے کھنکھنے لگے ابوسفیان کی آنکھیں کھل گئیں حضرت عباس سے کہنے لگا کہ تمہارے بھتیجے بڑے بادشاہ ہو گئے حضرت عباس نے کہا پیغمبری ہی یا بادشاہی عرض کہ ابوسفیان نے سب کرا دیکھا حضرت عباس نے بوقت اسلام ابوسفیان کے حضور اقدس میں عرض کیا تھا کہ ابوسفیان اپنی نود اور نکلور سرداری کو بہت دوست رکھتا ہے کچھ اس کے لیے ایسی بات ارشاد ہو جائے جس میں اس کا فخر ہو آپ نے فرمایا مَکِّي دَاخِلٌ اَزَا اَيُّيْ سُفْيَانَ قَهْوُ اَحْمَرٌ یعنی جو داخل ہو ابوسفیان کے گھر اسے امان ہی اور آپ نے فرمایا جو حرام میں داخل ہوا اسے امان ہی جو ہتھیار ڈال دے اسے امان ہی اور جو دروازہ اپنا بند کر لے اسے امان ہی بعد ازیں موبک ہما یون داخل کہ ہوا اور آپ نے فرمایا کہ جب تک کوئی لڑائی تم سے نہ کرے قتال نہ کرو ایک جانب سے عکرمہ بن ابی ہل اور صفوان بن امیہ تجھے جماعت لیکر مقابل ہوئے اس جانب لشکر حضرت خالد بن ولید کا تھا اونھوں نے ان سے قتال کیا لڑائی سخت ہوئی مسلمانوں نے مار مار تے قریب دروازہ مسجد حرام تک کا فزون کو پونچھ پایا چوبیس آدمی مار دیے میں سے بیس بنی بکر کے اور چار ہزہیل کے مارے گئے اور دو مسلمان شہید ہوئے

حال ایک مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے یہ خبر سکر قسم فرمایا صحابہ کو تعجب ہوا آپ نے وجہ تبسم یہ ارشاد فرمائی کہ قاتل اور مقتول کو دیکھا ساتھ بہشت میں چلے جاتے ہیں اس سے ساجین کا تعجب اور زیادہ ہوا اس واسطے کہ عکرمہ کافر تھا اور کافر کا بہشت میں جانا محال اور عکرمہ کا مسلمان ہو جانا بہت دشوار جلتے تھے مگر آپ کی پیشین گوئی کے مطابق واقع ہوا کہ عکرمہ بعد ازین مسلمان ہو گیا چنانچہ آگے اسکا ذکر شرح آویگا حال ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی علیہ وسلم کئے میں داخل ہوئے حضور اقدس میں استغاثہ ہوا کہ خالد ایسا کہ کو قتل کیے دہلتے ہیں آپ نے ایک آدمی بھیجا کہ خالد سے کہہ دے اِرْفَعْ عَنْهُمْ الشَّيْفَ ثَوَارِ قَرِيشَ سے اٹھا لو اس نے جا کے کہا ضَعْفِیْہُمْ الشَّيْفَ یعنی ثوار قریش میں رکھو خالد رضی اللہ عنہ نے اور بھی قتل میں گرمی کی یہاں تک کہ شتر آدمی کا قتل ہوئے آپ نے خالد پر عتاب کیا اور سبب عثمانی حکم کا پوچھا خالد نے عرض کیا کہ مجھے حکم نہ تھا کہ انہیں پونچھا بلکہ حکم قتل کا پونچھا تھا آپ نے اس شخص حکم لیجائے والے سے پوچھا اس نے کہا کہ راہ میں ایک شخص مہیب آسمان پر پائون زمین میں مجھے ملا اور اسکا ہاتھ میں ایک حربہ تھا اس نے مجھ سے کہا تو یوں کہہ دے ضَعْفِیْہُمْ الشَّيْفَ یعنی قریش پر شمشیر زنی کرو نہیں تو میں تجھے اس حربے سے قتل کروں گا مجھ پر ایسا عذاب ہوا کہ سوا اس بات کے کچھ کہہ نہ سکا معلوم ہوا کہ وہ شخص مہیب فرشتہ تھا اور منظور جناب ایزدی یہ تھا کہ شتر آدمی مقتولان احد کے برابر قتل ہو جاوین اسلئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز احد جبکہ حضرت حمزہ چچا آپ کے شہید ہوئے تھے کہا تھا کہ میں اگر قریش میں پر قابو پاؤں گا شتر آدمی ادون میں سے قتل کروں گا سو خدا تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچا کر دیا یہ قصہ روضۃ الاحباب اور معارج النبوة میں ہی حال ابوقت داخل ہوئے مکے کے آپ نے بنظر تواضع جناب ایزدی سر مبارک بہت جھکا دیا

مجہد

فحش

یہاں تک کہ کجاف سے ریش مبارک لگ گئی یہ خیال کر کے کہ کسے سے کس طرح سے نکلے
 اتفاق ہوا تھا اور کس عظمت اور شوکت سے رب العزۃ نے داخل کیا اور ایک مرتبہ
 میں ہی کہ آپ نے پالان پر ہی سچن کیا حال کے میں پہونچے اُتھانی بنت ابی طالب
 کے گھر میں جائے غسل آپ نے فرمایا اور اُٹھ کر عتین چاشت کی نماز کی ہمیں
 اُتھانی نے عرض کیا کہ میرا بھائی علی فلا نے کو قتل کیا چاہتا ہی اور سینے اور
 امان دی ہی وہ حضرت امہانی کے شوہر کے اقارب میں سے تھا آپ نے فرمایا
 جسے تم نے امان دی او سے میں نے بھی امان دی حال بڑے بڑے برے مرد
 قریش شہر کے شہر چھوڑ کے بھاگ گئے اور جو حاضر ہوئے اور کھا قصور معاف ہوا
 اور آپ نے جان بخشی کی اون سے اپنے پوچھا کہ تمہارا بھو سے کیا لگان ہی میں تمہارے
 ساتھ کیا کر دوں گا اونھوں نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ برادر کریم ہیں ہمارے
 مالک ہوئے ہیں ہم پر رحم فرما دینے آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے حق میں نہ
 کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا لَا تَزْنِبْ
 عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ یعنی تیرا آج کچھ
 ملامت ہمیں بخشے تمہیں اللہ تعالیٰ اور وہ زیادہ رحم کرے والا ہی سب رحم کرنے والا ہے
 حال گرد خاند کعبے کے مشرکین نے میں سو ساٹھ بت رکھے تھے اور بانوں کے
 سیسے سے جمادیے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وہاں تشریف لے گئے
 ایک لکڑی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ یہ آیت پڑھتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
 الْبَاطِلُ طَلَانِ الْبَاطِلِ كَانَ زَهُوقًا یعنی آیا حق اور باطل بایںک ہل
 ہوئے مٹنے والا اور لکڑی سے آپ بتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے
 منہ کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کی طرف
 آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اونڈھا گر پڑتا تھا اس طرح سب بت اوکھڑا کھڑ

کے گر پڑے اور تصویریں جو دیوار کعبے پر پھینچیں تھیں اوسکو آپ نے چاہہ زہم سے پانی منگوا کے دھلوا ڈالا اوں میں حضرت ابڑاسیم اور حضرت عیسیٰ کی صورتیں جو تھیں اون کے ہاتھوں میں تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ شہین خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں نے یہ کبھی کام نہیں کیا برا و شرارت اونسکے ہاتھوں میں تیر قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشورہ ہی کہ اونچے بون کے اوتارنے کے لیے حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک پر چڑھایا حضرت علیؑ نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں فرمایا کہ تم باریت نہ اٹھا سکو گے اور میں بار ولایت اٹھا لوں گا سو شاہ عبدالغزیز صاحب تحفۃ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے بون میں واقع ہوا ہو حال گیرہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے ہر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مارڈالو مرد تو یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور مبارک بن اسود اور عبد اللہ بن زبیری و عبد العزی بن جہل اور مقیس بن صلابہ اور حارث بن ملاطلہ اور حویرث بن نقید یہ چار پھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتیں ایک ہند تھی زوجہ ابوسفیان اور قریشا اور قریبہ اور ارباب اور سارہ اور ام سعدیہ چاروں بچھلی قتل ہوئیں حال عبدالعزی بن جہل اگر کعبے کے پردوں سے لپٹ گیا لوگ نے حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہیں بارڈالو چنانچہ قتل کر ڈالا اللہ جل جلالہ نے اوسدن حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپ نے وہیں قتل کرنے کا حکم دیا او وہ پہلے مہینے میں آکے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپ نے ایک قبیلے کی مذکوۃ لینے کو کواؤ

نہایت عجیب و غریب ہے کہ جو لوگ ان کے بارے میں لکھتے ہیں ان کے ہاتھوں میں تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ شہین خوب جانتے ہیں کہ ان دونوں پیغمبروں نے یہ کبھی کام نہیں کیا برا و شرارت اونسکے ہاتھوں میں تیر قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشورہ ہی کہ اونچے بون کے اوتارنے کے لیے حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک پر چڑھایا حضرت علیؑ نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھوں پر سوار ہوں فرمایا کہ تم باریت نہ اٹھا سکو گے اور میں بار ولایت اٹھا لوں گا سو شاہ عبدالغزیز صاحب تحفۃ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ جب بت اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے بون میں واقع ہوا ہو حال گیرہ مرد اور چھ عورتوں کا خون آپ نے ہر فرمایا تھا یعنی جہان پاؤ مارڈالو مرد تو یہ ہیں عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور مبارک بن اسود اور عبد اللہ بن زبیری و عبد العزی بن جہل اور مقیس بن صلابہ اور حارث بن ملاطلہ اور حویرث بن نقید یہ چار پھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتیں ایک ہند تھی زوجہ ابوسفیان اور قریشا اور قریبہ اور ارباب اور سارہ اور ام سعدیہ چاروں بچھلی قتل ہوئیں حال عبدالعزی بن جہل اگر کعبے کے پردوں سے لپٹ گیا لوگ نے حضور اقدس میں یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہیں بارڈالو چنانچہ قتل کر ڈالا اللہ جل جلالہ نے اوسدن حرم میں اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپ نے وہیں قتل کرنے کا حکم دیا او وہ پہلے مہینے میں آکے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپ نے ایک قبیلے کی مذکوۃ لینے کو کواؤ

بھیجا تھا اوس سفر میں اوسنے اپنے خدنگار کو کہ کھانا پکانے میں اوسنے دیر کی تھی مارڈالا پھر اس ڈرسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصباس میں اوسے قتل کرینگے میرے کو تم کیا اور زکوٰۃ کا مالی لیکے مرتد ہو کے مکے کو چلا گیا سو آپ نے اوسکا خون ہر کیا تھا کہ مارا گیا حال مقیس بن صباہ کا یہ جرم تھا کہ اوسکے بھائی ہشام کو ایک انصاری نے مشرک جان کے قتل کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوا دی مقیس نے بعد لینے دیت کے انصاری کو قتل کیا اور مرتد ہو کے بھاگ گیا روز فتح ایک گوشعہ میں اور مشرکوں کے ساتھ مکے میں شربابی رہا تھا امیہ بن عبد اللہ لیشی کو خبر ہوئی او انھوں نے اوسے قتل کیا حال حارث بن طلطلہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا میں دیتا تھا حضرت علی نے اوسے قتل کیا حال جوثر بن نفیقہ کو بھی حضرت علی نے قتل کیا گھر میں بیٹھ رہا تھا حضرت علی اوسکے دروازے پر اوسکی تلاش کے لیے گئے گھر میں سے کہا کہ جنگل کو گیا ہو حضرت علی وہاں سے چلے آئے تب وہ گھر سے نکلا حضرت علی کو مل گیا او انھوں نے قتل کیا اور وہ شاعر تھا بھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کڑا اسلئے خون اوسکا ہر ہوا تھا حال عکرمہ بن ابی ہیل کا یہ حال ہوا کہ وہ مکے سے بھاگ گیا ام جمیل اوسکی جوڑ مسلمان ہو گئی اور اوس نے حضور اقدس میں عرض کیا کہ عکرمہ کو امان ملے آپ نے عکرمہ کو امان دی اور ام جمیل نے جا کر عکرمہ سے کہہ ہمارے پر چڑھ کے ارادہ بھاگ جانے کا رکھتا تھا حال بیان کیا اوسنے کہا کہ تعجب کیا باوصف اپنی ایسی عداوت کے امان کو محال سمجھتا تھا اوس نے کہا کہ میں ایسی ایذا میں آپ کو دیتا رہا اسپر بھی مجھے امان دی ام جمیل نے کہا کہ آپ ایسے کریم اور حسیم ہیں کہ تعریف آپکی نہیں ہو سکتی عکرمہ ام جمیل کے ساتھ ہولیا راہ میں عکرمہ نے ام جمیل سے ارادہ مباشرت کا کیا ام جمیل نے نمانا اور کہا کہ تو

صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے والا
نصف نام صحابی اور ان کا قتل
مکہ رحمت اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے والا
بلفظ نصیر بن نفیقہ بن
دعاف بن نفیقہ بن نفیقہ بن نفیقہ

بیان حال عکرمہ بن ابی ہیل

صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے والا
بلفظ نصیر بن نفیقہ بن
دعاف بن نفیقہ بن نفیقہ بن نفیقہ

مشرک ہی جب تک مسلمان نہ ہو تب تک سے صحبت حلال نہیں عکرمہ نے حضور میں اگر برا تعجب
 عرض کیا کہ یہ عورت کہتی ہو کہ آپ نے مجھے امان دی ہو آپ نے کہا کہ سچ کہتی ہی
 میں نے تجھے امان دی ہو عکرمہ نے کہا کہ اتنا علم ہوا ہے پیغمبر کے دوسرے نہیں سکتا
 اور اسی وقت مسلمان ہو گیا پھر حضرت عکرمہ کمال مقبول ہوئے لکھا ہی کہ قرآن مجید
 دیکھ کے اونہیں حالت وجد ہوئی تھی کہنے لگتے تھے ہَذَا کِتَابُ رَبِّي هَذَا کِتَابُ رَبِّي
 اور حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ لشکر اپنی اہل اے خلافت میں واسطے
 دفع فتنہ مرتدین اور قتال کفار کے جوہ مور کیے تھے اون میں ایک لشکر کے سردار
 عکرمہ بھی تھے اور اسی عہد میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے حال صفوان بن
 کو آپ نے حملت دی یہاں تک کہ غزوہ حنین واقع ہوا اوسکے لیے آپ نے کچھ زرہین
 صفوان سے بطور عاریت لین اور بفتح حنین کے کہ غنیمت بہت اہل اسلام کے ہاتھ
 آئی تھی اور ایک پہاڑ سا راغینمت کی بھرپور اور بکریوں اور دنبوں سے
 بھرا ہوا تھا صفوان بن امیہ نے دیکھ کے تعجب کیا اور کہا کیا بہت مویشی ہیں آپ نے
 فرمایا کہ یہ سب کی سب مینے تمہیں ہبہ کیں اوسی وقت صفوان مسلمان ہو گئے اور کہا
 گو اتنی سخاوت سوائے نبی کے دوسرے نہیں ہو سکتی حال وحشی ایبارگی آگے
 مسلمان ہو گیا اور قصور اوسکا معاف ہو گیا اور بعض مورخین نے لکھا ہی کہ اوسنے
 حملت لی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَي
 أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
 هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ تو کہہ اسی بند و میرے جنھوں نے ظلم کیا ہی اپنی جانوں
 پرست نا امید ہو رحمت خدا سے بیشک امید بخشا ہی سب گناہوں کو وہی ہی بڑا
 بخشنے والا نہایت مہربان تب وحشی مسلمان ہوا اور حالت اسلام میں اوسکے ہاتھ سے
 یہ بہت اچھا کام ہوا کہ سیدہ کذاب جس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا عہد ابوبکر صدیق

صفوان بن امیہ
 عکرمہ بن ابی اسفہ

بیان اسلام

بیان اسلام عبد اللہ
بن عبد بن ابی بن

فان ہنفر

بیان اسلام عبد اللہ
بن عبد بن ابی بن
فان ہنفر

بن اوس کے ہاتھ سے مارا گیا حال عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کا قصور یہ تھا کہ وہ
کاتب وحی تھا کبھی آخر آیات میں اس جنس کے کلمے میں جیسے **وَاللّٰهُ سَمِیعٌ عَلِیْمٌ**
یَا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہی اوس نے تغیر و تبدل کی اور کبھی قبل اسکے کہ **اٰیٰ شَاد**
کہیں اس جنس کا کلمہ اوسکی زبان پر گز گیا آپ نے فرمایا کہ یہی کلمہ لو اوس نے لوگوں
میں کہنا شروع کیا کہ محمد کو خبر نہیں ہوتی میں جو چاہتا ہوں کھدیتا ہوں اور مجھ پر بھی وحی
آتی ہے اور مرتد ہو کے بھاگ گیا ف علمی امور میں تجربے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے
کہ شاگرد اور سامعین کے دل پر ہستا ذبا عالم کے افافے کا اکثر عکس پڑتا ہے کہ قبل
بتائے کے ایک بات جو ہستا ذبا عالم کو بتانی منظور ہوتی ہے شاگرد دیا سامع کے
دل میں آجاتی ہے سو یہ معاملہ ابن سعد کا کہ بعضے کلمات اوس کی زبان پر جاری ہو گئے
اسی طرح کا تھا مگر شیطان نے اوسے گمراہ کیا کہ وہ مرتد ہو گیا اور وہ مناعی بھائی
حضرت عثمانؓ کا تھا حضرت عثمانؓ اوسے اپنے ساتھ حضور اقدسؐ میں لے آئے
اور بمبالغتہ تمام اوسکی سفارش کی کہ قصور اوسکا معاف ہو اور سلام اوسکا قبول
ہو ابعد ازین جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا مارے شرم زمانہ
ارتداد نے بھاگ جاتا حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ نے یہ حال حضور اقدسؐ میں عرض کیا آپ نے
فرمایا شرماؤے نہیں رو برو آیا کرے حضرت عثمانؓ کے عہد میں افریقیہ انھیں عبد اللہ بن
بن ابی سرح کے ہاتھ پر فتح ہوا وہ حاکم مصر تھے اور بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے وسط
پنجنے کے مسلمان کے خون سے کسی طرف شریک نہوئے حال کعب بن زہیر کا قصور
تھا کہ اوس نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
کی تھی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سن کے اپنے بھائی کو واسطے دریافت
حال کے بھیجا تھا وہ آئے بسبب سابقہ معرفت کے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملا
اور اونکی ہدایت سے حضور اقدسؐ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا کعب کو یہ بات ناگوار ہوتی

کہ بغیر میرے شوق کے کیوں کمان ہو گیا اور کچھ اشعار لکھ بھیجے اون میں سے ایک بیت یہ
 شعر سقاك ابو بکر یكایس ردیة + فانهلك المأمور منها وعلکاء
 پلایا تجھے ابو بکر نے بڑا پیالہ پھر سیراب کیا تجھے مامور ہے مامور سے اور کر دیا مامور مجاور
 میں اوس شخص کو کہتے ہیں جسے جن سے رابطہ ہو اور جن کا امر اسے پہنچے یہ کن کیا
 تھا اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جو میں بھی اوس نے کسی تھیں اسلئے خون
 اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر فرمایا تھا بعد فتح کے کہ ہاتھ نہ آیا جب آپ
 مدینہ میں رونق افروز ہوئے بقصد مدینہ روانہ ہوا دن کو چھپ رہا رات کو چٹنا
 آپ مسجد شریف میں تشریف رکھتے تھے ابجاہرگی مسجد کے دروازے پر اوٹنی بٹھا کر
 اوس نے کہا میں کعب بن زہیر ہوں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ
 مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اور حضور میں حاضر ہو کر قصیدہ بانس سعاد جوحث میں لکھا تھا سنایا
 آپ خوش ہوئے اور ردائے مبارک صلے میں عنایت فرمائی قصیدہ کے اس شعر میں
 اِنَّ الرِّسُوْلَ لَسَيْفٌ یُّسْتَضَاءُ بِہِ + مَهْمَا لَمْ یَنْ سُوْفِ اِلَھِندِ مَسْئُوْلٌ
 آپ نے اصلاح فرمائی سیف کی جاگہ نور کر دیا اور سیوف الہند کی جاگہ سیوف اللہ
 کر دیا اور آپ نے کعب سے پوچھا کہ یہ شعر تیرا ہی ہے شعر سقاك ابو بکر یكایس
 ردیة + فانهلك المأمور منها وعلکاء اوس نے براہ ذہانت دوحرف اس
 شعر میں اسے بدل دیے جس وہ شعر جو کاڑھا بلکہ مح کا ہو گیا کہا میں نے ردیال
 سے نہیں کہا ہر بلکہ واوس سے کہا ہر یعنی خوش گوار اور مامور نہیں کہا ہر بلکہ مامور
 کہا ہر یعنی وہ شخص کہ امانت دار ہیں خدا کی وحی میں آپ کعب کی حاضر جوابی اور
 جودت ذہن سے بہت راضی ہوئے منقول ہو کہ حضرت معاویہ نے اپنے ایام خلافت
 میں دس ہزار دینار کعب کو ردائے مبارک کی قیمت کے دیتے تھے اوسوں نے نہ بھی
 اور کہا تبرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا میں ہرگز نہ بیچوں گا بعد وفات اوس کے اولاد سے

ابن کثیر رحمہ اللہ

ابن کثیر رحمہ اللہ

بیان اسلام میں

بیان اسلام میں

بیان اسلام میں

امیر معاویہ نے بیس ہزار کوردسے بزرگ خرید لی حال ہمار بن اسود کا یہ جرم تھا کہ جب
 بی بی زینب صاحبزادی کو اون کے شوہر ابو العاص نے بوجہ عدسے کے کئے سے
 مدینے کو ہوج میں بٹھلا کر ساتھ ابو رافع اور سلمہ بن اسلم کے کہ حکم آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اون کے لینے کو گئے تھے روانہ کیا ہمار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ میں
 پہونچ کے ایک نیزہ بی بی زینب کے مارا وہ ایک پتھر پر گر پڑیں اور حمل اون کا سقط ہوا
 اور وہ بیمار ہو کے اوسے صدے سے مر گئیں اس لیے آپ نے اوس کا خون ہر کیا تھا ایم
 فتح میں یکے میں ملا بعد مراجعت حضور اقدس کے پنے کو آپ ایک دن اصحاب میں بیٹھے تھے
 کہ کیا رگی ہمار نے اے کے چلا کے کہا کہ میں مقربا سلام آیا ہوں اور مسلمان ہو گیا اور آپ نے
 اوس کا قصور معاف فرمایا حال ہند عورتوں میں شامل ہو کے اے مسلمان ہو گئی اور اسے
 عرض کیا کہ میرا حال تھا کہ جب زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب میں سب زیادہ آپ کو دوست
 رکھتی ہوں آپ نے فرمایا اور بھی محبت زیادہ ہو جائیگی اور ہند نے گھر میں جا کے جتنے برتن تھے
 توڑ ڈالے اور کہا کہ میں تمہارے قریب میں تھی اور حضور اقدس میں دو بکری کے بچے کو
 بطور ہدیہ بھیجے اور عذر کھلا بھیجا کہ میرے پاس بکریاں کم ہیں آپ نے اوسکی بکریوں کے لیے
 دعائے برکت کی کئی بکریاں اوسکی بہت زیادہ ہو گئیں ہند کہی تھی کہ یہ برکت جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو حال قرقنا اور قریبہ دونوں لونڈیاں ابن خطل اور ابن مولات
 یعنی لونڈی آزاد کی ہوئی اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھیں اس لیے خون
 اون کا ہر ہوا قرقنا بھاگ گئی تھی لوگوں نے اوس کے لیے امان آپ سے مانگ لی وہ چاہر
 ہو کے مسلمان ہو گئی اور قریبہ اور ابن ماری گئیں اور ساری بنی مطلب کی مولا بھی
 وہ حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور ام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہی کہ وہ بھی ماری
 کچھ حال اوس کا کہ کون تھی اور کیا اوس کا جرم تھا اور کسے اوسے قتل کیا نہیں تھا حال
 ایام رونق افروزی کے میں آپ نے ایک دن کعبہ مظہر کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا

عثمان بن طلحہ سے کبھی طلب کی وہ لے آئے آپ کعبہ میں داخل ہوئے حضرت عباس نے درخواست کی کہ سقاہہ حاجیوں کا مجھ سے متعلق ہو کبھی بھی مجھے عنایت ہو حضرت علی نے بھی درخواست کبھی کی کی خدایتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰهَ يَكْفِيْكُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا اَلْكَفٰرُ نٰتٍ اِلٰى اَهْلِ الْكِتٰبِ خدایتعالیٰ حکم کرتا ہو کہ ادا کرو امانتیں امانت والوں کو آپ نے کبھی عثمان کو دے دی اور فرمایا لو ہمیشہ کے لیے نہ لیگا کوئی تم سے گر ظالم مطابق اس پیشین گوئی کے کبھی خانہ کعبہ کی خازن عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ میں اب تک چلی آئی عثمان کی اولاد انتھی اونھوں نے کبھی اپنے بھائی شیبہ کو بوقت وفات دی شیبہ کی اولاد میں وہ کبھی رہی لہذا صاحب مفتح شبی کہلاتا ہو اور آپ نے عثمان کو اس وقت وہ قصہ یاد دلایا کہ قبل ہجرت آپ نے ایک مرتبہ عثمان سے کعبہ کے کھولنے کو کہا اوسے نہایا تھا آپ نے فرمایا کہ ایک دن کبھی مسکراتے ہو گئے ہو گی سے چاہوں گا دو گنا عثمان نے کہا کہ اوس دن قریش بہت ذلیل ہو جائیں گے جو ایسی بات ہو گی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ قریش کو اوس دن بڑی عزت حاصل ہو گی سو مطابق اس پیشین گوئی کے واقع ہوا

فصل چوبیسویں غزوہ حنین کے بیان میں

بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہو نواح طائف میں آپ وہاں کے کفار پر کہ بقصد جنگ جمع ہو کے بکھلے تھے لشکر لیگئے بارہ ہزار آدمی لشکر ہمایوں میں تھے جب کفار مجتمع ہو کے سب مواشی و سامان لیکے بکھلے تھے کسی نے یہ بات حضرت اعلیٰ میں عرض کی تھی آپ نے فرمایا سب غنیمت ہو گی مسلمانوں کی انشاء اللہ تعالیٰ ہو یہاں ہوا سردار کفار کا حوت بن مالک تھا اول جنگ میں مقابلہ ہوتے ہی مسلمان تنگ جگہ میں تھے اور قبیلہ ہوا زن نے کہ کفار مقابلین تھے بی طرح تیز برسائے اکثر لوگوں کے پانوں اٹھ گئے آپ بغلہ شہبائی دلدل پر سوار تھے اسے آپ نے آگے بڑھایا اور آپ بطور جرن کے یہ فرماتے تھے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَدِّبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ میں بھی

مجموعہ

مجموعہ

سہ

مجموعہ

ہوں بیشک میں بیٹا عبد المطلب کا ہوں اور ابوسفیان بن حارث ابن عم آپ کے ساتھ تھے وہ یمن کی باگ تھامے تھے کہ یکبارگی بڑھ بھاوے حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں پہنچے اور آپ نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو پکارو اور انھوں نے ہمارے انصار اصحاب سکوہ کر کے پکارا چونکہ بیعت رضوان درخت سکوہ کے تلے ہوئی تھی لہذا اصحاب بیعت رضوان ولے اصحاب سکوہ کھلائے ہیں سب لوگ اونچی آواز پر پھرے اور حملہ سخت کیا کہ کافروں نے شکست پائی اور فتح عظیم مسلمانوں کی ہوئی خدا تعالیٰ نے فرشتے بھی مسلمانوں کی مدد کو بھیجے تھے اور آپ نے اس غزوے میں بھی ایک ٹمھی خاک اور لنگریوں کی لیکے کافروں کے لشکر کی طرف پھینک ماری تھی اور فرمایا تھا شاکھت الوجوہ یعنی برے ہوئے یہ منہ اوس خاک کے پہونچتے ہی کافروں پر صورت شکست نمودار ہوئی وہ بعض مسلمانوں کے دل میں یہ خیال آیا تھا کہ ہمیشہ ہماری جماعت خلیل ہوتی تھی اور کفار کی جماعت کثیرہ پر غالب آتی تھی اب ہماری جماعت کثیر اور کفار قلیل ہیں اور فی الحقیقہ کفار کم تھے صرف چار ہزار تھے یہ بات خدا تعالیٰ کو ناپسند ہوئی اور ابدا میں جو بانوں اوٹھ گئے تھے اوسکی یہ وجہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی قرآن مجید میں آیہ و لکم محبتی اذ اجمعتم ککفرکم میں ذکر اسی ہے کہ یغنیتم بمشار ذقیل مواشی وغیرہ اہل اسلام کے ہاتھ آئی بھڑکری دینے سے ایک ہزار سارا بھگ گیا تھا وہ سب آپ نے صفوان بن نامیہ کو عنایت فرمایا کہ سب کو اسلام کا ہوا چنانچہ اوپر ذکر ہوا حال غزوہ او طاس بھی وہیں واقع ہوا کفار حنین سے بھاگ کے جمع ہوئے تھے حملہ لشکر ظفر یکے سے انھوں نے شکست پائی پھر آپ نے فلفہ طائف کا محاصرہ کیا اوس میں عوف بن مالک ساتھ مشرکان ہوا زن اور ثقیف کے تھا اور پہلے سے ایک برس کا سامان اوس قلعے میں رکھ لیا تھا پندرہ روز چھانے کے سے تھے پھر آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ دودھ کا آپ کے پاس ہے ایک

یہ حدیث صحیحہ ہے
ابن عباس سے روایت ہے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں دیکھا کہ ایک
بڑا پیالہ دودھ کا آپ کے پاس ہے

مرغ نے لگے چونچ اوس میں ماری اور دودھ گرا دیا آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بیان کیا اونھوں نے اوسکی تعبیر میں یہ عرض کیا کہ یہ قلعہ ابھی فتح نہ ہوگا آپ نے فرمایا درست ہے اور آپ اوس قلعے پر سے اوٹھ آئے بعد ازاں وہ قلعہ خود بخود فتح ہو گیا اور عوف بن مالک آ کے مسلمان ہو گیا اور سارے ہوازن مسلمان ہو گئے اور عوف کو آپ امیر کیا اوس نے مقابلہ کر کے ثقیف کو بھی مسلمان کیا حال غنائم حنین وغیرہ سے آپ نے نو مسلمانان قریش کو بہت کچھ دیا بعضے نو جوانان انصار کہ حقیقت امر کو نہیں سمجھتے تھے اس بات میں غفلت کرنے لگے کہ اموال غنائم قریش کو ملے ہیں اور اب تک ہماری تلواریں قریش کے خون سے ٹپکتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے سب انصار کو ایک جگہ میں جمع کیا اور اون سے کہا تمہاری یہ باتیں مجھے پہنچی ہیں اونھوں نے عرض کیا کہ ہم میں سمجھ والوں نے تو ایسی بات نہیں کہی نو جوان نو عمروں نے البتہ کچھ کہا ہے آپ نے اپنے احسانات اور شہادے کہ میں نے تمہیں ہدایت کی اور شرک سے نکالی کہ طہین حق پر لایا اور لائق دخول جنت کے کیا اور تمہیں عزت دی اس جنس کے اموات آپ نے شمار کیے انصار نے عرض کیا کہ بھائی آپ نے فرمایا کہ تم بھی اپنے احسانات بیان کرو اونھوں نے کہا کہ ہم کیا عرض کریں آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہو کہ ہم نے تمہیں اپنے گھر میں جگہ دی اور تمہاری مدد کی اور اس جنس کی باتیں ارشاد کیں پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ نے مسلمان ہوئے ہیں مناسب معلوم ہوا کہ انکی تالیف کیجاوے اور صدقہ انھیں پہنچے تھے اسلئے میں نے اونکو اموال دیے اور تم راضی نہیں ہوئے اسلئے کہ لوگ اپنے گھر والے لیکے جاویں اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے گھر جاؤ سب انصار نے عرض کیا کہ ہم راضی ہیں بعد ازاں آپ نے عیث بن ذری

فصل پچیسویں خود کے بیان میں

عظمت خانہ کعبہ کی عرب کے دل میں بہت تھی اور تھوڑے دن قصہ اصحاب قبل کو گذرے تھے لہذا عرب کا یہ عقائد تھا کہ اہل باطل کعبہ پر غالب نہ آویں گے بعد فتح کے کہ عرب کعبہ

اعتقادِ حقیقتِ اسلام کا ہوا اور فوجِ فوج اہل اسلام میں داخل ہوئے اور قربات اور قبائل کے لوگ مسلمان ہو گئے کچھ آدمی حضور اقدس میں واسطہ دیکھنے شرائع اسلام کے پیچیدہ تھے وہ لوگ جو حضور میں حاضر ہوتے تھے وہ فود کہلاتے تھے وہ فود فود کی جمع ہی جس میں فود فود بکثرت آئے یعنی سُنہ وہ عام الفود کہلاتا ہے آپ فود کی بہت خاطر داری کرتے اور بتو قیر و تواضع ٹھہراتے اور جائزے یعنی انعام دیتے اور رخصت کرتے حال سیکڑا کہ جس نے جھوٹا دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا وہ بھی ساتھ فود بنی خلیفہ کے دینے میں آیا تھا اس کے ساتھی مسلمان ہو گئے اوس نے جہان ٹھہرا تھا وہ ہیں سے آپ کو کہلا بھیجا کہ بعد اپنے مجھے خلیفہ کر دین وہاں آپ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک شاخ درخت خرما کی تھی آپ نے فرمایا کہ اگر یہ شاخ مجھ سے مانگے گا تو بھی میں مذون گا اور جو خدا تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر کیا ہے وہ ملے گا نہیں اور تو میرے بعد رہے گا تو خدا تعالیٰ تجھے ہلاک کرے گا اور ایک شخص تھا اسود عسقی اوس نے میں میں دعویٰ پیغمبری کا کیا تھا آپ نے خواب میں دیکھا کہ لنگن سونے کے آپ کے دونوں ہاتھوں میں پڑے ہیں اور آپ کو گران معلوم ہوئے اور آپ کو الہام ہوا کہ انچ پھونک مارو آپ نے پھونک ماری وہ دونوں اوڑھ کے جاتے رہے آپ نے صحابہ سے خواب بیان فرما کے تعبیر یہ فرمائی کہ دونوں لنگن سے مراد یہ دونوں کذاب ہیں یلمے والایہی سید اور یمن والایہی اسودان دونوں کو خدا تعالیٰ برباد کرے گا و جب پس تعبیر کی علمائے محققین نے یہ لکھی ہے کہ سونا صورت زمین دنیا کی ہے ان دونوں کی غرض دعویٰ نبوت سے حصول دنیا تھی لہذا اس صورت میں نظر آئے اور آپ کے تصرفات عامہ کو روکنا چاہتے تھے اور ہاتھ آدھ صرف ہی لہذا شکل لنگن بھاری کے ہاتھوں میں معلوم ہوئے اور آپ کی پیشین گوئی کے مطابق ہوا اسود آپ کے سامنے ہی مارا گیا میں کے بعض بلاد میں اوس نے دخل کر لیا تھا فیروز ایک صحابی تھے اوتھوں نے اوسکی ازوجہ سے کہ مسلمان اور بنت عم فیروز کی تھی اور بھرا اسود کے پاس تھی موافقت کے

فی فوج فوج کا معنی
دن و سکن یا سکن یا
فادادہ آدم یا فادادہ
نکب یا مین یا مین

سال سیکڑا

لغوی
نسبت و قرابت
اور غرض میں
سکون فوج میں
آخر غرض میں
بناد و کلام
لکھنؤ میں کلام

مبجھہ

ایک دن اوسکے مکان کی پشت سے نقب لگاکے اوسے قتل کیا قتل کے وقت اوس نے بہت زور سے آواز کی باہر سے دروازے کے پرے والوں نے پوچھا کہ کیسی آواز ہو اوسکی زوجہ نے کہا کہ تمہارے پیغمبر پر وحی آئی ہو اوسکی آواز ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی روز مدینہ میں اوسکے قتل کی خبر دی اور سیدہ نے بہت مات پائی لاکھ آدمی بلکہ یادہ اوس کے ساتھ ہو گئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمدمین لشکر خالد بن ولید سے بہت مشتقی ہوئے

فصل چھیسویں غزوہ تبوک کے بیان میں

منجملہ غزوات مشہورہ غزوہ تبوک ہی تبوک ایک جگہ کا نام ہی اطراف شام میں لشکر ہمایوں وہاں جگہ کے ٹھہرا تھا لہذا یہ غزوہ تبوک کہلاتا ہی اور غزوہ عسره بھی کہتے ہیں اسلئے کہ تکلیف کے دنوں میں طیاری اس حہاد کی ہوئی تھی سبب اسکا یہ ہوا کہ آپ کو خبر پہنچی کہ ہرقل بادشاہ روم آپ پر لشکر لایا چاہتا ہی آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ خود آپ لشکر لجاوین قبائل عرب کو کہلا بھیجا بہت آدمی جمع ہوئے تیس ہزار آدمی اس غزوہ میں ہمراہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی عادت تھی کہ عزم حہاد کو چھپایا کرتے تھے مگر اس غزوہ میں بایں جہت کہ سفر دور و دراز اور موسم گرمی کا تھا لوگ مطلع ہوئے ابھی طرح سامان کرکین صاف حال عزم فرمادیا تھا اور لوگوں کو ترغیب دی کہ سامان اس غزوہ کا شخص ہتھ لگاؤ بیعت حضور میں جمع کرے اور فرمایا جو کس لشکر کا سامان کر دے اوسکے لیے جنت ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں بھی جنت حاصل کی اور اتنا بہت مال دیا کہ جنازہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت راضی ہوئے کہتے ہیں کہ تیس ہزار آدمی لشکر میں تھے اپنی میں سے بیس ہزار کا سامان حضرت عثمانؓ نے کر دیا تھا اور اپنے فرمایا کہ میں عثمان سے راضی ہوں یا اللہ تو بھی راضی ہو اور بھی فرمایا کہ عثمان کو کوئی عمل بعد آج کے ضرر نہ لگے حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہمیشہ ابو بکرؓ پر امور خیر میں غالب رہا کرتے تھے زمانہ تجیز غزوہ تبوک میں مجھے دسترس خوب تھی میں سبھا کہ اس مرتبہ میں غالب ہوں گا اپنے سب مال میں سے آدھا حضورؐ کو

جہنہ

۹ ذکر غزوہ تبوک

۱۰ تبوک کا

۱۱ شہداء کا

۱۲ وصہ

۱۳ علیؓ

۱۴ اسکا

۱۵ آخر

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

کی اور اس کے غازیوں کی تعریف نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اوس میں ہے لوگ ہیں کہ پاکیزہ
 رہنے کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے حال
 تین شخص اصحابِ خلیسین میں سے بھی رہ گئے تھے حضرت کعب بن مالک کہ یہ بدری تھے مگر
 بیعت عقبہ میں جو انصار نے پہلے ہجرت کے میں آیا مہجرت کی تھی اور سبب ہجرت
 کو وہی بیعت ہوئی تھی حاضر تھے اور اوس بیعت کی بھی بڑی فضیلتیں ہیں حتیٰ کہ صحیح بخاری
 میں حضرت کعب سے روایت ہے کہ اگر فضیلت بدر کی مہبت مشہور ہو لیکن بیعت عقبہ میں جاری
 میری ہسی ہے کہ باوصف اوس کے اگر حضور بدر مجھے حاصل نہیں ہوا تو مجھے کچھ رنج نہیں اور
 دو صحابی بدری تھے ایک نام ہلال بن اُمیہ تھا اور ایک کا مکرزہ بن الرزیح ان تینوں
 شخصوں نے بوقت معاودت آپ کے صاف صاف کہہ دیا کہ ہمیں کچھ عذر تھا وٹسے بھی سبب
 شامت نفس کے رہ گئے حدیث کعب بن مالک میں کہ صحیح بخاری میں ہے یہ قصہ مفضل مذکور ہے
 بقول جاجی رفیع الدین خان صاحب مراد آبادی مولف مملوک لکھنؤ بذکر الحجب کے وہ قصہ مذاق
 ایمان میں مزہ دار ہو لہذا مطالب حدیث مذکور کے جیسا کہ یاد ہو لکھا جاتا ہے حضرت کعب بن
 مالک کہتے ہیں کہ جن دنوں آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیے جاتے تھے میں صبح و ساءم تھا
 اور فراغت مالی بھی خوب کھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی صاف سنا دیا تھا
 کہ تبوک کی طرف قصد ہو مگر میں یہی خیال کر رہا تھا کہ اب سامان کر کے چل دوں گا اور سامان
 کا نہوا یہاں تک کہ آپ روانہ ہو گئے ہر روز مجھے خیال یہی ہوتا تھا کہ اب چل کے چلاؤں گا
 یہاں تک کہ لشکر درنکل گیا تو سوائے مضطاک کے یا اسے اشخاص کے جو متہم ہنفاق تھے
 اور کوئی نظر نہ آتا طبیعت سخت گہر لئی آپ نے لشکر میں ایک دن میرا حال پوچھا ایک شخص نے کہا
 کہ اپنے کپڑوں کی وضع اندری دیکھنے میں رہ گیا اور معاذ بن جبل نے کہا کہ وہ ایسا نہیں ہے اور میری
 شانے چیل کی ایک دن میں گھر میں آیا میری بیویوں نے انگوڑی ٹیوں میں چھڑکاؤ کر کے
 میرے لیے دوپہر کے سوئیکی جگہ طیار کی تھی میں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فصل چہارم در بیان توک کے برائے

صلی اللہ علیہ وسلم

فصل چہارم در بیان توک کے برائے

تو گرجی اور یوں میں اور میں ہی جگہ سوؤں میں وہاں سو یا اور بڑی شکل سے دن کٹے تھے
جب خبر آپ کی معاودت کی سنی میں زیادہ کھیرایا حیران تھا کہ کیسے منہ دکھاؤں گا یہاں
تک کہ آپ کو فنی افروز درسیے کے ہوئے دل میں طرح طرح کے منصوبے آئے آخر یہی
ٹھانی کہ سوائے سچ کے نکمون کا حضور اقدس میں حاضر ہوا اپنے پونچھائے صاف صاف
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ عذر نتھانہ میں بیمار تھا نہ بیمقہ در گمر گیا ساتھ حضور
کے گیا آپ نے کہا تم ٹھہرو جیسا کہ خدا تعالیٰ تمہارے باب میں حکم فرما دے کیا جائے گا
میں وہاں سے رخصت ہو آیا اور منہ فقین مئے جھوٹے عذر وسیلے کیے اور سچے آپ نے
کچھ نکما لوگوں نے مجھے ملاست کی اور کہا کہ اگر تم بھی کوئی عذر بنا کر کہہ دیتے آپ تھا
عذر سن لیتے دیکھو جنھوں نے عذر کیا سب کا عذر سن لیا ہاں تک مجھے ہکا یا کہ باعث
ہوئے اس بات کے کہ میں حضور اقدس میں حاضر ہو کے پہلی بات کو بدلون اور کوئی جھوٹا
عذر بیان کر دوں پھر سینے پونچھا کہ اور کسی کا بھی میرا سا جال ہوا ہی اون دونوں چھایوں
بر یوں کا نام لوگوں نے لیا سینے کہا وہ دونوں آدمی اچھے ہیں میں بھی انھیں کا
ساتھی ہوں جو ہونا ہو سو ہو میں اب بات نہ بدلون گا آپ نے فرمایا کہ ان تینوں آدمیوں
نے کوئی کلام نہ کرے سب بولنا ہم سے چھوڑ دیا دونوں ساتھی میرے تو گھر میں بیٹھے
ہے نکلتے بیٹھتے تھے میں جو ان آدمی تھا بکان سے نکلتا اور مسجد شریف میں جا کے
آپ کے ساتھ نماز پڑھتا اور سلام کرتا آپ جواب چلا کے تو نہیں دیتے تھے معلوم نہیں آہستہ
بھی جواب دیتے تھے یا نہیں میں بہاے مبارک کو بوقت سلام خیال کرتا کہ آپ نے
ہلائے یا نہیں اور میں نماز آپ کے متصل پڑھتا اور چھپی نگاہ سے آپ کی طرف دیکھتا
سو جب میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف
دیکھتا آپ منہ پھیر لیتے ایک دن میں بازار میں چلا جاتا تھا بادشاہ عثمان کا بیجا آدمی
مجھے تلاش کرتا تھا لوگوں نے مجھے نشان دیا اوس نے لاکے اوس بادشاہ کا خط مجھے دیا

سلطان عثمان نے فرمایا
کہ میں تمہارے لئے
دونوں آدمیوں کو
بادشاہ عثمان کے
میں سے لے کر آؤں
میں سے لے کر آؤں

اور میں لکھا تھا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے صاحب نے تمہیں علیحدہ کر دیا ہو اور تم سے ناخوش
 ہیں سو تم تو ایسے آدمی نہیں ہو کہ کوئی تم سے ناخوش ہو اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ تو تمہارا
 بہت خاطر کریں اور تمہیں بہت خوش رکھیں خطا پر ہر کے معافی بہت بڑی ہو اور میں نے
 کہا اُنہی میری یہاں تک بے پروائی کہ کافر مجھے بلاتا ہو اور میرے ایمان میں طمع رکھتا ہو اور
 میں نے تنور میں اوس خط کو ڈال دیا اور کچھ جواب خط کا لکھا سبحان اللہ کیا ایمان کا مل صحابہ
 رضی اللہ عنہم کا تھا کہ حالت بے تکلیف میں بھی خوب ثابت قدم رہتے تھے حضرت کہتے ہیں
 کہ پھر آپ کا حکم پورا نہ پایا کہ ہم قیون آدمیوں میں سے نہ جوہ کسی کے پاس نہ بنے میں نے یہ سن
 کہا کہ حکم ہو تو طلاق دیدن بیان ہوا کہ صرف علیحدہ رہنا منظور ہی طلاق کا حکم نہیں
 میرے اپنی زوجہ کو اوس کے گھر رخصت کر دیا میرے ایک ساتھی یعنی ہلال بن امیہ کے لیے
 اونکی زوجہ نے پرانہ سالی اور ہوئے تکلیف کا سبب بنوئے کسی ایسے شخص کے جو کام
 کر کے عذر پیش کر کے اجازت اس بات کی لے لی مگر اونکی زوجہ اوس کے ساتھ رہے مگر شہادت
 نکمہ میں مجھ سے لوگوں نے کہا کہ تم بھی کچھ عذر پیش کر کے اپنی زوجہ کے لیے اجازت
 لے لو میں نے کہا میں جو ان ہول میں عذر پیش نہ کروں گا پچاس دن ویسی ہی حالت میں
 گذرے اور حقیقت میں جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہُوَ صَاقَتْ عَلَیْکُمْ لِمَ لَکُمْ اَوْضَحْتُ
 تَنگ ہو گئی زمین اور پیراہنہ فراخما ویا ہی ہمارا حال تھا کہ کیا رگی صبح کیوقت ایک
 پہاڑی سے پکڑ کے ایک شخص نے کہا بشارت ہو تمہیں کعب بن مالک تمہاری توفیق
 ہوئی میں نے اسی وقت سجدہ شکر کیا اور حضور اقدس میں جا کے حاضر ہوا مجلس میں سے
 مہاجرین میں سے طلحہ رضی اللہ عنہ نے اوٹھ کر میری تہنیت کی اور مجھ سے مصافحہ کیا
 یہ احسان طلحہ کا میں کبھی نہیں بھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا چہرہ مبارک خوشی
 و رضا تھا جیسے چاند کا منور اور اپنے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت بہتر ہو
 سب دنوں میں جیسے تیری ماتھے جی ہو میں نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے میں جی میں آتا ہوں

کہ سارا مال اپنا خیرات کر دیں آپ سارے مال کے حصے ڈالنے سے منع کیا اور فرمایا کہ کچھ مال اپنے پاس بھی رہنے دو اور ساتھیوں حیلہ بنا کر مال کو نذرانہ دے۔ یہ نصیحت کیا سورہ برات میں اونکی عزت اور تہنیتی ہونے کی آیتیں بھی ہیں اور ہمارے لیے یہ ذکر قبول توبہ کے فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ** اے ایمان والو! ڈرو اور اچھے سے اور ہر دم ساتھ سچوں کے ہلکو صادقین مایا حضرت حبیبؓ ہیں کہ سب خوبیوں کی اور بھی میرے دین میں ہو گئی اور توشیح کا مجھے خیال نہ تھا کہ سچ سچ بچاؤ اور جو توشیح کے ہوتے تھے

فصل تائیسویں فرضیت حج اور امیر الحج ہونے کا حکم

نویں سال ہجرت کے حج فرض ہوا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سببِ تعلیم و ہدایت و فہم کے اور امور غرضات کے تشریف لے جایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ امیر الحج مقرر کر کے کے کوروانہ کیا کہ لوگوں کو حج موافق شرائع اسلام کے کرادیں اور سورہ برات واسطے سنگا احکام نقص عہد کے اونکے ساتھ کر دی جب وہ روانہ ہوئے تب آپ نے فرمایا کہ معاملہ نقص عہد کا اظہار زبانی کسی شخص کے اہل بیت سے چاہیے کہ عرب کے لوگ ایسے امور میں قاریب کی ہی بات قبول کرنے میں ہیں تب آپ نے حضرت علیؓ کو اپنے ہاتھ پر سوار کر کے پیچھے ابو بکر کے کے روانہ کیا کہ سورہ برات موسم حج میں تم جا کے سنو ابو بکر صدیقؓ نے آواز نہ مانی کی سن کے گمان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھہر کے دیکھا تو حضرت علیؓ میں پہنچا آہ میرے کو صاف صاف یعنی امیر ہو کے آئے ہو یا تاج ہو کے حضرت علیؓ نے کہا امیر یعنی تاج ہو کے اور بیان کیا کہ صرف سورہ برات سنگا کو آیا ہوں بعد ازیں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حج لوگوں سے کرایا اور خطبہ اسے موسم حج پڑھے اور حضرت علیؓ نے سورہ برات کو سنایا اور مضمون اسکا باوازنہ پکارا اور نہ اکر دیا حضرت ابو بکر نے اونکی مدد کے لیے کچھ لوگ مقرر کر دیے باری باری سے پکارتے نہادیں میں یہ بات تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور طواف خانہ کعبہ کوئی نہ لگا کرے اور جنت میں سوا مسلمان کے کوئی نہ لگا

اس کا بیان صحیح نہیں ہے
والف فودہ جہاں رسول
صلی اللہ علیہ وسلم
کا لقب ہو اور اسی لقب سے
ہیں کان جہاں رسول
اور ان کو فودہ کہتے ہیں
یعنی کوئی نہ لگا کرے

فصل تائیسویں فرضیت حج اور امیر الحج ہونے کا حکم

اور کافروں میں جسے عہد میعاد دی بانڈھا ہو وہ میعاد پوری کرے اور جب کا عہد بے میعاد ہو یا مطلق عہد نہیں اسے چار مہینے کی امان ہی بعد ازین اگر مسلمان نہ ہو گا قتل ہو گا

فصل اٹھائیسویں مباہلے کے بیان

عرب میں نصاریٰ کا ایک قبیلہ تھا بنی نضیران جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں نایہ لکھا تھا اور اسلام کی طرف دعوت کی تھی انھوں نے چودہ آدمی اپنی قوم سے منتخب کر کے حضور اقدس میں بھیج دیے دن لباس شہین اور انگوٹھیاں سونے کی بہن کے حضور اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان کے سلام کا اور کسی کے کلام کا کچھ جواب نہ دیا وہ چنانچہ دو سب دن بشورہ حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کے کہ ان سے پہلے ملاقات رکھتے تھے حسب اسے حضرت علی کے کہ اس وقت ان دنوں صاحبوں کے پاس تھے کچھ دیشمین اور انگوٹھی سونے کی اور تار کے رہبان کے سے کپڑے سارے بے تکلف بہن کے گئے آپ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور ان سے کلام فرمایا اور اسلام کی طرف دعوت کی انھوں نے قبول کیا اور بہت مباحثہ بھی کیا اور حضرت عیسیٰ کا حال پوچھا آپ نے فرمایا کہ تمہو اس شہر میں تمہیں جواب ملے گا اللہ تعالیٰ یہ آیتیں نازل فرمائیں اِنَّ مَثَلَ عِيسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقْنَاهُ مِنْ طَرَفٍ مِّنْ عَرۡصٍ کَالۡکَلۡبِ کَلَّیۡمُکُوۡنُ ۝ اَنۡتَ حٰیثُ مِّنۡ رَّیۡلٍ لَاۡ تَلۡکَ مِنْۢ الْمُتَدٰوِنَ ۝ فَمَنۡ حَآجَلَکَ فِیۡہِ مِنْۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالٰوۡنَۤیۡ اٰتَآءَ کَا وَاٰتَآءَ کُرۡ وَاٰتَآءَ کَا وَاٰتَآءَ کُرۡ وَاٰتَآءَ کَا وَاٰتَآءَ کُرۡ وَاٰتَآءَ کَا وَاٰتَآءَ کُرۡ ثُمَّ مَبۡتَلٰۤیۡ فَنَجَعَلۡ اٰتَآءَکَ اللّٰہُ عَلٰی اٰتَآءِ بَیۡنَ ۝ حال عیسیٰ کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے مثل آدم کے ہی پیدا کیا اسے اللہ نے نبی سے اور کہا ہودہ ہو گئے حق تیرے رب کی طرف سے اس میں کچھ شک مت کر پھر جو کوئی جھگڑے تجھ سے اس بات میں تو کہہ کہ آؤ ملاؤ ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتیں اور تم اپنی عورتیں اور خود ہم بھی اپنی عورتیں اور تم بھی خود آؤ پس کریں سنت اللہ کی جو تمہوں پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنیں

سنہ
۱۵۴
بنی نضیران بنو نضیر
وہم ساکنوہ فی بلاد العرب
وہم یسماؤنہ بنو نضیر
وہم یسماؤنہ بنو نضیر

سنادین انھوں نے مضمون آیت کا اقرار کیا اور مباہلے کے باب میں کہا کہ کل ہم اسے اس بائین
کہیں گے اپنے مکان پر جلے کے انھوں نے عاقبے کا دیکھا سزا تھا پونچھا اوس نے کہا کہ ای گروہ
تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ غمیر برحق ہیں اور جو یہ غمیر سے مباہلہ کرتا ہی بیشک تباہ ہو جاتا ہی مباہلہ
کر وہ مباہلہ سے کہتے ہیں کہ دو شخص جو آپس میں نزاع رکھتے ہوں یکجا ہو کے مباہلہ تمام اسد کی
جناب میں دعا کریں کہ جو باطل پر ہو اور سپر خدا تعالیٰ کی لعنت نازل ہو اور خدا تعالیٰ اوسے تباہ
کر دے اور زیادہ مباہلے کی صورت مباہلے میں یہ ہے کہ طرفین اپنی اولاد کو اور عورتوں کو محل مباہلہ
میں حاضر کریں خدا تعالیٰ نے ایسے ہی مباہلے کا حکم دیا تھا دو سکر دن نصاریٰ حضورؐ میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت علی و جناب بنین و حضرت خاتمہ زہرا رضی اللہ عنہم کے تشریف
لائے اور اودن سے فرمایا کہ تم میری عاکے ساتھ آئیں کہو نصاریٰ بیخ تن پاک کی صورت کچھ
کے گھبرائے اور ابو الحارث بن علقمہ نے کہا کہ یہ ایسے لوگ نظر پڑتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ
سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا مانگیں تو پہاڑ ٹل جائے ہرگز اودن سے مباہلہ نہ کرو اور مباہلہ
اور اطاعت اختیار کی اور ہزار رختے ہر سال بطور پیشکش کے نذر قبول کے رکھتے ہوئے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہو جاتے اور یہ جنگ
ادھن بٹ آگ برساتا اور ایک سال میں پردہ زمین پر نام نشان نصاریٰ کا نہ رہتا سب تباہ ہو جاتے

فصل اوتیسویں حجۃ الوداع کے بیان میں

دسویں سال ہجرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود حج کو تشریف لے گئے اس
حج میں آپ نے ایسی باتیں فرمائیں جیسے کوئی وداع کرتا ہی یعنی لوگوں کو رخصتے کرتا ہی
لہذا حجۃ الوداع کہلا یا قبائل عرب کو خبر ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف
لیے جلتے ہیں ہر طرف لوگوں نے حج کے لیے رخ کیا لاکھ آدمی سے زیادہ جمع ہوئے
تھے آپ حج ادا فرمایا اور خطبوں میں احکام حج کے اور بھی مواعظ و نصائح مفیدہ ارشاد
فرمائے اور یہ بھی بعض خطبوں میں ارشاد فرمایا کہ شاید سال آئندہ میں تم میں نہ ہوں کہانوں

سب جانتے تھے

حفظ جان و مال اور مخالفت خونیازی کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ مرد اپنی جو رو کا حق پہچانے اور عورتوں کے ساتھ سلوک اور احسان کرو اور خدا تعالیٰ سے اس کے معاملے میں ڈرو یعنی چھپا تکلیف نہ پہنچ مت دو اور مردوں کے لیے عورتوں پر تاکید کی کہ اطاعت کو یمن اور مرد بیگانہ کو گھرانے زمین اور کتا باسد کے موافق عمل کریں تاکہ کی اور فرمایا کہ جو کتا باسد کے احکام کو خوب مضبوط پکڑو گے گمراہ نہ ہو گے بعد تمام کرنے خطبے کے اپنے فرمایا کہ قیاس کے دن خدا تعالیٰ تم سے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کن کہو گے صحابہ عرض کیا کہ ہم کہیں گے کہ اپنے احکام اتنی بخوبی پونچھائے اور نصیحت مست کی بواجہی کی اپنے آسمان کی طرف کلمے کی اور اٹھکی اوٹھا کے تین بار فرمایا **اللھم اشھد ان لا الھ الا انت** یا اللھم اشھد ان لا الھ الا انت یا اللھم اشھد ان لا الھ الا انت اور فرمایا کہ تین چیزیں سبھوں کو پاک صاف رکھتی ہیں ایک خلاص عمل میں یعنی عبادت الہی محض خاص خدا کے لیے کرنا اور ہر کام کو دل سے بے ریا کے کرنا دوسرے مسلمانوں کی جماعت میں شریک ہونا تیسرے بھائی مسلمانوں کی نیر خواہی پھر اپنے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہیں غائبوں کو یہ باتیں پونچھو حال حضرت علی رضی اللہ عنہ میں تھے وہ وہاں سے بقصد حج روانہ ہوئے اور اونھوں نے احرام اس طرح باندھا کہ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا یو دیا میں بھی احرام باندھتا ہوں اس میں اختلاف ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام افراد کا کیا تھا یا قرآن کا یا تمتع کا افراد اسے کہتے ہیں کہ فقط حج یا عمرے کے لیے احرام کرے اور قرآن اسے کہتے ہیں کہ حج اور عمرے دونوں کے لیے احرام ساتھ باندھے اور تمتع اسے کہتے ہیں کہ حج کے مینوں میں پہلے عمرہ بجالا دے بعد اسکے حج کرے احرام حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہیں کہ کپڑے بدل کے بے سیہ کپڑے پہنے اور زبان سے بھی کہے **لَبَّيْكَ اللھم حجۃ** زے حج میں اور **لَبَّيْكَ اللھم عمرۃ** زے عمرے میں اور **لَبَّيْكَ اللھم حجۃ و عمرۃ** زے حج و عمرے میں قرآن میں حضرت امام ابی حنیفہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام قرآن کا باندھا تھا اور اسی لیے قرآن امام ابو حنیفہ کے نزدیک افضل نسبت

بیان احرام حضرت علی
رضی اللہ عنہ
کرم اللہ وجہہ
بیان افراد و قرآن
و تمتع کا

افراد اور متبع کے امام کو وہی اور محققین شافعیہ نے اس مقام پر اس بات کو ترجیح دی ہے کہ حج
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن تھا حال حضرت عائشہؓ کو ایام حج میں حیض آگیا
 وہ روتی تھیں آپؐ پونچھا اور انھوں نے بیان کیا آپؐ نے کہا کہ حیض ایک امر ہی کہ خدا تعالیٰ
 نے آدم کی بیٹیوں پر مقرر کر دیا ہے کچھ خرچ نہیں سوا طواف کے اور سب ارکان حج کے بجا
 بعد حصول طہارت کے حیض سے طواف کر لے جو ویسا ہی کیا حال بروز عرفہ کہ جمعہ تھا یہ آیت
 نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَانْتُمْ مَعِيَ عَاكِفٌ كَفُتٍ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ
 لَكُمْ لِيَسْلَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ آج کامل کیا میں نے تمہارے لیے دین تمہارا اور پوری کی تم پر
 نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لیے دین اسلام کا مسلمانوں کو بڑی خوشی ہوئی ایک
 یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایسی آیت ہم میں اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ
 روز نزل کو عید قرار دیتے حضرت عمرؓ نے کہا میں خوب جانتا ہوں جس دن یہ آیت نازل ہوئی
 عرفہ کے دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی یعنی مسلمانوں کی بھی اوس دن عید ہوتی ہے جسے کاد
 بھی عید ہی اور عرفہ بھی عید ہے حال بعد فراغت ادا لے حج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کو روانہ ہوئے راہ میں منزل غدیر خم میں خطبہ ولایت اور تاکید محبت کا واسطے حضرت علی رضی
 اللہ عنہ کے فرمایا غدیر کہتے ہیں بڑے تالاب کو اور خم اوس غدیر کا نام تھا سب اس خطبہ کا یہ ہوا
 کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے ان میں سے کچھ آدمیوں نے حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کی بہت شکایت کی شکایت اوکی بیجا تھی اور سبب نافی کے اور ہر سلمان کو ضروری
 کہ حضرت علیؓ سے محبت رکھے لہذا آپؐ اوس منزل میں خطبہ واسطے دفع شکایت ادا لوگوں کے
 اور واجب کرنے محبت حضرت علیؓ کے فرمایا پہلے آپؐ نے سب لوگوں سے کہا کہ کیا میں مسلمانوں
 کے لیے واجب الحجۃ ادا کی جانوں سے زیادہ نہیں ہوں سب نے عرض کیا کہ بیشک آپؐ کی محبت اپنی
 جانوں سے زیادہ واجب ہے پھر آپؐ نے فرمایا مَرْجُئِي عَنْكُمْ مَرْجُئِي عَنْكُمْ مَرْجُئِي عَنْكُمْ
 اَللّٰهُمَّ وَالِ مَرْجُئِي عَنْكُمْ مَرْجُئِي عَنْكُمْ مَرْجُئِي عَنْكُمْ مَرْجُئِي عَنْكُمْ مَرْجُئِي عَنْكُمْ مَرْجُئِي عَنْكُمْ مَرْجُئِي عَنْكُمْ

یعنی جو محمد سے محبت رکھے علی سے بھی محبت رکھے یا اللہ دوست رکھ اوسے جو علی سے دوستی رکھے اور دشمنی رکھ اوسے جو علی سے دشمنی رکھے حضرت عثمانؓ نے بعد سماعت اس خطبے کے حضرت علیؓ کو مبارکباد دی اور کہا آپ تو سولی پر ہوس اور روم کے ہو گئے بعد ازیں آپ علیؓ متنازل فرمیں پہونچ کر گارہایت ارشاد خلق مہجارت الہی میں مشغول ہوئے لیکن اکثر قرباناء اجل درگاہ دعا کے کرتے

فصل تیسویں وفات شریف کے بیان میں

باریک بیان صحابہ نہاد لایہ انکلت لکھ دینے کو قرب زمان قیامت نشان وفات سمجھ گئے تھے اس لیے کہ پیغمبر کا دنیا میں رہنا واسطے اکمال دین کے ہر جب دین کامل ہو گیا تب پیغمبر کو لاحق ملا علی ہونا چاہیے اور انھیں دنوں سورہ نصر نازل ہوئی لاذا آجاء نصر اللہ والفتح آخر تک یعنی جب اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوئی اور مکہ فتح ہو گیا اور لوگ دین میں فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اس کی پیروی و حمد و ستغفار میں مشغول ہو اس سے بھی علمائے صحابہ قرب اجل سمجھ گئے بظاہر یقین خوشی کی تھیں مگر اس بہت سبب سے عظیم ہوئیں حال صحیح بخاری میں باب فی وفات و المہجری المسجد میں ہے کہ ایک بار آپؐ نے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ ایک بندہ کو اختیار دیا گیا اس بات کا کہ چاہے دنیا کے ناز و نعمت جو چاہے اوسے ملے یا اوس چیز کو جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے اختیار کرے اوس نے دنیا کو اختیار کیا جناب قدس الہی میں جو یہ یعنی آخرت کو اختیار کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سچ کے رونے لگے اور کہنے لگے کہ آپ پر ہمارے باپ خدا ہوں راوی کہتے ہیں کہ ہم لوگ متحیر ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان کرتے ہیں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کیوں جانتے ہیں اور کیوں باپ کو قربان کرتے ہیں پھر معلوم ہوا کہ اوس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب میں زیادہ سمجھوال تھے کہ آپؐ کا مطلب سمجھ گئے اور آپؐ نے فرمایا کہ ای ابو بکر مت ڈرو اور سب امتیوں میں سے مجھ پر جان

وفات شریف کے بیان

ابوبکر کا مال جسے میں اور رفاقت کرنے میں زیادہ ہو اور اگر میں کسی کو خلیفہ مسمیٰ دوست جانی
 بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ اسلام کے بھائی اور دوست ہیں اور مسجد میں کبھی کاروازہ نہ لگا ابوبکر
 کے زہے حال مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت فاطمہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں آپ نے اسے کان میں کچھ باتیں کیں وہ خوب
 روئیں پھر آپ نے اور باتیں کان میں کیں وہ ہنسنے لگیں میں نے بی بی فاطمہ سے صل
 سرگوشیاں کواپنی اور انہوں نے کہا کہ میں جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہ کر دوں گی
 وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میں نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر پوچھا انہوں
 نے کہا مضائقہ نہیں اب بتاتی ہوں پہلے سرگوشی میں آپ نے یہ بات کہی تھی کہ ہر سال جہیز میں
 رمضان میں ایک بار قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے ہر سال دو بار دور کیا اسے میں جانتا ہوں
 کہ میری اہل قریب ہو سوتم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو میں اچھا بزرگ تمہارا نام سے پہلے
 جاتا ہوں دسپہر میں دینی پھر آپ میرے کان میں یہ بات کہی کہ اہل بیت میں سب سے پہلے محمد
 سے ملو گی یعنی تمہاری وفات بعد میری وفات کے جلد ہو گی سب اہل بیت پہلے تب میں خوش
 ہو کے ہنسی و پیشین گوئی آپ کی صادق ہوئی کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا
 سب سے پہلے انتقال ہوا اور بہت جلد یعنی بعد چھ مہینے کے آپے جا ملین حال مشکوٰۃ شریف
 حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے میرا
 سر دکھتا تھا میں نے کہا وا ادا کیا ہے میرا سر دکھتا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا سر دکھتا ہے اور جو میرے
 سامنے تمہاری وفات ہو تو میں اچھی طرح تمہاری تجہیز و تکفین کروں نماز جنازے کی پڑھوں
 میں نے کہا گویا آپ یہی چاہتے ہیں کہ میں مرجاؤں اور آپ بیشک اور بی بی کو لیکے اسی
 دن میری جگہ سوویں گے ازواج مطہرات یہ وہ ملاقات ایسی باتیں کہ گذار کر انہیں محبت سے
 اور مورد عتاب نہیں ہوتی تھیں آپ نے قسم فرمایا اور بھی مشکوٰۃ میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ
 سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو میں نے غیر میں کھایا اسکی تکلیف میں ہمیشہ پاتا ہوں یہاں تک کہ آپ

خبر اس سے

بہرہ

مرگ جان بسبب زہر کے کٹ گئی مراد اوس فقرے سے لقمہ گوشت زہر آلود ہی کہ ایک یہودی بکرہ کی
دست کے گوشت زہر آلود کے آپ کے کھانے کو بھیجا تھا اور آپ نے اوس میں سے ایک لقمہ منہ میں
لے لیا تھا اور آپ کو سردرد اور بخار شدید عارض ہوا کہ وہی مرض موت ہوا حکمتہ اثر
زہر سے مرض موت کا ہونا اسلئے ہوا کہ آپ کی وفات بطور شہادت ہو ابو بکر صدیقؓ کی بھی موت
اثر زہر ساپ سے جس نے غار میں کھانا تھا ہوئی چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں بروایت حضرت
عمرؓ یہ ہے بحسب ظاہر شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر سر شہادتین پر اعتراض ہوتا ہے
اودھون نے لکھا ہے کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں ہوا
اسلئے کہ اگر شہادت جبریہ حاصل ہوتی تو اسلام میں بڑا فتور پڑتا اور اگر شہادت سببیہ
حاصل ہوتی تو شہادت کاملہ ہوتی اسلئے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ آدمی مسافرت میں
قتل کیا جائے اور اوس کے گھوڑے کی کوجین کاٹی جاوے اور اور مصیبت کی باتیں بھی
بعد ازین اودھون نے لکھا ہے کہ اسد جل جلالہ نے ذاتین رضی اللہ عنہما کو بجائے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرار دیے کمال شہادتین کا بذریعہ اوس کے آپ کو
عنایت فرمایا انتہی متواضع عرض ہے اردو ہوتا ہے کہ حدیث مذکور الصدر سے حصول شہادت کے یہ
کا آپ کو بذات خود متحقق ہوتا ہے اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علمائے نصرت کی ہے کہ
آپ کی موت بشہادت بسبب زہر کے ہوئی جو اب شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرف
سے یہ ہو سکتا ہے کہ مقصود شاہ عبدالعزیز صاحب کا یہ ہے کہ شہادت سریہ علی وجہ الکمال آپ کو
بذریعہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے حاصل ہوئی اس لیے کہ کمال شہادت یہ ہے کہ تاخیر نہ ہو لہذا
برائش یہی ہے کہ بعد زخمی ہونیکے تاخیر کر کے کچھ دوا غذا کھا کے نہ خنجر مہرے موقیعیان
شہادت کا شمار کیا جاتا ہے پس اہل شہادت تو آپ کو حاصل ہوئی لیکن شہادت
کاملہ جیسا کہ مقتضی آپ کے منصب عالی کا تھا بوساطت حضرت نین کے حاصل ہوئی
سریہ کا بسبب حضرت امام حسنؓ کے کہ صدمہ زہر سے بے امداد مدت شہید ہوئے بخلاف

قرینہ کلام شاہ عبدالعزیز
صاحب دربارہ شہادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی برس کے بعد آپ نے وفات پائی اور جہر یگانہ
بسبب امام حسینؑ کے پس آپ کی شہادت شہادات جلد انبیاء و شہداء سے کاملتر ہوئی
اور تقریر شاہ عبدالعزیز صاحب کی صحیح ہو خال روز بروز بخار کی اور مرض کی زیادتی
ہوئی یہاں تک کہ آپ مسجد میں امامت کے لیے غما کے آپ نے ارشاد کیا کہ ابو بکر سے کمد و کام
ہوں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے یہ خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ امام ہو گا پھر آپ کی وفات
ہو گی تو لوگ اسے منحوس سمجھیں گے اور اس لیے میں نے عرض کیا کہ ابو بکر صدیقؓ نرم دل میں
محراب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی دیکھ کر بیتاب ہو جائیں گے اور مارے رقت
کے ناز نہ پڑھا سکیں گے آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے کمد و نماز پڑھا دیں پھر میں نے غصہ سے
کہا کہ تم عمر کے لیے اجازت لے لو اور انھوں نے اس بات کے لیے عرض کیا آپ بہت ناخوش
ہوئے اور فرمایا کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام ہونا ہرگز سچا ہے اور بھی تو
میں ہی کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خبر پونچھنے کے مؤذن کے کعبہ
طیارہ عبداللہ بن زمرہ سے فرمایا کہ لوگوں سے کمد و نماز پڑھالیں عبداللہ نے ابو بکر سے
کو نپایا حضرت عمرؓ سے واسطے امامت کے کمد یا انھوں نے مسجد شریف میں نماز پڑھانی شروع
کے ہی آپ نے آواز حضرت عمرؓ کی سنی اور فرمایا کہ کیا آواز عمرؓ کی نہیں ہے تو لوگوں نے عرض کیا
کہ عمرؓ کی ہی آواز ہے آپ نے بتا کید فرمایا کہ سو اب ابو بکر کے اور کوئی امام نہ ہو خدا کو اور مسلمانوں
کو سو اب ابو بکر کے اور کی امامت منظور نہیں حال ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے
بحال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اوس مقام پر نہیکھا شد رنج سے بیتاب ہو گئے
اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد روئے لگے اور مسجد میں غل جپا بیت در نماز
ختم ہو کر تو تباہ آمد جب حالت رقت کہ محراب بفریاد آمد سمع شریف تک غل پونچا آپ نے
پونچھا کہ کیا ہے حضرت فاطمہؓ نے حال عرض کیا آپ مسجد شریف میں قشرف لے لگے اور نماز
بڑھی اور لوگوں کو تسلی دی فرمایا کہ اے مسلمانو! تمہیں خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے ہو

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
مسلمین کو نماز کا ارشاد
ملاوت میں سے ہیں حضرت
عمرؓ اور عبداللہ بن زمرہ
بیتاب ہوئے

اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے رہو اور اب میں دنیا کو چھوڑتا ہوں اور ایمہ مرض میں
 کبھی غفلت نہ آئے کہ میں کلمات تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی نئی اپنی امت میں ہینہ نہیں
 اور آپ نے بھی فرمایا کہ خوش قسمتی امت کی ہو کہ انکا پیغمبر انکے سامنے انتقال کر جاوے
 اور جس امت خدا تعالیٰ ناخوش ہوتا ہو اس کے پیغمبر کو زہر رکھتا ہو اور اس کے سامنے ات
 کو ہلاک کر کے اسکی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہو ف موافق روایات کتب حدیث کے بعد از انکہ
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز میں حسب الحکم امامت شریف کی دوبار آنحضرت صلی اللہ علیہ
 و آلہ حالت نماز پڑھانے کے مسجد میں تشریف لیگئے ایک بار آپ ابو بکر صدیق کے پیچھے نماز
 پڑھی صفہ میں بیٹھے کے چنانچہ سچ ابن حبان میں ہی اور یہ آخر نماز آپ کی تھی اور ایک مرتبہ آپ
 کھڑے ہوئے ہی حضرت ابو بکر صدیق کے تشریف لیگئے ابو بکر صدیق نے چاہا کہ پیچھے ہٹیں آپ
 نے اشارہ کیا کہ یہی جگہ پر رہیں اور آپ پاس ابو بکر صدیق کے جانیٹھے اور امام ہوئے اور
 ابو بکر صدیق داہنی طرف آچے کھڑے ہوئے لوگ ابو بکر صدیق کی نماز کو دیکھ کے نماز پڑھتے
 تھے اور ابو بکر جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے یعنی امام آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم تھے اور ابو بکر صدیق بطور کبر کے تھے کہ امام کے ارکان سے لوگوں کو مطلع کرتے تھے اور یہ روایت
 صحیحین میں ہو اور ایک مرتبہ آپ بروز وفات جنہی صبح دوشنبے کو حجرے کے دروازہ پر تشریف
 لائے اور پردہ اٹھا کر کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی اور لوگوں کو نماز جماعت پر قائم دیکھ کر
 خوش ہوئے ابو بکر صدیق نے اسوقت پیچھے ہٹنا چاہا تھا آپ اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو
 آپ مسجد شریف میں تشریف نہیں لائے فی حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ جناب سول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے آدمیوں میں سے دو شخص کے پیچھے نماز پڑھی ایک حضرت ابو بکر صدیق
 اور دوسرے عبدالرحمن بن عوف کے ایک سفر میں چنانچہ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے اپنے
 باپ سے روایت کی ہو کہ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاے حاجت سے تشریف لانے میں
 دیر ہوئی صحابہ نے عبدالرحمن بن عوف کو امام کر کے نماز شروع کر دی ایک رکعت پڑھ چکے تھے

کہ آپ تشریف لائے عبدالرحمن بن عوفؓ پیچھے ہٹنا چاہا آپؐ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپؐ ایک رکعت اونکے پیچھے پڑھ کر ایک رکعت باقی اوٹھکر پڑھ لی اور ایک بار حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے پڑھا پڑھی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلہ قبا میں اسطے رفع ایک نزل کے جو درمیان ہی عمر عجم کے تھا تشریف لے گئے تھے آپؐ کو دیر ہوئی صحابہؓ حضرت ابو بکرؓ کو امام کوہ کے نماز شروع کر دی اتنے میں آپ تشریف لائے ابو بکر صدیقؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپؐ اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور سب نماز ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے پڑھی حال اسامہ بن زیدؓ کو آپؐ واسطے انتقام لینے خون زہر بن حارثہ والدہ انکے ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور آپؐ دست مبارک سے لڑا اونکے لیے باندھ دی اور حکم فرمایا کہ شہر امیہؓ کے حاکم پر لشکر لیجاوین اوس کافر سے جسکی لڑائی میں زمین حارثہ اور جعفر بن ابیطالبؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ شہید ہوئے تھے انتقام بوجہی لین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اوس لشکر میں تعینات فرمایا حضرت اسامہؓ کے امیر کربلا میں سر تھا کہ اونکے باپ کے انتقام کے لیے یہ لشکر کشتی تھی اونکا جی خوش ہوا اور حضرت خنیل رضی اللہ عنہ کے متعین کرنے میں یہ سر تھا کہ اونکی عظمت سب اصحاب کے دل میں جمی ہوئی تھی اونکو اوس لشکر میں رکھا اور اصحاب لشکر کو عار نہ ہو کہ عمر مولیٰ کے بیٹے کو ہم پر امیر کیوں کیا سبب بیماری آپؐ کے لشکر کی ہوئی مٹیوی رہی اور ابو بکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تعیناتی سے علیحدہ کر کے حضوری خدمت یعنی امامت مسجد شریف پر مامور کیا شنبہ کے دن دو روز وفات سے پہلے آپؐ کو افادہ ہو گیا تھا اسامہ رضی اللہ عنہ اور لشکر کے لوگ آپؐ رخصت ہوئے لشکر گاہ میں جاکے باہر مدینہ کے ٹھہرے یکشنبہ کو مرض نے زیادتی کی خبر سکر اسامہؓ ٹھہر گئے دو شنبہ کی صبح کو کہ ایک بخوف ہو گئی اسامہؓ آپؐ رخصت ہوئے لشکر کو گئے اور روانہ ہوتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزاع طاری ہوئی امین الدہ حضرت اسامہؓ نے یہ حال اونھیں کلام بھیجا وہ پھر آئے اور بریدہ بن الحسبؓ پہلی نے علم بردار اوس لشکر کے نئے علم کو لاکے در مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازیں ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ نے اوس لشکر کو روانہ کر دیا مگر حضرت عمرؓ کو باجائز حضرت اسامہؓ کے واسطے مشورہ مامور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپؐ اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور سب نماز ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے پڑھی حال اسامہ بن زیدؓ کو آپؐ واسطے انتقام لینے خون زہر بن حارثہ والدہ انکے ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور آپؐ دست مبارک سے لڑا اونکے لیے باندھ دی اور حکم فرمایا کہ شہر امیہؓ کے حاکم پر لشکر لیجاوین اوس کافر سے جسکی لڑائی میں زمین حارثہ اور جعفر بن ابیطالبؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ شہید ہوئے تھے انتقام بوجہی لین حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اوس لشکر میں تعینات فرمایا حضرت اسامہؓ کے امیر کربلا میں سر تھا کہ اونکے باپ کے انتقام کے لیے یہ لشکر کشتی تھی اونکا جی خوش ہوا اور حضرت خنیل رضی اللہ عنہ کے متعین کرنے میں یہ سر تھا کہ اونکی عظمت سب اصحاب کے دل میں جمی ہوئی تھی اونکو اوس لشکر میں رکھا اور اصحاب لشکر کو عار نہ ہو کہ عمر مولیٰ کے بیٹے کو ہم پر امیر کیوں کیا سبب بیماری آپؐ کے لشکر کی ہوئی مٹیوی رہی اور ابو بکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تعیناتی سے علیحدہ کر کے حضوری خدمت یعنی امامت مسجد شریف پر مامور کیا شنبہ کے دن دو روز وفات سے پہلے آپؐ کو افادہ ہو گیا تھا اسامہ رضی اللہ عنہ اور لشکر کے لوگ آپؐ رخصت ہوئے لشکر گاہ میں جاکے باہر مدینہ کے ٹھہرے یکشنبہ کو مرض نے زیادتی کی خبر سکر اسامہؓ ٹھہر گئے دو شنبہ کی صبح کو کہ ایک بخوف ہو گئی اسامہؓ آپؐ رخصت ہوئے لشکر کو گئے اور روانہ ہوتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزاع طاری ہوئی امین الدہ حضرت اسامہؓ نے یہ حال اونھیں کلام بھیجا وہ پھر آئے اور بریدہ بن الحسبؓ پہلی نے علم بردار اوس لشکر کے نئے علم کو لاکے در مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازیں ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ نے اوس لشکر کو روانہ کر دیا مگر حضرت عمرؓ کو باجائز حضرت اسامہؓ کے واسطے مشورہ مامور

الراۃ فی بیان العظمن
صلی اللہ علیہ وسلم کا
واسطہ کے خلاف
عبد خلافت کے ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کو

خلافت کے رکھ لیا حال صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام مہجرت
میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اپنے باپ ابو بکر اور بھائی عبدالرحمن کو بلا بھیجو میں
ابو بکر کے لیے عہد خلافت کر دوں کہیں کوئی اور کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کے لیے اولی ہوں
پھر آپ نے کہا کچھ ضرورت نہیں خدایتحالی اور مومنین خود سوا ابو بکر صدیق کے اور کسی کو خلیفہ نہ کرے
صحیح مسلم میں تصریح یہ لفظ مذکور ہے کہ میں عہد بناؤ خلافت ابو بکر کے لیے لکھ دوں چونکہ محدثین کا
دستور ہے کہ جو لفظ مطلب میں صریح ہوتا ہے اور مفید تر وہی ذکر کرتے ہیں اور جس کتاب کی
لفظ کو ذکر کرتے ہیں حدیث کی اسی کی طرف نسبت کرتے ہیں اگرچہ مضمون اس حدیث کا اس
کتاب کے اعلیٰ رتبہ کتاب میں واقع ہوا اسی سبب مشکوٰۃ شریف اور صواعق مرقومین کہ لفظ کتاب نہ کہ
ہر حدیث کو صرف مسلم کی طرف نسبت کیا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قرطاس اللہ سرور العزیز رحمۃ اللہ علیہ
میں بھی صرف اسی وجہ سے حدیث کی طرف مسلم کے نسبت کی ہے رام پور کے جہنم علماء نے شاہ عبدالعزیز
صاحب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث بخاری میں بھی موجود ہے صرف مسلم کی طرف نسبت بیجا ہے سو یہ
اعتراض سبب ناواقفی کے قاعدہ محدثین سے ہے حال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جوشنبہ کے روز یعنی روز وفات چار دن پہلے آپ نے فرمایا کہ قلم دوات کا غذاؤ میں سے
باقین لکھ دوں کہ تم سے خطا اور بے تدبیری واقع نہ ہو حاضرین خوب سمجھے نہیں بیماری کا آپ نے
بہت غلبہ تھا اور آواز بھی آپ کی ٹھگئی تھی لہذا حاضرین میں اختلاف ہوا بعضوں نے کہا اے آؤ
اور بعضوں نے بنظم عدم تکلیف ہی کے کہا امت لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہے اور کتاب اللہ میں کافی ہے یعنی ایسے وقت
تکلیف میں آپ کو محنت کرنا کچھ ضرور نہیں سبب اختلاف کے آواز بلند ہوئی اور بعضوں نے کہا
پھر بوجہ دیکھو پھر پوچھنے لگے آپ تنگ ہو کے فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور پھر
آپ نے قلم دوات لائے کو فرمایا اور تم بائیں متعلق تدبیرات ملکی فرما دین کو اور نہیں آیت ہی
آجیز و اللہ فوج جابرہ وانعام دیتے رہو و خود کو یعنی اون لوگوں کو جو قبل عرب کے واسطے

ملاقات اور دیکھنے امور دین کے مریے میں آتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دیا اور تیسری بات ابو جہل گپا شاہ عبدالعزیز صاحب لکھا ہے وہ حکم سامان کر دینے اور بر روانہ کر دینے لشکر اسامہ کا تھا کہ آپ نے مرض موت میں بھی حکم اسکی روٹی کا دیا تھا اس قصے کو شیعہ قصہ قرطاس کہتے ہیں اور اس گمان سے کہ باب جلا میں لکھنا آپ کو منظور تھا حضرت عمر کے بول و ٹھننے سے وہ بات جاتی رہی اس کو عین مطاعن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شمار کیا ہے اور منظر واقع کے جس طرح قصہ ہے اس میں کچھ طعن نہیں خلافت کے باب میں لکھنا منظور ہی نہ تھا پہلے ابو بکر صدیق کے لیے آپ نے جو لکھنا چاہا تھا اسکو موقوف رکھا کچھ امور تدبیر اس کے ارشاد کرنے تھے سوز بانی ارشاد کر دیے اور اگر لکھنے کی ضرورت ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف نفرماتے فرض اگر کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتا بلکہ جب حضرت عمر کی عرض کے موافق آپ لکھنے سے باز رہے معلوم ہوا کہ اسے حضرت عمر کی اس معاملے میں بھی مثل معاملہ حجاب اذان دیگر امور موافقات وحی کے مقبول ہوئی تھیں اثنا عشر یہ میں طعن جواب طعن تفصیل تمام مذکور ہو حال ازواج مطہرات کیسے لکھا کہ آپ کو مریض ذات الجنب ہو ذات الجنب ایک سبب کی بیماری ہوتی ہے سوبشورہ حضرت ام سلمہ و انس بنت عجم کے کہ جھٹے میں ذات الجنب کا علاج لکھ دیکھ آئین تھیں آپ کے لیے لکھ دیا تجویز کیا لکھ دیتے ہیں دو کو کہ بیمار کے منہ میں ایک ہی جاب سے ڈالی جاوے سو آپ کے منہ میں ڈالی بہتر آپ منع کرتے ہے اشارے کے سبب غلبہ مرض کے آپ اسوقت بول نہیں سکتے تھے مگر نانا اور وہ دو لہو ہاں مبارک میں ڈالی آپ کے منہ میں کو وہ لوگ سمجھے کہ جیسے بیمار کڑوی یا بزمزہ دو اگھائے کو نہیں چاہتا ہی اسی طرح آپ بھی لکھتے جیسا کہ او اس حال سے لافاقہ ہوا اور آپ کو معلوم ہوا کہ ذات الجنب تجویز کر کے دوا آپ کے منہ میں ڈالی تھی آپ نے فرمایا کہ ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہوتا ہے انبیاء کو ایسی بیماری نہیں ہو سکتی پھر آپ نے فرمایا جسے آدمی گھر میں ہیں سب کے منہ میں دوا اسی طرح ڈالی جاوے

فائدہ چھ

بہار روح لام و در
دال بر وزن قول

سولے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ اس مشورے میں تھے سو حسب الحکم سو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سبکے منہ میں واوھی طرح ڈالی گئی تھی کہ حضرت میمونہ کے بھی با آنکہ وہ دوزخدار تھیں حال مرض موت میں آپ کو معلوم ہوا کہ انصار اپنے حال میں ہراسان ہیں آپ نے مسجد شریف میں تشریف لیجا کے خطبے میں انصار کی خاطر داری اور توقیر کی بہت تاکید فرمائی حال حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل وفات تھوڑی پہلے عبد الرحمن بن ابی بکر آئے اُنکے پاس مسواک تھی آپ نے اُسکی طرف دیکھا مجھے شوق آپ کا واسطے مسواک کے معلوم تھا میں سمجھی کہ آپ کا جی مسواک کرنے کو چاہتا ہو میں نے پوچھا آپ کیلئے رے لون آپ نے اشارہ کیا کہ ہاں رے لو میں نے مسواک عبد الرحمن سے لیکے اپنے دانتوں سے نرم کر کے دی کہ آپ نے کی حضرت عائشہؓ فرمایا کہ اتنی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آخر عمر میں سیرا آب نہ ہن آپ وہیں مبارک سے ملا دیا ف یہاں سے بہت خوبی مسواک کرنے کی پائی گئی ہے کہ جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے وقت بھی مسواک فرمائی اور حدیثوں میں بہت تاکید مسواک کرنے کی ہو حتیٰ کہ آیا ہے کہ ایک کھٹ مسواک سے ستر رکھٹے مسواک کے برابر ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسب تجربہ مثل یحیات نقل کی ہے کہ جو شخص الزم کرے مسواک کا توقع قوی ہو کہ مرتے وقت کلمہ شہادت اوسکی زبان پر جاری ہو گا اور فیون کلمہ شہادت کی زبان جاری ہو گا حال حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک کنیسے یعنی عبادت خانہ نصاریٰ کا ذکر کیا اور اوسکی تصویروں کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اون لوگوں کی عادت تھی کہ کوئی مرد صالح اون میں مرجانا اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور تصویریں بناتے اور بھی آپ نے فرمایا کہ لعن اللہ الیہم وواللہ صاری اتخذوا قبورنا شیعۃ ہم مکسا جہ یعنی خدا لعنت کے یہود و نصاریٰ کو انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد کر لیا حال بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ سنا تھا کہ پیغمبروں کو قبل موت اختیار دیا جاتا ہے چاہیں دنیا میں رہنا اختیار کریں چاہیں ملا علی میں جانا سو میں نے سنا آپ کو قبل وفات کہنے سے

بیان خوبی مسواک
اور خانہ خیریت
تیمر مسواک کا

باجا بن سیدنا زکریا
نجلہ

اللَّهُمَّ الرَّافِقُ لَا تَعْلَا بَعْنِي يَا اَسَدَ مَجْتَمَعِ مَنَظَرِهِ اَوْ بِرُطْنِ رَفِيقِوْنَ كَيْ يَسْجُدَ لِي
 سَمْعِي كَمَا اَبْ كُوَابِ هَمَا سَيَسْجُدُ لِي هَمَا مَنَظَرِ نَهْمِيْنَ حَالِ قَبْلِ وَفَاتِ اَيْتِي بِكَلِمَةٍ يَا اَكْثَرُ
 وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ بَعْنِي خُوبَ مَحَافِظَتِ كَرُوْمَازِ كِي اَوْرُ لُوْنْدِي غَلَامُوْنَ كِي فِ كَمَا كِي
 نَمَازِ كِي تَحَقُّقِ ہوتی ہر کہ بوقت وفات بھی آپ نے اوسکی تاکید فرمائی اور بھی لوندی غلاموں کی
 رعایت کی تاکید کی افسوس ہر کہ اب لوگ نماز میں بھی غفلت کرتے ہیں بہتر سے نہیں پڑھتے
 اور بہتر سے پڑھنے والے رعایت امور ضروریہ نماز کی نہیں کرتے بالخصوص کوع کے بعد سیدھا
 کھڑا ہونے اور درمیان میں نون سجدوں کے بیٹھنے کو اکثر ترک کرتے ہیں اور اس سے نماز کا عدم وجود
 برابر ہو جاتا ہے اور لوندی غلاموں پر بھی ظلم کرتے ہیں چاہیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی تاکید پر خیال کر کے نماز کو خوب درست پڑھا کرین اور لوندی غلاموں کو بہت محبت
 رعایت رکھیں حال بقول مشہور بارہویں بیچ الاول دوشنبہ کو دوپہر دھند آئے وفات
 پائی نزع کی تکلیف آپ کو بہت ہوئی آپ فرماتے تھے لَا تَلَا لَہُ لَا تَلَا لَہُ لَا تَلَا لَہُ لَا تَلَا لَہُ لَا تَلَا لَہُ
 رنگ مبارک کبھی سرخ ہو جاتا تھا کبھی زرد حضرت عائشہ کے سینے پر آپ تکیہ لگاتے تھے اوجھل
 میں سوج مبارک آپ کی قبض ہوئی یہ بات بھی حضرت عائشہ فخریہ لکھ کر فی تھیں آپ کی وفات کو یاقین
 قائم ہوئی اصحاب اہل بیت پر ایسا بیخ ہوا کہ بیان میں نہیں آسکتا حضرت عثمان کو سکوت لاحق ہوا
 حضرت عمرؓ کے ہوش جاتے رہے عقل کٹ گئی یہاں تک کہ وہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے وفات نہیں پائی جو کہے گا کہ آپ کی وفات ہوئی میں اسے قتل کروں گا ابو بکر صدیق اور حضرت
 عباسؓ سب اصحاب میں قتل سے وفات سے پہلے کہ آپ کو لانا ہو گیا تھا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی آپ سے
 اذن لیکر اپنی زوجہ بنت خاریج کے پاس سٹخ میں کہ ایک جگہ کنارے پر بیٹھے تھے چلے گئے تھے خبر
 وفات کی پائے آئے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ مرد ہوشانہ تنوار نکالے کھڑے ہیں اور لوگ اوجھل گرد
 ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا اور آپ کو خدا بلالیا
 جیسے موسیٰ کو طور پر بلالیا تھا آپ تشریف لائے مناضحین کے ہاتھ پاؤں کٹوائیں گے مناضحین نے

سیدنا زکریا بن سیدنا زکریا
نجلہ

میں جمع ہوئے یہ تجویز کی ہو کہ سعد بن عبادہ کو امیر لکھن میں یہ خبر سننے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح سقیفہ بنی ساعدہ کو گئے سقیفہ کہتے ہیں پٹے ہوئے مکان کو اور بنی ساعدہ ایک قبیلہ بنی انصار میں اس قبیلہ میں ایک مکان بطور چوپال کے تھا وہ سقیفہ بنی ساعدہ کہلاتا تھا وہاں پہونچ کر انصار سے اس بات میں گفتگو کی حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت ایک تقریر اپنے دل میں بنا رکھی تھی میں نے چاہا کہ میں کروں حضرت ابو بکرؓ نے نہ دیکھا اور خود تقریر کی جو باتیں میں نے سوچی تھیں بہت خوبی سے ادا کیں انصار کے مفضل اور منافق بیان کئے اور ان کے حقوق کو بھی تسلیم کیا اور انھوں نے امارت کے نائب میں جو دعویٰ کیا پہلے وہ کل امامت چاہتے تھے پھر انھوں نے کہا کہ ایک امیر ہم میں ہے اور ایک امیر تم میں نہیں مہاجرین میں ابو بکر صدیقؓ نے یہ حدیث پڑھی **اَلَا نَعْلَمُ مَنْ فُتْرَ كَيْشِ سَرْدَارِ اَوْ رَاوِشَا قَرِيشِ** میں سے ہوں انصار خاموش ہو رہے تھے ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ ان دو آدمی عمر اور ابو عبیدہ میں سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرو حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ سب تقریر میں لکھے ایک ہی بات ناپسند ہوئی اور جو گردن میری ماری جاتی تو مجھے گوارا تھا نیشیدت کے کہ میں امام ہوں ایسی جماعت پر جن میں ابو بکر ہوں میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھجائے ہوئے کون امام ہو سکتا ہے ہاتھ دراز کرو اور انھوں نے ہاتھ دراز کیا میں نے بیعت کی اور حضرت ابو عبیدہ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی تصواعق محرقہ میں وایت معتبر لکھی ہو مسند امام احمد سے کہ بعد بچھانے حضرت صدیق اکبرؓ کے سعد بن عبادہؓ بھی اوسی وقت سمجھ گئے اور خلافت صدیق اکبرؓ کو انھوں نے قبول کر لیا اور یہ جو مشہور ہو کہ سعد بن عبادہؓ نے ساری عمر نبین کی اور اس سبب مدینہ چھوڑنے میں کو چلے گئے معتبر نہیں ہے حال اپنے وصیت فرمائی تھی کہ غسل مجھے میرا اہل بیت دین پہلے ایک آواز آئی کہ آپ کو غسل مت دو وہ خود پاک ہیں کہنے لگے کو تلاش کیا کوئی نہ پایا پھر ایک آواز آئی کہ غسل دو پہلا کہنے والا شیطان تھا اور میں خضر ہوں حضرت علیؓ اور عباسؓ نے غسل دیا اس میں اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دین یا کپڑوں سمیت پھر سب

دیکھ فصل نمونہ

بندر غالب ہو گئی اور گوشہ خانہ سے آواز آئی کہ کپڑوں سمیت غسل و حضرت ابو بکر بھی وقت غسل کے حاضر ہوئے تھے انصار نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس شرف میں سے ہمیں بھی کچھ نصیب ہوئے حضرت ابو بکرؓ نے ایک شخص انصار میں سے بھی تعینات کر دیا کہ پانی دینے میں اور اسی طرح کے کاموں میں مدد کریں حال حسب الحکم اقدس نماز کے لیے یہ ٹھہرا کہ برضات جو لوگ آتے جائیں تنہا نماز پڑھتے جاویں منظور یہ تھا کہ اس شخص سے کوئی بے نصیب نہ رہے اور یہ بات تو معلوم تھی کہ جسد اطہر نبیائے کرام میں بعد موت کے مطلقاً تغیر نہیں آتا اس سبب سے تاخیر دفن کا کچھ اندیشہ کیا حسب الحکم عالی سب کو نماز سے شرفیاب ہو لینے دیا اگرچہ دفن میں تاخیر اتنی ہوئی کہ شب نے کو بوقت سہ پہر یا شب چار شب نے کو آپ مدفون ہوئے حال قبر کے باب میں یہ بات تکرار پائی کہ جس جگہ آپ کی روح قبض ہوئی وہی جگہ واسطہ دفن کے متعین ہوا اس واسطے کہ حضرت صدیق مہتمم رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی کہ نبی و ہمیں مدفون ہوتے ہیں جہاں اونگی روح قبض ہو اور مدینہ میں دشمن قبر کھودتے تھے ایک ابو طلحہ کہ بغلی بناتے تھے اور تمکیا بوسیدہ بن الجراح کہ سیدھی کھودتے تھے یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے بغلی کھودنے والے یعنی ابو طلحہ پہلے آئے سو قبر آپ کی بغلی کھودی گئی ایک غلام آزاد آپ کے لئے کہ شقران ابو کحانام تھا آپ کے پچھانے کی کئی قبریں آپ کے لئے بچھا دی اور کھنا میرا دل نہیں چاہتا کہ بعد آپ کے کوئی اسپر بیٹھے اور حجرہ شریفہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں آپ مدفون ہوئے ف علیکم کسایہ کہ متعدد نماز جنازے کی ہونا اور بے حاجت ہونا اور بھی گھر میں مدفون ہونا خواص نبی کرم سے ہو حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا تھا کہ تین چاند ان کے حجرے میں اترے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اونھوں نے تعبیر کی کہ تمھارے حجرے میں تین شخص ایسے مدفون ہو جائیں گے کہ بہترین اہل ارض ہوں گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مدفون ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عائشہ سے کہا کہ یہ ایک چاند تھا کہ میں اور دو چاند باقی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ہوئے ایک قبر کی جا

ذکر فی جسد اطہر

عائشہ بن ابی بکر

میری شفاعت واجب ہوئی سلفیت خلت نمک نہ عادت ہی ہو کہ جب حج کو جاتے ہیں اس سعادت کو بھی حاصل کرتے ہیں خدا تعالیٰ اپنے فضل عظیم سے طفیل جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گناہگار رتبہ اور وزگار کو جلد یہ سعادت نصیب کرے آمین ثم آمین

باب سوم حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان میں

فصل اول حلیہ شریفہ کے بیان میں

قد مبارک میانہ تھانہ ہوا لہذا بہت ٹھنکنا فی الجملہ لہذا ہی سے قریب تھا کہ جس مجمع میں آپ کھڑے ہوتے سب سر بلند معلوم ہوتے رنگ مبارک فرخ و سید تھا مگر بائگینی و حلت بعضی روایات میں وارد ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوب صورت ہیں یا یوسف علیہ السلام آپ نے فرمایا اَنَا اَمْسَمُ وَاَخِي يُوْسُفُ اَحْسَنُ میں کچھ ہوں یعنی گورا بائگینی اور بھائی میرے یوسف خوب گورے تھے ف اہل نکاح لکھا ہو کہ انکے ہونے میں یہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہ خاصیت ہو کہ دوسرے کو آپس کر لیتا ہے ع چیز کہ وہ کان نمک رفت نمک شدہ اور بھی کھانے کو مزہ دار کر دیتا ہو جو کہ اسد جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپ کی کیفیت سے کیف کرے اور خلق کو آپ کے سبب با مذاق معرفت کر دے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی لہذا رنگ مبارک میں ملاحظہ عنایت ہوئی سر مبارک بڑا تھا تو سر مبارک خوب سیاہ تھے نرم تھوڑے پھرے ہوئے نہ بہت گھونگر و نہ سیدھے کھڑے کبھی دوش مبارک نمک ہوتے کبھی نرم گوش تک اور بالوں کے بیچ میں آپ فرق کیا کرتے تھے جسے مانگ کہتے ہیں اور گوش مبارک نہ بڑے تھے ایسے کہ بد نما ہوں نہ چھوٹے پیشانی مبارک کشادہ تھی کھلی روشن ابرو مبارک باریک تھیں کمان کی صوت ملی ہوئیں معلوم ہوتی تھیں اور واقع میں ملی نہ تھیں دونوں کے بیچ میں کچھ فرق تھا درمیان دونوں ابرو دونوں کے ایک رگ تھی کہ غصے کے وقت پھول جاتی تھی چشمان مبارک بڑی تھیں اور سپیدی میں سرخی

قد مبارک رنگ مبارک

نکتہ ملاحظہ ہو

کے اندر

کے اندر

چشمان مبارک

ملی ہوئی تھی اور پتلیاں خوب سیاہ تھیں اور بغیر سر نہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سر نہ لگا ہوا تھا۔
 شریف بڑی تھیں خوبصورت رخسار مبارک نرم تھے پر گوشت لیکن نہ پھوسے ہوئے اور نہ دبے
 یعنی مبارک بلند تھی اور نورانی دہن مبارک بڑا تھا لیکن نہ بہت فروخ کہ دبنا ہو بلکہ مبارک
 بہت خوبصورت تھے دندان مبارک سفید چمکی تھے بوقت کلام نور آپ کے دانتوں سے بھکتا معلوم
 ہوتا تھا اور بوقت تبسم کے چمک نہ نہ بجلی کے معلوم ہوتی تھی دندان مبارک میں کشادگی تھی
 آگے کے دانتوں میں کٹری تھی چہرہ مبارک نہ لہتا تھا نہ ایسا گول نہ دبنا ہوا نہ چودھویں راس کے
 چاند کے درختان تھا بلکہ چودھویں رات کا چاند آپ کے چہرے کی خوبی کو نہیں پہنچتا تھا چنانچہ
 حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھا سو میں چاند کی طرف دیکھتا تھا اور چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا
 سو بار کہ چہرہ مبارک چاند سے زیادہ اچھا تھا تبس مبارک پھری ہوئی تھی گھنے بال سینے کو
 پر کرتے تھے گردن مبارک بہت خوبصورت تھی جیسے مورت کی گردن سانچے میں ڈھلی ہوئی
 خوب صاف و شفاف دوش مبارک پر گوشت و خوبصورت اور دونوں کندھوں میں ہاتھ تھا۔
 دست مبارک لنبے تھے جوڑا ہاتھوں کے اور کندھوں کے جوڑے قوی اور مضبوط بلکہ ہمارے بدن
 کے جوڑے ایسے ہی تھے کف دست مبارک پر گوشت و بہت کشادہ اور بہت نرم کہ کسی زیادہ حرکی
 نرمی اور کمی نرمی کو نہیں پہنچتی تھی بغلیں آپ کی سفید تھیں خوشبو اوس آتی تھی اور بال اوٹن
 تھے جیسا کہ قرطبی نے ذکر کیا ہے اور سینہ مبارک چوڑا تھا پشت مبارک گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی
 اونگھیاں دست مبارک کی لمبی اور خوشنما درمیان و نوں کندھوں کے مہر نہوت تھی اور وہ
 گوشت پارہ تھا اور بھر ہوا مانند بیضہ کو تر کے اور گرد او کے تل تھے اور بال چھوٹے چھوٹے
 اور یہ جو مشہور ہے کہ اوس میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا یا نوحۃ حیث نشئت و کانت مضمون
 سو یہ بات محدثین کے نزدیک ثابت نہیں چنانچہ ملا علی قاری نے شرح شامل میں لکھا ہے کہ
 پلو کندھوں پر اور سینے پر اور پندلیوں پر آپ کے بال تھے اور ایک ہنڈیا ایک بالون کا سینے

شریف بڑی تھیں
 خوبصورت
 رخسار مبارک

دندان مبارک

دندان مبارک

چہرہ مبارک

دش مبارک

گردن مبارک

دوش مبارک

دش مبارک

دش مبارک

دش مبارک

دش مبارک

دش مبارک

دش مبارک

دش مبارک

دش مبارک

شکم مبارک
کے ساتھ
کے ساتھ

بیان فرما رہا ہے
کہ شکم مبارک

بیان خوشبو
کے ساتھ

آبناغ تھا بہت خوشنما اور سوا اسکے بدن مبارک پر نال تھے شکم مبارک ایسا صاف شفاف نرم
تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید صاف شفاف کاغذ کے تختے تھے کیے ہیں سینہ و شکم
مبارک برابر تھا یعنی نہ شکم سینے سے اونچا تھا کہ تو نہ ہونہ نیچا دبا ہوا کہ بدناما ہو ساق مبارک ہوا
وصاف گول تھیں فی الجملہ باریکی اور میں تھی قدم مبارک کے کف پا پر گوشت تھے اور بیچ سے
خالی اور اونگھلیاں پاسے مبارک کی قوی و خوشنما اور اونگوٹھے کے پاس کی اونگھلی اونگوٹھے
سے بڑی تھی غرض کہ سب خوبی و لطافت جیسی کہ چاہیے بدن مبارک و ہر عضو میں تھی ایسی
کہ سب خوبصورتوں پر ترجیح رکھتی تھی گویا سب کا حسن آپ میں جمع کر دیا تھا بلایت خوبی
و شکل شامل حرکات و سکنات و انچہ خوبان ہمدارند تو تنہا دارنی و پسینہ شست سے بھی
آپ کو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور سر او سکا یہ ہو کہ آپ کا بدن نور تھا جیسے شمع کہ
رویشہاں اونسکا ایک ہوتا ہی اور جو چیز اس کے مقابل ہو کسی طرف ہو روشن اور نہ کشف ہو جانی
ہو اور ہر سب سے آپ کا سایہ تھا اس لیے کہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہی نہ لطیف نورانی کا گویا
جائزہ کھینچنے والے آپ کے ساتھ تھوڑے کا خوب بخت لکھا ہی اس قطعے میں قطعہ پیغمبر پادشا
سایہ و تابشک بدل یقین یافتہ یعنی کہ سر پر دوست و پیرا است کہ بر زمین یافتہ جسم مبارک
سے خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اس کے ہاتھ میں خوشبو آتی اور عرق شریف
ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیہیون نے شیشے میں کر رکھا تھا و لٹھنوں کے بجائے عطر لگا دیتی تھیں
سب خوشبویوں سے اس کی خوشبو غالب ہوتی تھی جس کو چہ میں آپ نکل جاتے اس سے خوشبو
آتی یہاں تک کہ پھر جو وہاں بھگتا خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف لے گئے ہیں آپ
جہاں قضاے حاجت کو بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی اور زمین آپ کے فضلے کو چھپا لیتی پیشاب
میں آپ کے قذارت اور بدبو تھی رات میں ایک بار برتن میں آپ نے پیشاب کیا تھا ہم امین تھے و مگر
سہ پی لیا مطلق بجانا کہ پیشاب ہی آپ کے پاس کے فرمایا کہ ترا پیٹ کبھی نہ کھینکا لہذا انھوں نے لکھا
کہ بول اور براز آپ کا جس نہ تھا چنانچہ جیسی شارح بخاری نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مذہب امام احمد حنبلہ

رحمہ اللہ کا یہی ہی خوشبو آپ کو دنیا کی چیزوں میں بہت پسند تھی اسلئے کہ آپکی بھنسن تھی اور
 بھی دنیا کی چیزوں میں آپ کو عورتیں بہت پسند تھیں اور آپ کو خدا تعالیٰ نے چالیس مرد
 کے برابر طاقت دی تھی اور بھی دنیا کی چیزوں میں آپکو اچھا کھانا پسند تھا اور وہی ہمیشہ کھا
 کہ دو چیزوں سے تو آپ نے حظ اٹھایا یعنی خوشبو اور نساء سے اور تیسری چیز یعنی طعام سے
 آپ متنع نہ ہوئے بلکہ قصداً آپ بھوکے رہتے یہاں تک کہ شکم مبارک پر پتھر باندھتے اور باوجود
 ایسے بھوکے رہنے کے مباشرت نہ سار قادر ہونا کہ ایک ات میں سبازوں ج مطہرات کے پاس
 ہو آتے تھے از قبیل معجزات ہی بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی محتاج طعام مغوی کا حصول
 طاقت میں تھا اسلئے آپ کو طویل کا روزہ رکھنا جائز تھا اور راست کو ناجائز ہی آپ نے فرمایا کہ کو
 تم میں مجھ سا ہی میں خدا تعالیٰ کے پاس ات کو رہتا ہوں خدا تعالیٰ مجھے کھلا بلا دیتا یعنی
 بسبب غذا کے روحانی کے دنیوی کھانے کی مجھے حاجت نہیں ہوتی کبھی بدن مبارک
 پر نہیں بیٹھتی تھی اس سبب کہ کبھی سجاست پر بیٹھتی ہی ایسے جسدا طہر پر کیسے بیٹھے جس جالو پر
 آپ سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے بول برا نہ کرتا آپ تمہیں مبارک سبب تمہارا ہوتا ہے
 کنوؤں کے شیریں ہو جائیگا اور کبھی ایک قطرہ اوسکا کسی طفل شیر خوارہ کے منہ میں ڈال دیتے
 ہسترا شیر مادر اوسے قوت دیتا کہ دن بھر اوسکو حاجت نہ دھ پینے کی نہوتی اور سوتے میں بچہ
 اٹکھیں آپکی بندہ ہوتیں لیکن دل آپکا بیدار رہتا تھا لہذا جو اوسوقت آپکے پاس باتیں کرتا سب
 آپ سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہیں جاتا تھا اور سوتے میں آپکا تنفس یعنی سانس لینا
 ظاہر ہوتا آپ خڑانا کبھی نہیں لیتے تھے اسلئے کہ خڑنا ایک آواز نا پسند ہو اور خدا تعالیٰ نے
 سب پسند باتوں سے آپکو منزہ کیا تھا شاہ ولی اللہ محدث نے اسی تقریر سے ہونا خڑانے کا
 بیان کیا ہی بدن مبارک اور جائزہ مبارک میں جون نہیں پڑتی تھی اور یہ جو حدیث میں آیا ہو
 گان یغلی ثقیکہ یعنی آپ اپنے کپڑوں کی جون دیکھ لیا کرتے تھے محدثین نے لکھا ہی مراد یہ ہو
 کسی اور کی جون جو آپکے کپڑوں پر چڑھ آتی تھی اوسکے دفع کر دینے لے آپ کپڑا دیکھ لیتے تھے

جان جنوں کا جو
 اون جنوں کا جو
 دینوں کا جو

اسکے پاس کا کہ کہ
 اسکا کپڑا کا کہ کہ
 اسکا کپڑا کا کہ کہ

اب دین مبارک

اور بیخون نہ لکھا ہی کہ خن خاشاک وغیرہ سے صاف کرنے کو کپڑا دیکھ لیتے تھے اور فی الواقع امکان تھا کہ ایسے جسد طہر اور نظیف اور لباس معطر و معتبر میں جون پڑیں جون تو بہت کثافت میں پیدا ہوتی ہی اور آپ کو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی اور میلہ کھیل پریشان صورت رہنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے بلکہ ایسے شخص کو آپ نے مثل شیطان فرمایا جلون کے دھونے اور کنگھی کرنے کا اور تیل چھیل لگانے کا آپ نے حکم دیا ہی لیکن مشفقہ کہ اکثر اوقات اسی میں مشغول رہے اور عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار کیا کرے

فصل دوسری اخلاق کریمہ کے بیان میں

خدا تعالیٰ نے فرمایا اِنَّكَ لَكَلِّ اَخْلُو عَظِيْمٍ بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہی جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کے خلق کو عظیم و عمدہ فرمایا خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تھے حضرت عائشہؓ نے کسی نے آپ کے اخلاق کو پوچھا ادھون نے کہا کہ کان خُلِقَهُ الْقُرْآنُ آپؐ کی تعابیر جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید میں مذکور ہیں آپؐ سب سے متصف تھے وضع آپؐ کا وہ فارسی جو ایک بارگی آپ کو دیکھتا ہیست لکھتا مگر جب شہ فی حضور سے مشرف ہوتا اور باجست کرتا آپؐ کی محبت اور سیکے دل میں آجاتی ملاقات میں تقدیم سلام کی فرماتے منتظر اس کے رہتے کہ وہ شخص سلام کرے ہر ایک سے بکشاوہ پیشانی و روئے خندان ملے کبھی آپؐ کی زبان پر فحش یا کلام درشت جاری نہوتا جو کوئی آپ کو پکارتا آپؐ فرماتے لیکن یعنی حاضر اصحاب میں کبھی پانوں پھیلا جس مجلس میں تشریف لیجاتے کہ راہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصد بالانشینی اور مد محفل کا کرتے اگر کوئی شخص آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیتا جب تک نہ چھوڑتا آپؐ چھوڑاتے کبھی کسی شخص کو اپنے اپنے ہاتھ سے نہیں مارا مگر ہمدین اور اپنی ذات کے لیے کبھی اپنے بدلہ نہیں لیا اور کسی پر غضب نہیں کرتے تھے مگر جبکہ حدود الہی سے تجاوز ہوا اور اس وقت میں خدا تعالیٰ کی واسطہ ایسا آپ کو غضب ہوتا کہ کوئی تا نہیں لاسکتا تھا بدھی عورتیں جو آپ کو اپنے کام کے لیے ساتھ لے لیتیں آپؐ ساتھ ہو لیتے اور کام کر دیتے لیکن یہودی کا آپؐ پر کچھ دین تھا بوجہ عہدہ معینہ ہنوز وعدہ منقض نہیں ہوا تھا کہ کوئی

وہابیوں نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ اس میں کچھ کمی ہے

اگے تقاضاے شدید کیا جو نہ درستی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اوس نے کہا کہ تھاک
 خاندان میں ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہے اس بات کو سن کے حضرت عمر بیتاب ہو گئے ہوس
 یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف میں نہوتا تو میں تیری گردن مارتا اس نے حضرت
 عمر سے فرمایا کہ تمہیں چاہیے تھا کہ مجھ سے بدلے لیے کہتے اور اوس سے تقاضا نرمی کے لیے
 کہتے اور سکوز جبر چاہیے تھا جاؤ اوس کا قرض ادا کرو اور بیس صاع حوض اوس سے چھلکٹنے کے
 زیادہ دو چرائے یہودی نے یہاں تک حال نہ کچھا کہ وہی وقت ایمان لایا اور کہا کہ میں نے کتب رفقہ
 میں پیغمبر آخر الزمان کی صفت میں دیکھا ہے کہ جو نہ کوئی اون سے درستی کرے وہ نرمی
 کریں مجھ اوس صفت کا امتحان منظور تھا سو دنیا ہی پایا اس نے شک و غیہ آخر الزمان میں آپ کی
 نرم خوئی یہاں تک تھی کہ خدا تعالیٰ نے اوس کی تعریف فرمائی **فَبِمَا كَرِهَتْ جَنَّةٌ مِنَ النَّارِ لَبِثَتْ**
لَهُمْ وَكُلُّ كُنْتُمْ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا تَفْضُلُوا مِنْ حَوْلِ الْكَافِرِ یعنی اس کی بڑی ہرمانی
 یہ کہ تم نرم ہوئے مسلمانوں کے لیے اور اگر تم درشت ہو ستمناں ہوئے تو بیشک پریشان
 ہو جاتے تھے اسے گرد سے برکت کے لیے سینے کے لوہڑی غلام خادم برتن پہنتے کاکچ
 درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اوس میں ڈالیں آپ اونکی خاطر سے اگرچہ جارحیہ کے
 دن ہوتے ہاتھ اونکے برتنوں میں ڈال دیتے تھے تاکہ سببِ جردی کے تکلیف ہوتی تھی مجلس
 میں اصحاب سے بے تکلف بہتے اور اصحاب ہر جنس کی باتیں جو خلافت میں نہو تھیں اگرچہ ظرافت
 کی ہوتیں آپ کی مجلس میں کرتے ایک صحابی نے آپ کی مجلس میں ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھے تو
 میرے بھتیجے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئے اور خون نے کہا کہ میں سفر کو جاتا تھا میں نے پرستش
 کے لیے سٹو کا ایک بٹ بنا یا راہ میں تو شہ ختم ہو گیا میں نے اوس بت کو ٹوڑ کے کھایا سو مجھے
 تو بت یہ نفع دیا ایسی باتیں ہنسی کی بھی مجلس شریف میں مذکور ہوتی تھیں آپ کبھی کبھی مزاح یعنی
 ہنسی کی بات اصحاب فرماتے تھے مگر سو آج کے نہیں فرماتے تھے ایک شخص نے آپ سے سواری
 مانگی آپ نے فرمایا کہ میں تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ درنگا اوس نے کہا کہ میں اونٹنی کا بچہ لے کے

حکیم بیان نامزد مقام
رفعی الہیہ

کیا کرو گھا آپنے فرمایا کروٹ اوٹنی کے سپہ نہیں ہوتے ہیں تو کسے ہوتے ہیں سو یہ بات سچی
تھی بڑہ ظرافت آپنے اس طرح فرمایا ایک شخص تھا زاہر نام گانون میں رہتا تھا گانون کی چیزیں
بطور ہڈی کے حضور اقدس میں لایا کرتا تھا اور آپ اوسے شہر کی چیزیں خرید کر دیا کرتے تھے
اور فرمایا آپنے زاہر کا بیٹا کو آٹھ سو کا حضور کو بیٹنی زاہر ہمارا گانون کا آدمی ہو اور ہم اوس
شہری ہیں یعنی گانون کی چیزیں ترکاری وغیرہ لے آتے ہیں اور ہم شہر کی چیزیں اوکو خرید
لیکن زاہر بازار میں کچھ چیز اپنی بیچ رہے تھے آپنے جا کے اوکو پس پشت سے لپٹا لیا اونہوں
نے دیکھا تھا کہنے لگے کہ کن ہو چھوڑے پھر جب اوکو معلوم ہوا کہ آپ ہیں پیٹھ اپنی بدن
سے خوب چپٹا دی پھر آپنے فرمایا کون مول لیتا ہو اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت میری تو
بہت کم ملے گی سیاہ فام تھے اور صورت اونکی اچھی تھی اس سببے اوںہوں نے یہ بات کئی کہنے
فرمایا لیکن خدا یحیٰی کے نزدیک تم کہ قیمت نہیں یعنی اسد کے نزدیک تم بیش قیمت ہو مقبول ہو
اور دیکھو مقبول خدا ہوئے کہ جناب سول اسد صلی اللہ علیہ وسلم کے محب اور مقبول تھے ایسی ہی
باتیں ملائحت کی آپ واسطے طبیعت قلوب لیس کے براہ شفقت فرمایا کرتے تھے آپ اپنے کام
اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے جیسے اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودھ دودھ لینا اور کام
گھر کا کر لینا حضرت ہنس بن مالک آپکے خادم تھے وہ کہتے ہیں دس برس میں ابکی خدمت
کری قسم ہی خدا کی کہ سفر و حضر میں جس قدر میں آپ کا کام کرتا تھا اوس سے آپ میرا کام زیادہ کرتے
اور کبھی دس برس کے عرصے میں آپنے مجھے جھڑکانہیں اور نہ ان کہا اوکھی یہ کہا کہ فلاں کام
کیون نہیں کیا یا فلاں کام کیون کیا اور سواری فرماتے تھے براہ تواضع ہر سواری پر اونٹ چھوڑ
پر خیر پھرا ز گوش پر اور اصحاب کے ساتھ کام میں شریک ہو جاتے تھے ایک سفر میں اصحاب نے ایک
بکری ذبح کی کھانیکے واسطے اور آپ میں کام تقسیم کر لیے ایک نے کہا کہ کھال صاف میں کھج
ایک نے کہا کہ گوشت میں بناؤں گا ایک نے کہا کہ میں پکاؤں گا آپنے فرمایا کہ کھڑیاں کھج
میں اوٹھاؤں گا اصحاب نے کہا کہ یہ کام بھی ہم کر لینگے آپ کا ہیکو بھیت کریں آپنے فرمایا

سزاوارتہ کا بیان

کہ خدا تعالیٰ ناپسند کرتا ہی اس بات کو کہ آدمی اپنے رفیقین میں ممتاز ہو کے بیٹھے اور کام میں ایک
 نہوار آپ جا کے لکڑیاں اوٹھا لائے مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ جب آپکو مسجد کو تشریف لاتے
 دیکھتے اصحاب بیٹھے رہتے کھڑے نہوتے اس سبب کہ جانتے تھے کہ آپکو یہ بات ناپسند ہی تھی
 بنظر شفقت باین خیال کہ برابر کھڑے ہونے میں کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہو لوگوں کو تکلیف ہوگی
 اجازت دے رکھی تھی کہ کھڑے نہوار کرین صحابہ مقتضائے لگاؤ و مفاہیہ کا بندوبست
 اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھڑا ہونا تعظیم کے لیے منع ہے اور حدیثوں سے جواز قیام کا واسطہ
 شخص معظم کے براہ و محبت تعظیم ثابت ہوتا ہی امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن
 میں اس مسئلے کو لکھا ہے اور ایک رسالہ بالخصوص اس مسئلے کے بیان میں انھوں نے علیحدہ تصنیف کیا ہے
 اور احادیث سے بلائ کو یہ جواز قیام کو ثابت کیا ہے آپ مسکتوٰں بہت محبت رکھتے ہر غریب اور
 امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف اور عورت کی توقیر کرتے، صحبت میں ہر ایک
 سے معاملہ کرتے اپنے اصحاب کو بہت دوست رکھتے تھے جو یہ ہو تا وہی عیادت بہ شرف لیتے
 اور غمزدہ کے گھر و ہسپتال پر سب کچھ تشریف لیا جاتے جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتے اور اکثر اوس مبارک درویشوں
 اوسہی قدر یا اوس سے زیادہ اور شہت آپ کی اکثر تقدیر و ہوتی اور ایک مجلس میں سو سو بار استغفار کرتے اور
 نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ چھوٹا اور باین کثرت نماز پڑھتے اور سجدہ میں قیام کرتے کہ ہاتھ مبارک اور دم
 لوگوں نے عرض کیا آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں
 معاف کر دیں ہیں آپ نے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ مَعْبُودًا شَکُوْرًا یعنی جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہی
 مہربانی کی ہے تو کیا میں بندہ شکر گزار نہ ہوں اور شکر اوس مالک کی نوازش کا ادا نہ کروں آپ جو
 ہنستے تھے تو تقسیم فرماتے تھے کبھی آواز سے نہیں ہنستے تھے اور کلام اس طرح فرماتے تھے کہ
 سامع اچھی طرح سمجھ لے اکثر کلام کو واسطے تقسیم سامع کے تین بار کر فرماتے اور ہر ایک سے اوس قسم
 کے موافق کلام کرتے اور اسد جل جلالہ نے آپکو جوامع الکلم عنایت فرمائے تھے یعنی ایسا کلام کہ عبارت
 تھوڑی ہو اور معنی بہت ہوں جیسے لَا تَمْنَأْ اَلْاَعْمَالُ بِاللَّيَالِیَاتِ سب عمل موافق نیت کے ہیں جیسی

نیت ہو ویسا ہی عمل کا پھل ملے اس حدیث صمدہا مسائل دینی و دنیوی ثابت ہوتے ہیں اور علمائے حق
 اور فقہانے ایک فقرہ کی شرح میں لکھا ہو یا کہ حسن المسلمین ترکہ مکالا یعنی نہ کسی آدمی
 کی خوبی اسلام میں سے یہ بات ہو کہ جس بات میں کچھ فائدہ نہ ہو مگر سیدہ حدیث بھی صمدہا امور دینی و دنیوی
 میں کارآمد ہو اسی طرح اور بہت سی حدیثیں ہیں شجاعت اور سخاوت میں آپ سب سے غالب تھے شجاعت
 کا یہ حال تھا کہ جنگ حنین میں جب وقت لشکر کو ابتدا میں نہایت ہوئی تھی آپ نے بغلہ بٹھاکر جو کھانا نام لدا ل تھا
 لکے بڑھایا اور رجز پڑھتے تھے انا اللہ بیک لا ککوب انا ابن عبد المطلب میں نبی ہوں چھوٹے
 نہیں میں پیغمبر المطلب کا اور صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی میں ہوتی تھی آپ وہیں
 تشریف رکھتے اور ہم لوگ جا کے آپ کی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سائل کے جواب
 میں لائیں فرماتے تھے حتی الوح او ملھا مطلب پورا کرتے تھے اور جو نہ سکتا تو نرمی و خوش اخلاقی جزا
 دیتے اور اہل طرح خرچ کرنے کے فقر و ناداری سے ڈرتے حتی کہ بعض کفار جسے صفوان بن امیہ سب آپ کی
 سخاوت کے ان ہو گئے اوس کے حق میں آپ کی سخاوت ہی ہجرہ ہو گئی صفوان نے کہا کہ خبر نبی سے اسی سخاوت
 ممکن میں لکھتے و ات میں فروتنی اور تواضع فرماتے کھانے پینے میں نشست غریب کی طرح رکھتے تکیہ
 لگھ کے کھاتے اور فرماتے میں بندہ ہوں بندوں کی طرح کھاتا ہوں اور کھاتے کو کبھی برا نہ کہتے
 ہوتا کھالیتے نہیں اور ٹھادیتے دو دھند اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے کتے کا گوشت
 آپ کو بہت پسند تھا مرغی کا گوشت بھی آپ نے کھایا ہو جسم اللہ کر کے کھاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع
 کرتے اور سید ہاتھ سے کھانا کھاتے مگر استنجایا نہ کھاٹنے میں ایسے کام یا نین ہاتھ سے کرتے
 جن چیز میں بوسے برائے جیسا کچا لسن یا کچی پیاز اور سکوٹھاتے اور ناپسند فرماتے سواک کو بہت
 رکھتے اس سبب کہ باعث ہی صفائی اور نظافت کا سواری میں آپ کو گھوڑا بہت پسند تھا دست
 مبارک گھوڑے کی پیشانی پر پھیرتے اور آپ نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی سے برکت بندھتی ہے

فصل تیسری معجزات کے بیان میں

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو جو معجزے

میں سے بہت سے
 معجزات کے بیان میں

پیشانی کی طرف
 سے اللہ جل جلالہ

میں سے بہت سے
 معجزات کے بیان میں
 جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو جو معجزے

ہو غیر کوٹے تھے آپ کو سب اور علمائے محدثین اور اہل اہل بیت نے ہجرات آپ کے بقدر اپنے علم کے لئے بیعت
 نے صرف ہجرات کے ہی بیان میں کتاب لکھی جو جیسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبریٰ تصنیف کی اگلا
 راقم الحروف نے کتاب نہیں دیکھی لیکن میں نے اہل علم سے سنا کہ ایک ہزار سترے اوس میں مندرج ہیں اور محنت
 ست ہزار علمائے محدثین نے لکھا ہو کہ تین ہزار ہجرت آپ سے صادر ہوئے فقیر نے بھی سارا الکلام امین فی
 آیات رحمة للعالمین صرف ہجرات عالیہ کے بیان میں تصنیف کیا ہو اور التمام کر کے وہی ہجرات مندرج
 کیے ہیں جو روایات مستبرکہ کتب حدیث میں وارد ہیں اور تین سو معجزے اوس میں درج ہیں اور برکت
 آیہ کریمہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ایسی تمہید اور تقریر و ترتیب ندارد اوس سالے کی کوئی
 ہو کہ مقبول طبع جلد اہل علم و دین ہو خدا تعالیٰ اور اوس کے حبیبؐ بھی مقبول فرمایا ہو مطاوعی حالات
 اس کتاب میں بہت معجزات مذکور ہو چکے ہیں اس لیے کہ معجزات کی ایسی کثرت تھی کہ کم کوئی معاملہ کیا
 معجزات کے خالی ہوتا تھا اس مقام میں چنانچہ معجزات شریفہ لکھے جاتے ہیں معجزہ شریفہ عہدہ عرب
 معجزات قرآن مجید ہو کہ ایسا معجزہ اور کسی پیغمبر کو عنایت نہیں ہوا نسب انبیاء کے معجزات الیقوت
 میں ظاہر ہو کے معدوم ہو جاتے تھے اور یہ معجزہ آپ کا اب تک کہ ابتداء نزول سے بارہ سو اٹھتر برس
 ہوئے باقی ہو اور قیامت تک ماقی رہیگا فصحاے عرب کہ فصاحت و بلاغت میں بعدیل تھے اور
 فی البدیہ قصیدہ طویلہ اور نثر سبع طویل بے تکلف کہہ دیا کرتے تھے اوس کے مقابلے سے عاجز رہے
 اپنے برملا اودن سے کہا فَاَتُوا السُّورَةَ مِّنْ مِّثْلِهِ ۖ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِ دُونِ
 اللّٰهِ لَا رُبَّكَ صَادِقِينَ ۝ لَا تَمَّ كُوفَى سورت قرآن کیسی اور بلا کو اپنے مردگاروں کو
 سو اٹھتر برس سے ہو وہ برابر سورہ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكِتَابَ وَالْفَرَاشَ کے کسب ورتو میں چھوٹی ہو
 نہ بنا سکے اور آج تک دشمنان دین کہ فکر میں تخریب اسلام کی ہمیشہ رہتے ہیں اس بات پر قادر نہ ہوئے
 اور قرآن شریف بہت سی پیشین گوئیوں پر مشتمل ہو کہ آئندہ خبر جیسی ہی تھی ویسا ظہور میں آیا
 مثلاً قبل زمان ہجرت فارسیوں اور رومیوں میں ایک زمین متصل عرب پر لڑائی ہوئی اور فارسی
 غالب آئے مکے کے کفار خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ فارسی اہل کتاب نہیں ہیں وہ غالب آئے

حجۃ

پیشین گوئی اہل بیت
 قرآن مجید

رومیوں پر جو اہل کتاب ہیں اسی طرح ہم کہ اہل کتاب نہیں ہجرت جنگ محمدیوں پر کہ اہل کتاب
ہیں غالب آئیں گے اور امداد جل جلالہ ابتدا سورہ روم میں خبر دی کہ فی الحال تو فارسیوں
پر غالب آئے ہیں مگر پھر رومی فارسیوں پر غالب آجاویں گے چند سال میں نو برس کے اندر رومیوں
اور سکے واقع ہوا اور جس روز کہ مسلمانوں کی فتح کھنڈ پر دربر میں ہوئی اوسی دن فارسیوں پر
رومی غالب آئے اور امداد جل جلالہ نے اوسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا اور
اوس آیت میں ایک اور پیشین گوئی کا بھی ظہور ہوا اوس آیت میں ہی یوسف علیہ السلام کی تفسیر صحیح اللہ
بنصرہ اللہ علیہ اوس دن خوش ہو گئے مسلمان اللہ کی مدد سے مطابق اوسکے بھی واقع ہوا کہ
جسدن دمی فارسیوں پر غالب آئے اوسی دن کہ روز بدر تھا مسلمانوں کی بھی مدد ہوئی
خدا تعالیٰ کی جانب سے کہ خوش ہوئے فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لیے نازل ہوئے اوسے عظیم
کہ یوحنا بن القویہ عظیم ہووے مسلمانوں کو حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر
دی کہ یوحنا کی مدد کی کبھی کسی لڑائی میں مسلمانوں پر غالب نہوں گے اور مطابق اوسکے واقع ہوا
کہ یوحنا قریظہ اور یحییٰ نصیر اور یحییٰ قتیق اور غیر والے سب کے سب لڑائی میں غالب
ہوئے کسی نے مسلمانوں پر غلبہ نہیں پایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خبر دی کہ صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت بر شدہ ملے گی اور اوسکے دین کو اوسکے وقت میں بوقت
و شوکت ہوگی مطابق اوسکے چار بار با صفا خلیفہ رہند ہوئے اور دین اسلام کی اوسکے وقت
میں بڑی قوت ہوئی اسی طرح اور بھی پیشین گوئیاں قرآن مجید میں ہیں کہ کتب تفسیر وغیرہ میں
بذکر ہیں اور رسالہ الکلام امین میں بھی فی الجملہ تفصیل مذکور ہوئی ہیں مجتہدین صریح بخاری اور
مسلم میں ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ملک حجاز میں ایک آل
آئے گی کہ اوسکی روشنی سے شہر ہجر کی پہاڑیاں جگمگاناں اہل ہجرت روشن ہوں گی
سو شہر ہجری میں متصل مدینہ طیبہ کے ایک آگ بھڑکے شہر کے زمین سے نکلی اور ایک مدت تک
رہی پھر معدوم ہو گئی تفصیل سے حال اوس آل کا حال لایعجاز فی الاعجاز بتار الحجاز میں کہ اوسی

خبر فاطمہ زکریا فرماتے ہیں
نہ ہجرت ان کا دین الود
کہ میں ہجرت کرتے ہیں

پیشین گوئی قرآن مجید

پیشین گوئی قرآن مجید

پیشین گوئی قرآن مجید

پیشین گوئی قرآن مجید

پیشین گوئی قرآن مجید

پیشین گوئی قرآن مجید

زمانہ ظہور میں قطب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ تصنیف کی ہوئی اور تاریخ خلاصۃ الوفا با خیال
 دالمصطفیٰ میں کہ سید سمنودی کی تصنیف ہوئی اور جذبات القلوب الی دایر المحبوب تصنیف شیخ عبدالحق
 دہلوی میں مذکور ہوئی اور الکلام المبین میں بھی احوال و سکا فی الجملہ مسترح ہوئے معجزہ
 سنن ابو داؤد میں ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل قیامت کے چڑھ کر مسلمانوں کے ایک
 شہر کو کہ مسلمانوں نے آباد کیا ہوگا اور اس کے بیچ میں جلد ہوگا گھیر گئے اور مسلمان ہاں کے تین
 قسم ہو جائیں گے بعضے بادشاہ ترک کی پناہ میں آجائیں گے وہ ہلاک ہو گئے اور بعضے اپنا
 مال اسباب اور عیال اطفال لیکے بھاگیں گے وہ بھی ہلاک ہو گئے اور بعضے ہتھیار لے گئے اور
 لڑ گئے وہ شہید ہو گئے انتہی مطابق اس کے واقع ہوا کہ ترکان تتاری نے شہر بغداد کو کہ بیچ میں
 اس کے جلد ہی محمد مستقیم باسد خلیفہ عباسی میں لگے گھیرا اور خلیفہ بغداد اور قاضی وغیرہ پناہ چاہنے
 بادشاہ اترک کے پاس حاضر ہوئے اس ظالم نے جب بغداد سے کوچ کیا دوسری ہتھیار لے کر انہیں اون
 سب کو قتل کیا اور کچھ لوگ مع عیال اطفال بھاگ گئے وہ بھی مار گئے اور تباہ ہوئے اور ایک
 جماعت نے جہاد کیا اور کچھ چہرہ گلگونہ شہادت رن گئیں ہوا معجزہ عمار بن یاسر کے لیے اپنے
 فرمایا کہ گردہ باغیوں کا انھیں قتل کر لیا مطابق اس کے واقع ہوا کہ وہ حضرت علی کے ساتھ تھے تو
 لشکر معاویہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئے معجزہ اپنے خبر دی تھی کہ حضرت عثمان غنی
 میں شہید ہو گئے مطابق اس کے واقع ہوا معجزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنے
 شہادت کی خبر دی تھی کہ قاتل اونکا سر میں تلوار مار لیا اور اڑھی پر خون بہا گیا مطابق اس کے ہوا
 معجزہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق میں اپنے فرمایا تھا کہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ
 مسلمانوں کے دو بڑے گرد ہوں میں صلح کروا لیا مطابق اس کے ہوا کہ حضرت امام حسن نے حضرت معاویہ
 صلح کر لی معجزہ حضرت امام حسین کے لیے اپنے خبر دی کہ ولایت میں شہید ہو گئے مطابق اس کے ہوا
 معجزہ فتح بیت المقدس کی اپنے خبر دی تھی سو حضرت عمر کے وقت میں فتح ہوا معجزہ
 اپنے خبر دی تھی کہ سفید محل سری میں جو خزانہ ہو مسلمانوں پر تقسیم ہوگا مطابق اس کے محمد حضرت عمر

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

معجزہ

تھا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ شہر مدائن میں اس اہمیت پر درجہ بادشاہ فارس کو فتح کیا اور محل سفید کا خزانہ
 کہ اسی شہر میں تھا مسلمانوں کے ہاتھ آیا معجزہؓ خارجہ کے ظہور اور ہونے ذوالندہ کی آمد میں
 اور ان کے مقتول ہونے کی ہاتھ اشخاص اہل حق سے اپنے خردی تھی مطابق اس کے عند حضرت علیؓ میں
 واقع ہوا کہ خارجیوں نے مجاہد کیا عبد اللہ بن مہربان کا سر اڑا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شکر
 اور نیکوئی کے انہیں قتل کیا حضرت ابو سعید خدریؓ راوی اس حدیث کے ساتھ تھے اور
 ذوالندہ کہ اس کا ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے تھا جیسا کہ آپؐ نے فرما دیا تھا خارجیوں میں پانچ
 معجزہؓ ہاضیوں کے پیدا ہونے کی آپؐ نے خبر دی تھی اور فرمایا کہ وہ لوگ سلف کو ہرا کہیں گے
 اور حضرت علیؓ کو بہت بڑھا دیں گے مطابق اس کے ہوا کہ حضرت علیؓ کے وقت میں باعوا عبد اللہ بن سبا
 فخر و فضل پیدا ہوا معجزہؓ حضرت عمرؓ کی نسبت آپؐ نے خبر دی تھی کہ فتنہ اور فساد اس کے سبب سے
 بند رہا جس کا انتظام اس کے عند خلافت تک خوب ہیگا مطابق اس کے ہوا معجزہؓ
 آپؐ نے فرمایا تھی کہ ان گن بادشاہ فارس کے سراقہ بن مالک کے ہاتھوں میں پہنائے جاویں گے مطابق
 اس کے حضرت عمرؓ کے عند میں ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے غنائم فارس میں کنگن نئے درجہ
 بادشاہ کے بھیجے تھے حضرت عمرؓ نے سراقہ کے ہاتھوں میں پہنائے اتنے بڑے تھے کہ سراقہ کے
 کندھوں تک پہنچے ف ہاتھوں کو اس مقام میں یہ شبہ ہوتا ہی کہ کنگن سونے کے تھے اور
 پہننا مردوں کو مطلقاً حرام ہی بالخصوص سونے کا پھر حضرت سراقہؓ نے وہ کنگن کسے پہنے اور حضرت
 کیسے پہنائے سو جواب یہ ہی کہ سراقہؓ ان کنگن کو پہنے نہیں سہے بلکہ حضرت عمرؓ نے واسطے ہاتھوں
 خبر آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھوں میں ڈال دیے تھے پھر سراقہؓ نے اوتار ڈالے
 معجزہؓ آپؐ نے خبر دی تھی کہ مصر فتح ہوگا اور ابو ذرؓ سے فرمایا تھا کہ مصر میں تم دفن آدمیوں
 کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھکڑتے دیکھو گے تب وہاں سے چلے آؤ مطابق اس کے واقع ہوا کہ حضرت
 کے وقت میں مصر فتوح ہوا اور حضرت ابو ذرؓ نے ایک دن عبد الرحمن بن شہر حلیل بن حسنہ اور
 ربیعہ اس کے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھکڑتے دیکھا اور وہاں سے چلے آئے معجزہؓ

معجزہ
 ذوالندہ کی آمد میں
 خارجیوں کے مقتول ہونے کی
 ہاتھ اشخاص اہل حق سے
 اپنے خردی تھی مطابق اس کے
 عند حضرت علیؓ میں
 واقع ہوا کہ خارجیوں نے
 مجاہد کیا عبد اللہ بن مہربان
 کا سر اڑا تھا اور حضرت علیؓ
 رضی اللہ عنہ نے شکر اور نیکوئی
 کے انہیں قتل کیا حضرت ابو
 سعید خدریؓ راوی اس حدیث کے
 ساتھ تھے اور ذوالندہ کہ اس کا
 ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے
 تھا جیسا کہ آپؐ نے فرمایا تھا
 خارجیوں میں پانچ معجزہؓ
 ہاضیوں کے پیدا ہونے کی
 آپؐ نے خبر دی تھی اور فرمایا
 کہ وہ لوگ سلف کو ہرا کہیں گے
 اور حضرت علیؓ کو بہت بڑھا
 دیں گے مطابق اس کے ہوا کہ
 حضرت علیؓ کے وقت میں باعوا
 عبد اللہ بن سبا فخر و فضل
 پیدا ہوا معجزہؓ حضرت عمرؓ
 کی نسبت آپؐ نے خبر دی تھی
 کہ فتنہ اور فساد اس کے سبب
 سے بند رہا جس کا انتظام
 اس کے عند خلافت تک خوب
 ہیگا مطابق اس کے ہوا
 معجزہؓ آپؐ نے فرمایا تھی
 کہ ان گن بادشاہ فارس کے
 سراقہ بن مالک کے ہاتھوں
 میں پہنائے جاویں گے مطابق
 اس کے حضرت عمرؓ کے عند
 میں ہوا کہ حضرت سعد بن
 ابی وقاصؓ نے غنائم فارس
 میں کنگن نئے درجہ بادشاہ
 کے بھیجے تھے حضرت عمرؓ
 نے سراقہ کے ہاتھوں میں
 پہنائے اتنے بڑے تھے کہ
 سراقہ کے کندھوں تک
 پہنچے ف ہاتھوں کو اس
 مقام میں یہ شبہ ہوتا ہی
 کہ کنگن سونے کے تھے اور
 پہننا مردوں کو مطلقاً
 حرام ہی بالخصوص سونے
 کا پھر حضرت سراقہؓ نے
 وہ کنگن کسے پہنے اور
 حضرت کیسے پہنائے سو
 جواب یہ ہی کہ سراقہؓ
 ان کنگن کو پہنے نہیں
 سہے بلکہ حضرت عمرؓ
 نے واسطے ہاتھوں
 خبر آنحضرتؐ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے
 سراقہ کے ہاتھوں میں
 ڈال دیے تھے پھر
 سراقہؓ نے اوتار ڈالے
 معجزہؓ آپؐ نے خبر
 دی تھی کہ مصر فتح
 ہوگا اور ابو ذرؓ سے
 فرمایا تھا کہ مصر میں
 تم دفن آدمیوں کو ایک
 اینٹ کی جگہ پر جھکڑتے
 دیکھو گے تب وہاں سے
 چلے آؤ مطابق اس کے
 واقع ہوا کہ حضرت
 کے وقت میں مصر فتوح
 ہوا اور حضرت ابو ذرؓ
 نے ایک دن عبد الرحمن
 بن شہر حلیل بن حسنہ
 اور ربیعہ اس کے بھائی
 کو ایک اینٹ کی جگہ پر
 جھکڑتے دیکھا اور وہاں
 سے چلے آئے معجزہؓ

معجزہ

معجزہ

حضرت عمرؓ کے لیے آپ نے فرمایا تھا کہ شہید ہو گئے مطابق اوسکے ہوا ابو لولو مجوسی کے ہاتھ سے کہ نماز پڑھتے صبح کی وقت اوس نے زخمی کیا شہید ہوئے **معجزہ ۱۸** عدی بن حاتم سے اپنے فرمایا تھا کہ ملک عرب میں سب انتظام اسلام کے ایسا امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھو گے ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہوئے حیرہ سے حج کے لیے آئیگی اودکچھ خوف و سکوس کا خدا کے کسی کانہوگا مطابق اوسکے ہوا اور عدی بن حاتم نے زن شتر سوار کو کہ تنہا حیرہ سے حج کے لیے آئی تھی دیکھا **معجزہ ۱۹** اپنے خبر دی تھی کہ احبار الزیت پر کہ تھرہ میں ایک طرف کے چکنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اون میں تیل چڑھا ہو خون بھیگا مطابق اوسکے محمد زید بلیدین واقعہ حرہ و این دفع ہوا وہیے کے لوگ زید سے مخرف ہو گئے اور اوسکے حاکم اور سب ہی اسے کو درینے سے نکال دیا تب زید نے مسرت بن عقبہ کو ایک بڑا شکر خوار لیکر دینے پر بھیجا اور اسے جا کے بڑی خوریزی کی اور نہایت ظلم کیا خون احبار الزیت پر بہا کر کہتے ہیں بچہ نبی بن علی ہوئی کہ ایسی ہی جگہ پر لڑائی ہوئی تھی لہذا واقعہ حرہ اوسکا نام ہوا **معجزہ ۲۰** اپنے خبر دی کہ میری اس کے لوگ دریا سے شور میں جہاز پر سوار ہو کر ہمد کرینگے اور اہم حرام منت ملان میں ہو گئی مطابق اوسکے محمد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا کہ باہر حضرت معاویہ دریا میں جہاز ہوا اور اہم حرام بھی وہاں تھیں بلکہ سواری کے اوپر سے گر کے پھرتے وقت **معجزہ ۲۱** اپنے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات میں سے پہلے وہ آپؐ ملتی ہو گئی جنکے ہاتھ لنبے ہونے یعنی بعد آپؐ کے ازواج مطہرات میں سے پہلے وفات اون بی بی کی ہو گئی جو بہت سخی تھیں میں زیادہ لنبے ہاتھ والی کنایہ بوزیادہ سخی پہلے ازواج مطہرات یعنی حقیقی تھیں تھیں لگین لکڑی سے آپس میں ہاتھ ناپنے پھر جب حضرت زینبؓ سے پہلے انتقال ہوا تب بھی کہ مر اونیے ہاتھ ہونے سے سخاوت تھی اس لیے کہ سب بیویوں میں زیادہ وہی سخی تھیں **معجزہ ۲۲** حضرت ثابت بن بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ کی نسبت آپؐ خبر دی تھی کہ اونکی موت بشہادت ہو گئی مطابق اوسکے واقع ہوا کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے **معجزہ ۲۳** ایام منامین کفار مکہ ابو جہل وغیرہ

معجزہ ۱۸
عدی بن حاتم سے
معجزہ ۱۹
اپنے خبر دی تھی
معجزہ ۲۰
اپنے خبر دی
معجزہ ۲۱
اپنے خبر دی
معجزہ ۲۲
حضرت ثابت بن بن شماس
معجزہ ۲۳
ایام منامین کفار مکہ ابو جہل وغیرہ

معجزہ ۱۸

معجزہ ۲۱

معجزہ ۲۲
ذکر شوق القمر

آپسے درخواست کی کہ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا اور
 ٹکڑے اسے فریق سے ہو گئے کہ جبل حرا دونوں کے درمیان میں نظر آتا تھا آپ نے پکار کر کے کہا اے
 لوگوں کے گواہ رہو سب اس معجزے کو مشاہدہ کیا لیکن سب شقاوت ازلی کے ایمان لائے بلکہ کہنے لگے
 کہ یہ جادو ہی کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہی اور اپنے مشاہدے کو یہ ٹھہرایا کہ نگاہوں پر ہماری جادو کیا کہ
 ہمیں ایسا نظر آیا یعنی نظر بندی کی اس معجزے کا کلام اللہ میں بھی ذکر ہوا **قَالَ رَبِّ السَّامِیَّةِ**
وَالنَّشِیْقِ الْقَمَرِ وَلَئِنْ یُرِوْا آیَۃً لَّیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا قریباً
 قیامت اور وہ ٹکڑا گیا چاند اور اگر دیکھتے ہیں کوئی معجزہ منہ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں
 جادو ہی کہ ہمیشہ سے چلا آتا ہی اور احادیث کی آیات متواترہ سے بھی یہ معجزہ ثابت ہو
 بکفار نے باہم یہ کہا کہ اگر نظر بندی ہی تو باہر کے لوگوں کو ایسا معلوم ہوا ہو گا دور کے
 شہر میں **وَلَیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا لَیَعْرِضُوْا** اہل
 الباقیہ ایہ معجزہ ہوتا ہی اور ہم نے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا اس معجزے پر بے دینوں نے
 دو اعتراض کیے ہیں ایک یہ کہ چاند اور سورج اور سب جہرام علویہ میں خرق و التیام نہیں
 ہوتا سو یہ اعتراض محض بیہودہ ہے اہل ملت یعنی اہل اسلام اور یہود اور نصاریٰ ہرگز اس
 بات کے قائل نہیں اور حکماء میں صرف مشائخ اس بات کے قائل ہیں سو کوئی دلیل نسبت
 پر کہ چاند اور سورج اور ہر ستارہ قابل خرق و التیام نہیں قائم نہیں کی چنانچہ صدر شیرازی نے
 شرح ہدایۃ الحکماء میں کہ مشہور بصدرایہ سب بات کو دو مقام پر لکھا ہی اور حکماء کے
 کہ بروضع فیما غورس اثرائی ہیأت کو قائم کیا ہی بھی ثابت کیا ہی کہ سب ستارے مثل زمین کے
 قابل خرق و التیام ہیں دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو بلاد دور دست کے لوگ بھی اسے دیکھتے
 اور اعلیٰ تواریخ میں بھی مندرج ہوتا سو اس کا یہ جواب ہی کہ بلاد دور دست کے لوگوں سے بوقت
 وقوع جو اہل مکہ نے دریافت کیا سب نے مشاہدہ بیان کیا اور تواریخ فضلی میں مشاہدہ کرتا ہے
 کے ایک اہل کا اپنے محل سے چاند کا شوق ہونا اور اپنے پنڈتوں کے بتانے سے دریافت کرنا

کہ یہ معجزہ پیغمبر آخر الزمان کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایٹمی بھیجنے اور سلطان بنے
 مسی بعد اللہ ہونا مذکور ہو اور سہل الخرقین میں بھی قصہ مذکور ہو اور لکھا ہے کہ وہ شہر دھار کا راجہ
 تھا اور کناڑ شہر پر اس کی قبر ہو اور ہستیری جگہ اور سوقت دن ہوگا جیسا کہ قواعد ہیئت سے ثابت ہوا
 اور ہستیری جگہ چاند پر تین یا اربعین چھپا ہوگا ایسی جگہوں کے لوگ چاند کے حال پر اس وقت
 کیسے مطلع ہوتے قطع نظر ازین رات کو لوگوں کی عادت ہی مسقف مکان میں بیٹھتے ہیں پہلوی
 کی نظر چاند پر نہیں ہوتی اور مثل کسوف اور خسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار تھا اور پھر وہ پھر
 اس امر کو نہیں ہوا تھا پس اکثرہ شخص اس کا مطلع منہونا اور اپنی تواریخ میں لکھنا موجب تعجب نہیں
 تو اسے متداول یہود نصاری میں حضرت یوشع کے لیے آفتاب کا ٹھہر جانا مذکور ہو اور سکواور
 بلاد کے لوگوں نے نہیں دیکھا اور نہ اپنی تواریخ میں کسی نے درج کیا حال آنکہ وہ قصہ دن کا تھا
 پس جس طرح بسبب عدم اندراج کے تواریخ دیگر افعیم میں اس قصہ کی تکذیب لازم نہیں آتی
 اس قصہ کی کہ رات کا تھا بطریق اولیٰ تکذیب نہیں ہو سکتی رسالہ الکلام المبین میں راقم نے اس
 مقام کو زیادہ تفصیل سے لکھا ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ایک سالہ خاص اسی اعتراض
 کے جواب میں بہت اچھا جواب ہے۔ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر میں ایک دن حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کے زانو پر ٹکیہ لگائے سوتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر کی تین چوتھی
 تھی اور آفتاب غروب ہو گیا تھا آپ جگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری نماز عصر کی
 فوت ہو گئی آپ نے دعا مانگی آفتاب پھر آیا اور دھوپ دسکی پہاڑ پر پڑی حضرت علی نے نماز عصر کی
 پڑھ لی ف یہ معجزہ بھی محققین محدثین کے نزدیک طرق معتبرہ سے ثابت ہے۔ معجزہ حضرت ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ کی ماونیکے پاس مسنے میں آئی اونھوں نے اس سے اسلام لانے کو کہا اس نے انکار کیا
 اور جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑا کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا ہو اور روتے ہوئے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور حال عرض کیا اور آپ دعا اپنی ما کے ہدایت کی چاہی آپ
 فرمایا اللہم اھدنا ما آتی ہر حصر قایا اللہ ہدایت کرا بی ہریرہ کی ما کو بعد اسکے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

معجزہ پیغمبر

معجزہ پیغمبر

گھر کو گئے دیکھا کہ کواڑ بند تھے اور پانی گرنے کی آواز جیسے کوئی نہاتا ہوا آتی تھی ابوہریرہ نے کواڑ
 کھلوائے اور غلی نے مائے کماٹھہ وجہ نہا چکین حضرت ابوہریرہ کو بلایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اَلَهَ
 اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابوہریرہ نہایت خوش ہوئے یہاں تک کہ بسبب خوشی
 کے انھیں رونایا اکثر نشست خوشی میں بھی رونا آجاتا ہی سورتے ہوئے حضور اقدس میں حاضر ہوئے
 اور اپنی ٹانگے اسلام کا حال عرض کیا سبحان اللہ کیا تعریف ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ یا ابوہریرہ
 کی ایسی کافروں شریفی لہنا تھی یا آپ کے دعا مانگے ہی جھٹ پٹ نہا کے معلمان ہو گئیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
 اَشْرَفِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرِيْلِكَ وَصَفِيْلِكَ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ **معجزہ ۲۵** جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے تھوڑے چھوہاروں میں عسے برکت کی اور
 فرمایا کہ اپنے توشہ دان میں ڈال رکھو ان چھوہاروں میں ایسی برکت ہوتی کہ حضرت ابوہریرہ
 قریش سے برسے ہمیشہ اوس میں سے خرچ کرتے رہے اور منوں چھوہارے اللہ کی راہ میں دیے
 اور وہ کم نہوئے بروز شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وہ توشہ دان کھو گیا حضرت ابوہریرہ
 رضی اللہ عنہ کو برا بھلا ہو اشعر او بھکا اس باب میں مشہور ہے **شعر** لِلنَّائِسِ هَهْوَ وَارِي فِي الْوَحْمِ
 هَمَّائِي فَقَدْ مَجَّارِي قَتْلُ الشَّيْخِ عُمَانِ یعنی لوگوں کو ایک غم ہوا اور مجھے راج دو
 غم ہیں ایک گم ہو جانا توشہ دان کا دوسرا مقول ہونا حضرت عثمان کا **معجزہ ۲۶** سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ
 کی جنگ خیبر میں پندلی میں ایسا زخم آیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچ سکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اپنا دست مبارک پھیر دیا فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا لگا ہی تھا **معجزہ ۲۷** قتادہ بن
 النعمان مبنی اللہ عنہ کی ایک غزوے میں بسبب زخم کے آنکھ نکل کر رخسارے پر پڑ آئی جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے آنکھ کو اوٹکی جگہ پر رکھ دیا فوراً اچھی ہو گئی دوسری آنکھ
 سے اوس میں بادہ روشنی تھی ف یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہ رضی اللہ عنہ میں وکافا خرتھا
 عمر بن العزیز خلیفہ عمرہ اللہ علیہ کی ملاقات کو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے گئے اور انھوں نے یہ اشعار پڑھے نظم
 اَنَا ابْنُ الَّذِي سَأَلْتُ عَلَى الْخَدِّ عَيْنَهُ قُرْءَاتُ بَكْفِ الْمُصْطَفَى اَيْ كَمَا رَدَّ

معجزہ ۲۵

معجزہ ۲۶

معجزہ ۲۷

صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اصحاب بیٹھے دیکھا لوگو! چاکہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ غنیمت
 ہیں اور جتنے جگہ آپ کے کہنا کہ میں تم پر ایمان لاؤں گا جب تک یہ سو سارا ایمان لا لیا گیا اور سو سارا
 آپ کے سامنے ڈال دیا اوس سو سارے ہزار فصیح حسب سوال آپ کے خدا تعالیٰ کی خدائی اور آپ کی
 غنیمت کو بیان کیا وہ اعرابی اوسی وقت ایمان لایا اور نجاکتے یہ حال اپنی قوم سے کہا وہ حبشے اور
 مسلمان ہونے پر مجبور ہوئے ^{۲۳} صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں
 آپ نے میدان میں قصابے حاجت کا قصد کیا وہاں کچھ اڑتھی دو درخت اوس میدان میں الگ
 الگ دو نظر پڑے آپ ایک درخت کے پاس نشتر لین گئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑ کر آپ نے
 فرمایا کہ میرا تاجدار ہو جا تجھ خدا وہ درخت آپ کے ساتھ اس طرح ہوا جیسے اونٹ اپنی مہار کو پکڑ
 کے ساتھ ہو لیتا ہی آپ اوسکو اوس جگہ ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا تھا دو دونوں درختوں میں
 اور دوسرے درخت کو بھی اوسی طرح شاخ پکڑ کر لے آئے اور دونوں درختوں سے آپ نے
 فرمایا کہ مجھ کو دونوں مل گئے آپ اونکی آڑ میں قصابے حاجت کے فراغت حاصل کی حضرت جابر
 کہتے ہیں کہ میرا خیال اور طرف تھا پھر میں نے دیکھا کہ آپ تشریف لاتے ہیں اور دونوں درخت کے
 بیچ اپنی جگہ قائم ہو گئے ^{۲۴} صحیح مسلم میں چلے جاتے تھے ایک ہرنی نے آپ کو
 پکارا یا رسول اللہ آپ نے دیکھا کہ ایک اعرابی سو رہا ہے اور ہرنی بندھی ہے آپ نے پوچھا کیا کہنی ہے
 اس نے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہے اور میرے بچے اس پہاڑ میں ہیں میں نے بھوکے
 ہیں اور میرے تھن دودھ سے بھرے ہیں اگر آپ مجھے کھول دیں تو میں بچوں کو دودھ پلا
 بھرا چاؤں گی آپ نے اوس سے عہد لیا اوس نے کہا کہ میں بیشک پھر آؤں گی آپ نے ہرنی کو کھول دیا
 وہ جب عہد بچوں کو دودھ پلا کے آگئی آپ نے اوس سے پھر باز عہد دیا اس عہد میں وہ اعرابی
 آگا آپ کے وہاں تشریف رکھنے کا سبب پوچھا آپ نے بیان کیا اور آپ کی مرضی کے موافق اوس اعرابی
 نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور ہرنی جنگل میں کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 خدا کے اس قصہ کی روایت میں بعض محدثین نے کلام کیا ہے اور اوسکو موضح کہا مگر

معجزہ ۳۶
قصہ ستون خنک

حقیقین محدثین کے نزدیک یہ روایت متبرہ اور موضوع کہنا بجا ہے۔ معجزہ ۳۶ مسجد شریف
میں آپ ایک ستون سے ٹکیہ لگا کے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب آپ نے منبر بنوایا آپ خطبہ منبر پر
فرمانے لگے ستون یکبارگی چلا چلا کے زونے لگا اس طرح کہ قریب تھا کہ نہیٹ جائے آپ نے
منبر سے اتر کر اس ستون کو چٹا لیا تب ہستہ ہستہ وہ زونے سے چپ ہوا ف حدیث
گریہ ستون بھی متواتر ہو اور حضرت حسن بھری نے فرمایا کہ اے مسلمانو ایک لکڑی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے ایسی بیقرار ہوئی تھیں اس سے زیادہ شوق جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا چاہیے معجزہ ۳۷ ایک بار منبر پر آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنی بزرگی بیان
فرماتا ہو اَنَا الْبَاقِیُّ اَوَا الْکَبِیْرُ اَللّٰهُ تَعَالٰی میں جبار ہوں میں بڑا ہوں بہت بلند ہوں
منبر خوب تھر تھرایا آپ نے جو عظمت الہی کو بیان کیا اس کی ایسی تاثیر منبر پر ہوئی معجزہ ۳۸
حضرت عباس سے ایک دن آپ نے فرمایا کہ تم مع اپنی اولاد کے لیے مکان پر صبح کو ہونا میں آؤں
صبح کو آپ وہاں تشریف لگے اور حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد کو ایک کپڑا اور ڈھایا اور
دعا کی الٹی انکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جسے سینے اس کپڑے سے ڈھک لیا ہو وقت
مکان کے چو کھٹ اور بازو نے آمین آمین کہا معجزہ ۳۹ ایک سفر میں آپ کی ایک اونٹنی گم
گئی ایک منافق نے ایک صحابی کے دیسے میں یہ بات کہی کہ محمد آسمان کی خبر پہنچتا ہیں
یہ معلوم ہی نہیں کہ اونٹنی اونٹنی کہاں ہو اسی وقت اللہ جل جلالہ نے منافق کے اس متوے
کی آپکو خبر دی اور بھی مطلع کیا کہ فلاں جگہ درخت میں جہار اونٹنی کی الٹ گئی ہو وہاں جو پہنچے
اپنے پیٹھ میں ان صحابی کے رو برو ہوئے دیر سے میں منافق نے یہ طعن کیا تھا ارشاد کیا کہ ابھی
ایک منافق نے یہ طعن کیا کہ میں تو دعویٰ نہیں کرتا کہ بے بنائے اللہ تعالیٰ کے مجھے کچھ
معلوم ہو جا تا ہے اب خدا تعالیٰ نے مجھے مطلع کر دیا کہ فلاں جگہ اونٹنی کی ہمارا ایک درخت میں اونٹ
گئی ہو لوگوں نے اسی جگہ اسی کیفیت سے اونٹنی کو پایا اور لے آئے اور ان صحابی نے اپنے دیسے میں
چلے جب اس قصے کا ذکر کیا تب معلوم ہوا کہ انھیں کے دیسے میں منافق نے یہ بات کہی تھی اور

معجزہ ۳۷

معجزہ ۳۸

معجزہ ۳۹

م اوس منافق کا زید بن لصیب تھا بلام وضا سترہ عبد اللہ بن جحش کی تلوار غزوہ احد میں ٹوٹ گئی آپ نے ایک لکڑی اونکو دے کر اسے خاکی تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اوس کے پاس ہی رہا سترہ جابر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر نہیں ٹھہر سکتے تھے اوسھوں نے یہ حال عرض کیا آپ نے اوس کے سینے پر ہاتھ مارا اور اوس کے لیے دعا کی کہ گھوڑے پر ثابت رہیں گھر میں بعد اسکے وہ کبھی گھوڑے پر سے نگرے محض سترہ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا بہت کند رفتار تھا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر سوار ہوئے ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ مانند دریا کے چال چلتا تھا محض سترہ ایک باغ میں آپ تشریف لگے وہاں کچھ کمران عین سب نے آپ کو سجدہ کیا محض سترہ اوس نے آپ کو سجدہ کیا اور اپنا حال عرض کیا قلت در کثرت محنت کی شکایت کی اور اچھے اوس کے مالکوں سے اوس کی سفارش کی ف اوس کا سجدہ کیا آپ کو بہت طریقوں سے حمد ثن کے نزدیک ثابت ہو محض سترہ رکازہ کے میں ایک بڑا سلوان تھا کسی سے اوس کی پیٹھ زمین پر نہیں لگی تھی ایک دن آپ اوس کے پاس جنگل میں مانا ہ بکریان چراتا تھا اونچے اویسنے کہا کہ تم ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہو آج مجھے خوب پھل ملے اپنے اوس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اوس نے کہا کہ تم مجھے کشتی لڑو اگر تم مجھے پھارو تو میں نہیں بکریان دوں گا آپ اوس سے کشتی لڑے اور اوس کو پھار ڈالا اوس نے کہا کہ میری لات نہ لگی نے زد لگی اور تمھارا رب ظالم آیا آج تک میری پیٹھ زمین پر کسی نے نہیں لگائی پھر لڑو اور اوس بکریان دوں گا اگر تم مجھے پھارو گے اپنے پھر لڑے پھار ڈالا پھر اوس نے ویسی ہی تقریر کی اور قیسری بار بھی آپ اوس سے پھار ڈالا اوس نے کہا کہ تیس بکریان میری بکریوں میں سے پسند کرو آپ نے ان میں اور کہا کہ میری خوشی یہ ہو کہ تو مسلمان ہو جا تاکہ وزخ سے نجات پاوے اوس نے معجزہ طلب کیا ایک درخت سمیرہ کا وہاں تھا سو آپ نے اوس درخت کو بلایا وہ درخت چرے کو ہو گیا اور ایک دن میں سے وہاں چلا آیا اور آپ کے درمیان کھڑا ہو گیا رکاب لگا کہ معجزہ تو خوب کہا یا آپ سے کہہ دو کہ چلا جائے آپ نے فرمایا کہ جو چلا جاوے تو مسلمان

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

معجزات

ہو جاوے گا اوسے کہا ہاں آپ کچے کہنے سے وہ چلا گیا اور دو نو ملے ایک ہو گئے آپ نے رکعت سے کہا کہ اب سلمان ہو جاوے گا نہ کہے کہ اگر میں سلمان ہو جاؤں تو عورتیں کہنے کی مجھے کہیں گی کہ رکنا نہ اسے دُر کے مسلمان ہو گیا اوس وقت تو رکنا نہ مسلمان نہوا لیکن فتح کے میں سلمان ہو گیا **معجزہ ۴۶** ایک اعرابی نے حضور اقدس میں خشک نسائی کی شکایت کی اور کہا کہ مینہ نہ برسے لڑکے ٹالے اور چار پائے مرے جاتے ہیں آپ مینہ کے لیے دعا فرمادیں آپ مسجد شریف میں اوس وقت تشریف رکھتے تھے اور چھٹے کا دن تھا اور بوقت خطبے کے اوس اعرابی نے یہ بات کہی تھی آپ نے مینہ کے لیے دعا فرمائی اوسی وقت مینہ برسا شروع ہوا اور دوسرے بجھے تک اتنا برسا کہ لوگ گھبرا گئے اوسے اعرابی نے یا اور کسی شخص نے پھر آکے عرض کی کہ اب مینہ کی کثرت بڑی تکلیف ہے آپ نے فرمایا اتنی گرد ہمارے برسے ہم پر سے اور آپ نے جدم کو اشارہ کیا مینہ کھل گیا اور گرد اگرد مینہ کے برسا رہا **معجزہ ۴۷** بخاشی بادلوں جبشہ کا جو وقت انتقال ہوا اوسی وقت آپ نے مدینے میں خبر دی اور اوسکی نماز جنازہ کی غایانہ پڑھی ف اسی حدیث کے موافق امام شافعی کے نزدیک نماز جنازہ غائب پر جائز ہوا اور خفیف ہے کہ اوس وقت جنازہ بخاشی کا جناب قدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا آپ نے غایت نماز نہیں پڑھی **معجزہ ۴۸** ایک یہودی متصل مدینہ مدینہ کے کربان چراتا تھا ایک بھیڑ یا اوسکی ایک بکری لگی چرائے والے نے بھٹ کے بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا بھیڑ یا ایک ٹیلے پر جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ تو نے میرا قوت جو مجھے خدا تعالیٰ نے دیا تھا مجھ سے چھین لیا بکری چرائے والا متحیر ہو کے کہنے لگا کہ بھیڑ یا آدمی کی طرح باتیں کرتا ہو بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہو کہ در بیان ان دونوں پہاڑوں کے یعنی مدینے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم باتیں گذری اور آنے والی بیان کرتے ہیں اوس یہودی نے اوسی وقت حضور قدس میں حاضر ہو کے حال بیان کیا اور سلمان ہو گیا **معجزہ ۴۹** ایک بار ابو جہل نے کہا کہ جو میں محمد کو دیکھوں گا مٹی میں منہ ملتے یعنی سجدہ کرتے اپنی لاسٹ اوکلی گردن دبا دوں گا آنحضرت

معجزہ ۴۶

معجزہ ۴۷

معجزہ ۴۸
نماز میں بخاشی کا جناب قدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا آپ نے غایت نماز نہیں پڑھی

معجزہ ۴۹

مد علیہ السلام مسجد حرام میں تشریف لائے۔ ہنر کے بوقت مسجد اوس ملہوئے بارادہ
 ہا طرف قصد کیا اور پاس پہونچے۔ پے بے تھاشا بھاگا تو گونے لے کہا کہ کب ہر آؤ
 کہا کہ میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق آگ لی ہو اور میں نے پردیکھے فرشتوں کے
 اسلئے میں ڈر کے بھاگا آپ نے فرمایا کہ وہ لگے بڑھتا تو فرشتے اسکی بوٹی بوٹی لہجائے معجزہ
 ہرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو خواست کی کہ حضرت جبریل کو مجھے دکھا دیجیے
 آپ نے فرمایا نہ تم دیکھ سکو گے اور انھوں نے اصرار کیا آپ نے کہا کہ کعبہ کی طرف دیکھو انھوں نے کعبہ
 شریف کی چھت پر حضرت جبریل کو دیکھا ہر اونکے زبرد کے نہایت درخشان اور سنی چمکے چمکے کی
 آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور غش صبح کے گرسے بعد اسکے حضرت جبریل غائب ہو گئے اور حضرت حمزہ خوش ہونے لگے

معجزہ

خاتمہ شفاعت کبریٰ کے بیان میں

اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے عالم سے اشرف بنایا اور محبوب خاص
 اپنا کیا ظہور اوسکا ہر طائر و چہائم ہر روز قیامت بوقت قیامت ہونے آپ کے مقام محمود میں اور کرنے
 شفاعت کبریٰ کے ہو گا اور اخیر معاملہ آپ کا جو متعلق اس عالم سے ہو شفاعت کبریٰ ہو لہذا ختم کرنا تواضع
 حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان شفاعت کبریٰ پر مناسبت معلوم ہوا اور ایک نکتہ اختتام کتاب
 میں بیان شفاعت کبریٰ پر تفاول نیک ہی جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کو
 بیان وسعت رحمت الہی پر ختم کیا ہو اور تفاول اس طرح قائم کیا ہو کہ جس طرح کتاب کا خاتمہ
 بیان وسعت رحمت الہی پر ہوا خدا تعالیٰ مولف کا ایسا کرے کہ رحمت واسعہ الہی اوسکے شاکل
 ہوا جسے ہی فقیر گنگا رکھو اس سال کے ختم میں بیان شفاعت کبریٰ سے تفاول باہین وضع نظر
 ہو کہ جسے اس کتاب کا خاتمہ بیان شفاعت کبریٰ پر ہوا خدا تعالیٰ مولف حقیر کا خاتمہ ایسا کرے
 کہ شفاعت جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو نصیب ہو بیان شفاعت کبریٰ
 صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ حدیث میں وارد ہو کہ قیامت کے دن بسبب درازی اوس دن کے
 حدیث تکالیف کے کہ گرمی شات کی بسبب رہا تھا ہو گی اور زمین نہایت گرم ہو گی مشابوہ

چند کتب

دراؤ کو ساتھ لیجا، چاہتے تھے اونھوں کو۔ نارون کی طرف دیکھ کے کہا کہ میں بیمار ہوں
 نظریہ تھا کہ ان کے ساتھ بنجواؤں اور بیماری ہے بیماری روحانی مراد تھی کہ بسبب اونکی
 محبت اور حرکات شکر کے تکلیف درج میں تھے ظاہر میں ستارونکی طرف دیکھ کے یہ کہہ
 لیا ان کے ذہن میں یہ بات ڈالنے کو کہ ستارونکی گردش سے اونھوں نے اپنا آئینہ بیجا
 یونا دریافت کیا یہ وہ لوگ معتقد نجوم کے تھے لہذا اونھیں جھوٹے گئے دوشے کہ بتو کو
 نصرت ابراہیم نے بعد از انکہ کفار میل کو چلے گئے تھے تڑے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تیر
 و ایک بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا جب کفار نے پوچھا کہ بتون کو کسے توڑا حضرت ابراہیم
 نے کہا اس بٹے سے بت توڑا ان بتون سے پوچھ دیکھو اگر بولتے ہوں یہاں بھی حقیقت کلام مراد
 امین تھی بلکہ منظوریہ تھا کہ کفار کی زبان سے اقرار اس بات کا کہ بت ایسا کام نہیں کر سکتے کہ اگر الزام
 دینے کا تم کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تیسرے یہ کہ حضرت ابراہیم جب ہجرت کر کے اپنے وطن سے
 چلے مصر میں وارد ہوئے وہاں ایک بادشاہ ظالم تھا خواہ صورت عورتوں کو چھین لیتا تھا اور
 شوہر کو جواؤ کے ساتھ ہوتا مار ڈالتا حضرت ابراہیم کے ساتھ بی بی سارہ تھیں بہت خوبصورت
 حضرت ابراہیم نے اون لوگوں سے کہا کہ یہ میری بہن ہی مقصود بہن ہونا یا اعتبار دین کے
 تھا اگرچہ یہ تین باتیں جھوٹے اور قابل مواخذہ کیے تھیں لیکن انبیائے کرام کا مقام بہت عالی
 ہے اور جس قدر قرب جناب الہی سے زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے لہذا حضرت ابراہیم
 علیہ السلام کو اون باتوں کا خوف ہوگا اور شفاعت میں عذر کرینگے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 کے پاس جائیں گے اور اونکی تعریف کر کے اون سے شفاعت کے لیے کہیں گے وہ بھی یہی کہیں گے
 میں اس کام کا نہیں ہوں میرے ہاتھ سے قطعی مارا گیا تھا مجھے اس کا ڈر ہی مراد وہ قصہ ہی جو سورہ
 قصص میں مذکور ہے ایک قطعی ایک بنی اسرائیل کو بیگار میں پکڑے لیے جاتا تھا اور حضرت موسیٰ
 علیہ السلام او دوسرے نکلے بنی اسرائیل نے ان سے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک گھوٹا
 رتنی کے ارادہ کیا جو کہ حکم قتل کفار کا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہیں ہوا تھا لہذا ادم ہوئے

اور خدا تعالیٰ نے خشد یا سوا یا آنکہ وہ گناہ معاف ہو گیا ہے حضرت موسیٰ کو بنظر شان جلال الہی روز
پر ہول قیامت اس کا خوف ہو گا اور شفاعت کرنے میں عذر کرے گی اور کہیں گے علیہ السلام
کے پاس جاؤ خداوند تعالیٰ نے اپنے کلمہ کن سے اوصین پیدا کیا ہے بغیر آپ کے لوگ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی فرشتوں کے کہ میں اس کا نام کہ نہیں ہوں میں سے بعد نصاریٰ
مجھے معبود قرار دیا مجھے اس بات کے مواخذے کا ڈر ہو لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
خدا تعالیٰ نے اپنے اگلے پچھلے گناہ سے عاف کیے ہیں لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو حضور میں آویں گے اور درخواست شفاعت کی کریں گے آپ اس وقت مستعد ہو کے فرماویں گے
لائی تھی میں اس کام کے لیے ہوں اور آپ اس وقت اس اجل جلال کے حضور میں حاضر ہو کے
سجدہ کریں گے اور سجدے میں اللہ تعالیٰ کی بہت حمد بیان کریں گے اپنے فرمایا کہ میں اس وقت ہے
حماد الہی بیان کروں گا کہ اس وقت میں میرے نہیں ہیں میں اسی وقت خدا تعالیٰ میرے لئے
ڈالے گا اور جتنی دیر تک خدا تعالیٰ چاہیگا میں سجدہ میں رہوں گا پھر اللہ تعالیٰ فرماوے گا یا محمد ارفع
رأسک نسل تعطی واشفعک تشفع او محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا تم مانگو گے ملیگا اور جسکی شفاعت کو
قبول ہو گی سبحان اللہ کیا رتبہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسے وقت میں کہ اس اجل جلال
نہایت غضبناک ہو گا اور سب نبیائے کرام اولو العزم سے ڈر کے تھرتھراتے ہوئے ہوں گے ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کلمہ فرمائے گا جیسا کمال خوشی رضامندی میں بادشاہ اپنے پناہ میں
اور مقربین سے کہتے ہیں مانگ کیا مانگتا ہے عیب ہماری ہی کہ آپ محبوب معشوق الہی ہیں اس وقت
شان محبوبیت کا مجمع اولین آخرین میں ظہور ہو گا آپ سر اوٹھاویں گے اور کہیں گے یا رب اقمی
امتی قربان ایسے پیغمبر رؤف و رحیم کے کہ ایسے وقت میں کہ سب نبیائے اولو العزم نفسی میں
آپ اپنی اس کے لیے درخواست مغفرت کی کریں گے اللھم صلی علی الرسول لکن یراؤ ولینا
سرف و جیم اس مقام شفاعت میں قائم ہونا اور خلایق کو ہول محشر سے چھوڑانا اور پھر
دونوں سے نجات دلوانا یہی قائم ہونا آپ کا مقام محمود میں ہے جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے عسی

اِنَّ يَجْعَلُكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
 مدہل جلالہ بندوں کا حساب کو کے
 مشیت دوزخ کا حکم جاری کرے گا اور سب
 فی مقامات محشر کے علی ہونگے بل سراط
 غیرہ اور آپ اپنی امت کی رفاہ ہر جگہ چاہیں گے اور فضل الہی شامل حال آپ کی امت ہو گا جو
 سبب شامت اعمال کے دوزخ میں پڑینگے اونگے لیے خدا تعالیٰ آپ سے فرماویگا کہ جسکے
 دل میں جو برابر ایمان ہو او سکودوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر تشریف لیجاوینگے
 اور موافق حد مذکور کے دوزخ سے نکلوانے بہشت میں داخل کریں گے پھر آپ اسد جل جلالہ
 کے حضور میں جا کے سجدہ کریں گے اور حماد الہی زبان سے کہیں گے اور جنتی دیر میں خدا تعالیٰ
 چاہیگا حد سے مین رہیں گے پھر اسد تعالیٰ فرماویگا یا مَحْمُودُ اَرْفَعُ رَأْسَكَ سَلِّ تَعْمَدًا وَاشْفَعْ
 لَشَفْعِ اِيْمَانِ مُحَمَّدٍ سِرَّ اوْثَاوُ جَوْجِ مَلَكُوْنَ گے پاؤ گے اور جسکی سفارش کرو گے قبول ہوگی آپ سے
 اور نجا کر کہیں گے یا رَبِّ اُمِّتِيْ اُمِّتِيْ پھر اسد تعالیٰ یہ حد مقرر کرے گا کہ جسکے دل میں
 رابی برابر ایمان ہو او سکودوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اوس حد کے موافق
 لوگوں کو نکال لیجاوینگے اور بہشت میں داخل کریں گے پھر اسد جل جلالہ کے حضور میں جا کے
 سجدہ کریں گے اور حمد الہی برستور سابق بجالاویں گے پھر خدا تعالیٰ فرماویگا یا مَحْمُودُ اَرْفَعُ
 رَأْسَكَ سَلِّ تَعْمَدًا وَاشْفَعْ لَشَفْعِ اِيْمَانِ مُحَمَّدٍ سِرَّ اوْثَاوُ جَوْجِ مَلَكُوْنَ گے پاؤ گے اور جسکی
 سفارش کرو گے قبول ہوگی آپ سے اور نجا کر کہیں گے یا رَبِّ اُمِّتِيْ اُمِّتِيْ پھر اسد تعالیٰ
 حد مقرر کرے گا کہ جسکے دل میں بقدر درے کے ایمان ہو او سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اوس
 حد کے موافق جہنم سے نکال کے بہشت میں داخل کریں گے آخر کار کوئی جہنم میں نہ رہیگا مگر وہی لوگ
 جنکو قرآن نے جس کی یعنی جنکا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا اور حق خلودین خدا تعالیٰ کی رحمت
 اور جناب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سب اہل ایمان بہشت میں داخل ہو جائیں گے
 لہذا بعد کہ یہ حالہ تمام ہوا خدا تعالیٰ قبول فرمائے اور تفضل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
 انگارہ کا خاتمہ غیر کر کے اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے اور مکارہ نبوی سے جلد نجات

اپنے اور اپنے حبیب کے آستانے پر پونہ چارے اور شفق محسنی محمد امیر خان صاحب باعث
تالیف کتاب ہذا کو توفیق اپنی مرضیات کی دے اور سب امداد دینی اور دنیاوی برلاؤ سے
اور جمیع احباب مخلصین اور کرامے محسنین کی عاقبت بخیر کرے اور دنیا میں بھی سب کو ہر طرح
کی عافیت عنایت فرماوے یہ رسالہ فقیہانے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روئے
حافظ لکھا تھا پھر بھضہ تھیں بعد معلومت کے وطن میں کتب حدیث و سیر معتبرہ سے حرف محسن
مطابق کیا محمد اسد یہ رسالہ بہت معتبر سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تالیف ہوا اور
اصد مدین کوئی کتاب ایسی نہیں ہو رساں مولود زبان اردو بیان حالات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم میں جو پائے جاتے ہیں اکثر حالات صحیحہ پر عمل نہیں ہیں کتب تاریخ
خیر معتبرہ کے موافق ہیں یا جہاں سے چاہا افسانے نے تحقیق اور غلط مضل لکھ دیے ہیں
مثلاً رسالہ مولود میں کہ فی الحال بنگالے میں ہر طرح ہو تو یہ کا دو دھ پلا بلا بعد
حدیث معتبرہ کے لکھا ہو یا صلح حدیبیہ کے قصے کو ہر طرح لکھا ہو کہ بعد فرضیت حج کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیگئے تھے تب وہ قصد واقع ہوا سو یہ باتیں یقیناً غلط ہیں اور
مخالف کتب حدیث اور سیر معتبرہ کے اور قیامت مؤلف رسالہ نے یہ کی ہو کہ لکھا ہو کہ میں نے
مولوی کرامت علی صاحب کو یہ رسالہ سنا دیا اور اب سب روایات مندرجہ موافق برائے
ہیں سو مولوی کرامت علی صاحب نے کہ فاضل معتبر ہیں ایسی روایتوں کو کبھی معتبر نہ بتلایا ہوگا
اور بھی رسالے اکثر اسی طرح کے ہیں بیان قصہ معراج اور وفات شریف میں بعضے کتب
تاریخ میں ہر بات میں معتبر لکھی ہیں کہ رساں مولود والوں نے انہیں نقل کیا ہو فقیر نے
یہ حالات بیشتر موافق روایات صحیح بخاری و دیگر کتب معتبرہ حدیث لکھیں ہیں صاحب مطاب
فرمانے والے ہیں رسالے کے اسبات کا بھی لحاظ رکھیں اور جس طرح لوگ اردو افسانے کی کتابوں
کو دل لگی کے لیے اور بھی واسطے سیکھنے زبان اردو کے سپر میں لکھتے ہیں اگر اس رسالے کو
مطالعے میں رکھیں دل لگی بھی ہو کہ قصے اس میں بھی مندرج ہیں اور زبان اردو بھی مطابق

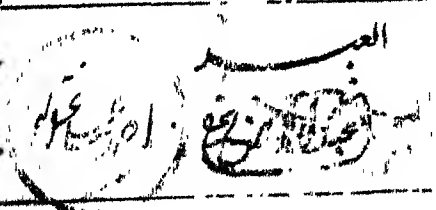
روزمہ صبح کے اس میں ہوا اور اسکے دیکھنا اس پر اور پور دنیا کے انتظام کی عجیب
 آدمی کو حاصل ہوتی ہو اس واسطے کہ آپ کے او اس کے معاملات تہذیب و تربیت
 عقل صحیح کے ہوتے تھے پس چاہیے کہ ضرور اس رسالے کو مطالعے میں لیں اور اپنے اقارب
 اور عورتوں کو اور احباب کو سنائیں وَاِخْرَجُوْهُمْ مِّنْ اَنْحَاكُمۡ اَنْ تَكُوْنُوْا كَالْعٰلَمِیْنَ ذٰلِکَ
 وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالْغٰیْبِ وَ اَمَّا اُولٰٓئِکَ فَحَقِیْقَتًا

خدا کو شکر ہے حد و سبب انتہا اور بے شمار پر دیو دلا تعداد نہ تھی کہ افضال ایزدی سے باقی
 شایع نصاب خلاصہ اخبار و احوال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تواریخ حبیبہ اللہ
 اصنیف عالم ربانی مصلی صحتی مویہ دین میں روح شرع متین مقبول بارگاہ خلوت
 مد جناب مفتی محمد عنایت احمد روح اللہ روحہ فی دار البجنان و افانس علیہ شایب
 الغفران اہتمام سے امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان
 غفور ایام تبرکہ میلاد فضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اولین ماہ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ ہجری میں مطبعہ
 نظامی واقع شہر کانپور چھپ کر شمع محفل طالبان اخبار نبوی ہوئی

قطعہ تاریخ طبع دوم بار کتاب تواریخ حبیب اللہ

جب چھی بار دوم فضل خدا سے یہ کتاب	دینداروں کو نہایت ہی خوشی اس سے ہوئی
فکر کی طبع کی تاریخ تو آئی یہ ندا	اہل دین پڑھتے ہیں آداب سے تاریخ نبوی

دیہر کی خاتمہ پر واسطے سنا سنائیے کہ یہ کتاب بھی ہوئی مطبع نظامی کی ہی ہمارے دستخط ہستم کے



صحت نامہ اغلاط تالیف حبیب اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۲	تین	تین
۸	۳۳	ایسا ہو	ایسا ہی ہو
۱۱	۱۷	باجر کو	باجر کو
۱۰	۲۰	اگ	اگ
۱۱	۱۶	شیریں	شیریں
۱۲	۱۶	چاہے	چاہے
۱۵	۵	کہ یہ پیغمبر	کہ یہ پیغمبر
۳۸	۲۱	یا جلیخ	یا جلیخ
۲۵	۱۳	نیں سال	نیں سال
۲۶	۵	رحمۃ اللہ	رحمۃ اللہ
۳۸	۱۰	گیارہویں	گیارہویں
۳۸	۱۶	ایسا	ایسا
۳۱	۸	لا بن	لا بن
۳۲	۱۳	مدار	مدار
۴۳	۱۱	پوریا	پوریا
۴۵	۱۱	اور صحابہ	اور صحابہ
۴۹	۲	ہو گئے	ہو گئے
۵۴	۱۷	کے مین	کے مین
۵۵	۲۱	معاہدہ	معاہدہ
۵۹	۱۳	سختیوں	سختیوں
۶۳	۱۵	فستق کے	فستق کے
۶۴	۱۹	لا تذر	لا تذر
۶۶	۱۲	وہ حامل	وہ حامل
۶۹	۲	و باریک	و باریک
۷۱	۴	لہذا اب	لہذا اب
۷۵	۵	مولانا	مولانا
۷۷	۴	رسول	رسول
۷۹	۶	تار کے	تار کے
۸۰	۵	تیز سے	تیز سے
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۲	اصحاب	اصحاب
۸۵	۱۶	عزیز	عزیز
۸۶	۷	کہ جیسے	کہ جیسے
۹۲	۱۶	دولوں	دولوں
۹۶	۱۹	بنائی	بنائی
۱۰۹	۲۱	بات میں	بات میں
۱۱۲	۲۱	شجاعت	شجاعت
۱۳۲	۳	وہاں کے	وہاں کے
۱۱	۱۱	حادث	حادث
۱۳۴	۲۱	ہزیل	ہزیل
۱۵۱	۱۶	خبریں	خبریں
۱۵۶	۱	اہل عرب اسلام	اہل عرب اسلام
۱۵۷	۵	مختار	مختار
۱۷۱	۴	راہرو	راہرو
۱۷۸	۲	آمین	آمین
۱۸۴	۱۸	تم دونوں	تم دونوں
عشر باطواشی			
صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۷	النصع	النصع
۹	۲	رے	رے
۱۱	۱	عجیب	عجیب
۱۵	۳	نسطور	نسطور
۵۰	۲	مین تین	مین تین
۵۵	۷	المنہ	المنہ
۷۷	۷	معاہدہ	معاہدہ
۵۶	۲	معاہدہ	معاہدہ
۹۵	۱	بغض	بغض
۱۲۱	۲	دراخوری	دراخوری